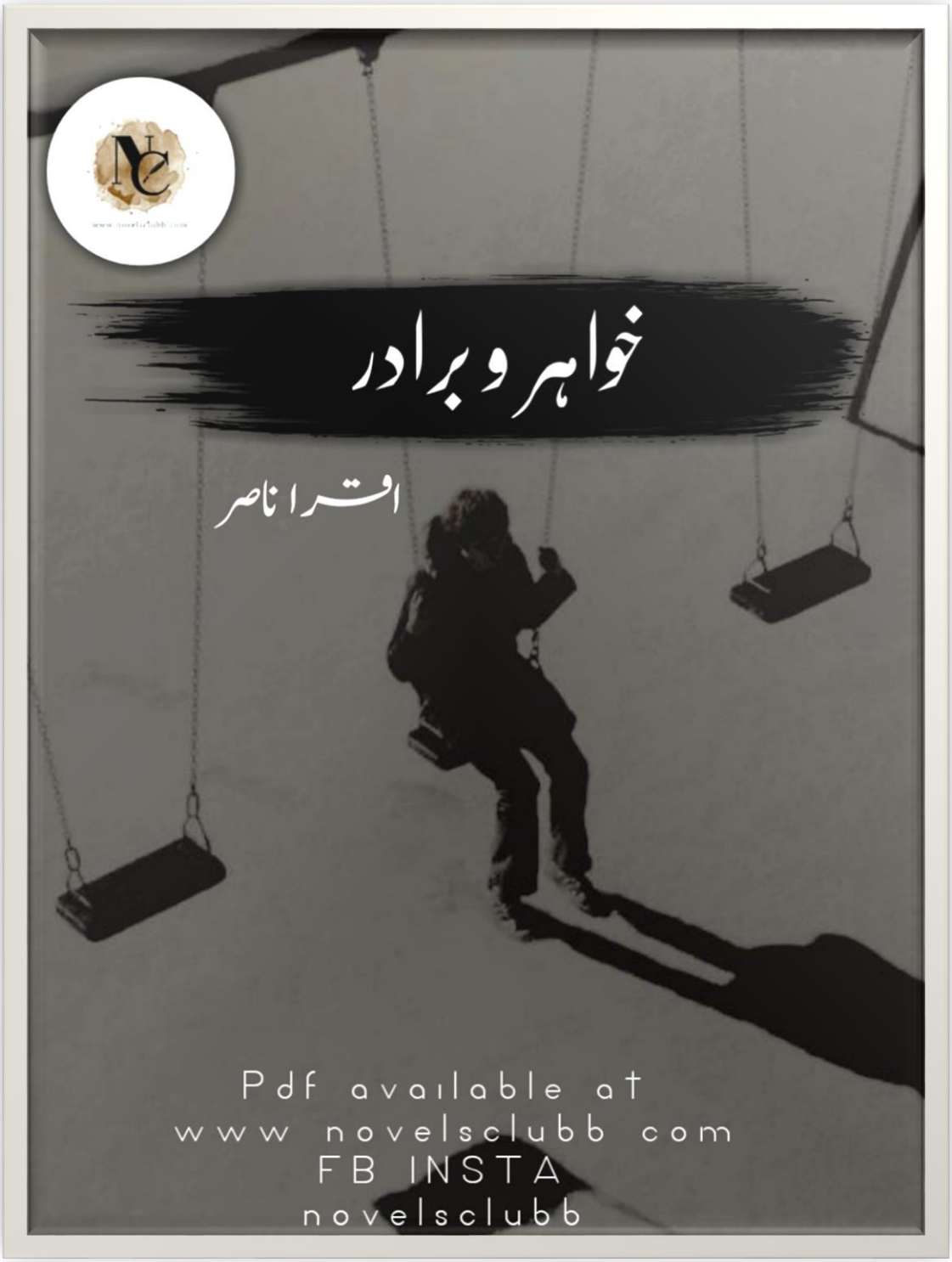
خواہر و برادر
اقرا ناصر
Pdf available at
www novelsclubb com
FB INSTA
novelsclubb

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

خواہر و برادر

از

اقرا ناصر

www.novelsclubb.com

"یہ اس وقت کی بات ہے جب ہم دونوں ایک دوسرے کے بہت قریب ہوا کرتے تھے۔"

سنہری آنکھوں کو دیکھ کر ایسا لگتا تھا کہ وہ ماضی کو دوبارہ دیکھ پا رہی ہوں۔

("یہ اس وقت کی بات ہے جب تم دونوں ایک دوسرے کے بہت قریب تھے۔"

www.novelsclubb.com

سیاہ آنکھوں والی لڑکی کے چہرے پر استہزاء تھا۔اس نے اپنے جملے کے آخری دو الفاظ "قریب تھے" خاصے زور لگا کر کہے تھے۔

اس کے سامنے کھڑی سنہری آنکھوں والی لڑکی سیاہ آنکھوں کا طنز بخوبی محسوس کر چکی تھی۔)

"ہمارے درمیان سب کچھ ٹھیک تھا۔ایک پل کے لیے بھی ہم دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو سکتے تھے۔جو بھی کام کرنا ہوتا تھا ہم ساتھ کرتے تھے۔ایک دوسرے سے ہم لوگ ناراض ہو ہی نہیں پاتے تھے۔کوئی بھی ہم دونوں کو دیکھتا تھا تو اسے ہم بہنیں کم دوستیں زیادہ لگتی تھیں۔" یہ باتیں بتاتے ہوئے اس کے چہرے پر دلکش مسکراہٹ سج گئی تھی۔سنہری آنکھوں والی لڑکی اپنی کہانی بتاتے ہوئے ایک پل کے لیے رکی۔

"لیکن پھر!" مسکراہٹ سمٹ گئی۔

("حالات تم دونوں کے درمیان تب خراب ہوئے جب میں، نمرہ عمر تم دونوں کی زندگیوں میں آئی۔"

نمرہ کے لہجے میں ایسا فخر تھا جیسے اس نے اپنے ماضی میں دنیا فتح کی ہو۔)

www.novelsclubb.com

"پھپھو اور ان کے بچے پہلے کراچی میں رہا کرتے تھے۔ ہم دونوں کو تو اس بات کا علم بھی نہیں تھا کہ ہماری کوئی پھپھو بھی ہے۔ جب میں سات سال کی تھی تب مجھے اور عالیہ کو پتہ چلا تھا اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہ ہماری پھپھو کراچی

چھوڑ کر اسلام آباد واپس آ رہی ہیں۔ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے! پھپھو کے خاندان کے ساتھ ایک حادثہ ہوا تھا شاید وہ اسی وجہ سے آ رہے تھے۔"

"کیسا حادثہ؟ کیا عمر انکل کی ڈیتھ اس وقت ہو گئی تھی؟" سانولی رنگت والی لڑکی نے درمیان میں سوال داغا۔

"نہیں نہیں! عمر انکل کی ڈیتھ تو بہت پہلے ہی ہو گئی تھی۔ میرے پاس ابھی وقت نہیں ہے اس حادثے کے بارے میں بتانے کا تو اس لیے ابھی تم اس حادثے کو چھوڑو اور اوپری باتیں سنو۔"

www.novelsclubb.com

("جب وہ بدترین حادثہ ہماری زندگی میں گزرا اور ہم سب کی ذہنی حالت اس قدر خراب ہو گئی کہ اسے ٹھیک کرنا ناممکن ہی لگنے لگا تو میری ماں نے سوچا کیوں نا وہ واپس اپنے اس بھائی کے پاس چلی جائے جو اس سے نفرت کرنے کے باوجود اس کی ایک کال پر اسے بچانے تو آسکتا ہے ناں!"

نمرہ کی مسکراہٹ استہزاء سے تلخ ہو گئی۔)

"مجھے آج بھی اچھے سے وہ دن یاد ہے جب پھپھو اور ان کے بچے پہلی دفعہ ہمارے گھر آئے تھے۔ میں، اماں اور عالیہ ان کے استقبال کے لیے پورچ میں ہی موجود تھے۔ موجود تو تم بھی تھی مگر تم اس وقت اماں کی گود میں تھی اس لیے تمہیں یقیناً کچھ بھی یاد نہیں ہو گا۔"

اور سانولی رنگت والی لڑکی کو واقعی میں یہ بات یاد نہیں تھی۔

"جیسے ہی ان کی گاڑی ہماری پورچ میں رکی تو اماں آگے بڑھیں اور زینب پھپھو کے لیے دروازہ کھولا۔ زینب پھپھو جیسے ہی باہر نکلیں فوراً ہی اماں کے گلے لگ گئیں۔ اس کے بعد ان کا بیٹا شایان نکلا۔ شایان خاصا چڑچڑا اور ناخوش دکھائی دیتا تھا۔ ایسا لگتا تھا وہ یہاں آنا ہی نہیں چاہتا تھا۔ وہ مجھ سے اور عالیہ، ہم دونوں سے تھوڑی بڑی عمر کا تھا۔ ہم دونوں کو اسے دیکھ کر مایوسی ہوئی۔ ہمیں لگتا تھا پھپھو کے بچے شاید ہم جتنے ہی ہونگے اور ہم ان کے ساتھ بآسانی دوستی کر لیں گے۔ شایان تو دکھنے سے ہی خاصا سڑیل لگتا تھا۔ اس لیے ہماری امیدوں پر پانی پھر گیا۔ ہم دونوں مایوس ہو کر جانے لگے تھے کہ تبھی گاڑی کی پچھلی طرف کا دروازہ ایک بار پھر کھلا۔ اس بار جو باہر نکلا اسے دیکھ کر ہم دونوں بہنوں کے چہرے خوشی

سے کھل اٹھے۔ ہمیں لگا تھا ہمیں دوست بنانے کے لیے ایک شخص مل گیا ہے۔ ہمیں کیا پتہ تھا ہم دوست کے آنے پر نہیں بلکہ آستین کے سانپ کے آنے پر خوش ہو رہے ہیں۔"

سنہری آنکھوں والی لڑکی کے لہجے میں تلخی ہی تلخی تھی۔

("میں نے تمہیں اور عزاہ کو جب پہلی دفعہ پورچ میں ایک ساتھ کھڑا دیکھا تو مجھے تم دونوں پہلی نظر میں ہی بری لگیں۔"

www.novelsclubb.com

سیاہ آنکھوں میں اب نمی بھر رہی تھیں۔)

"ہم دونوں اس کے پاس گئے اور اس سے بات کرنے کی کوشش کی مگر وہ ہم دونوں سے اس وقت بالکل بھی بات نہیں کر رہی تھی۔ ہمیں لگا وہ ہم سے پہلی بار مل رہی ہے اس لیے شاید شرما رہی ہے۔"

("تم دونوں سے میں بالکل بھی بات نہیں کرنا چاہتی تھی مگر میں تمہارے گھر آئی تھی اس لیے تھوڑی دیر بعد تم دونوں کے سوالوں کے جواب مجبوراً دینے پڑے۔")

"وہ لوگ ہمارے گھر بس ایک دن ہی رکیں پھر زینب پھپھو اپنے بچوں کو اپنے گھر لے کر چلی گئیں جو انہوں نے اسلام آباد آنے سے پہلے ہی خرید لیا تھا۔"

("ایک مہینے بعد میری ماں نے تم لوگوں کے ہی اسکول میں مجھے داخل کروادیا۔")

"نمرہ ہماری کلاس میں ہی داخل ہوئی تھی۔ میں نے اور عالیہ نے ہی اس کا تعارف پوری کلاس سے کروایا تھا اور تم جانتی ہو جائی یا نہ وہ پہلے دن کس کے ساتھ بیٹھی تھی؟"

سانولی رنگت والی لڑکی کے پاس اس سوال کا کوئی جواب نہیں تھا۔ سامنے والی کو جواب چاہیے بھی نہیں تھا۔

"وہ عالیہ کے ساتھ بیٹھی تھی۔" وہ ایک پل کے لیے رکی۔ "ہمیشہ سے میں اور عالیہ ساتھ بیٹھتے آئے تھے۔ اس دن بھی میں عالیہ کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی مگر نمرہ نے مجھے یہ کہہ کر اٹھا دیا کہ وہ عالیہ کے ساتھ بیٹھنا چاہتی ہے۔"

"آپ کو برا لگا؟"

"بالکل! مجھے برا لگنا ہی چاہیے تھا۔ میں چھوٹی تھی مگر یہ پہلا موقع تھا جب مجھے کوئی اندر سے کہہ رہا تھا کہ عالیہ اور میرے درمیان اب ایک تیسرا آ گیا ہے۔"

www.novelsclubb.com

("ماموں کے گھر جب میں آئی تھی تب بھی اور اسکول میں بھی میں نے یہ دیکھ لیا تھا تم عزاہ کے مقابلے میں زیادہ بیوقوف ہو۔ تو بس میں نے سوچ لیا کہ تم ہی میری چمچی بنو گی۔ اس دن عزاہ کو تمہارے ساتھ سے اٹھا کر خود تمہارے ساتھ بیٹھنا ایک کھلم کھلا اعلان ہی تھا کہ دو محبت کرنے والی بہنوں کے درمیان میں آ گئی ہوں۔")

"شروع کے ایک ہفتے میں ہی عالیہ کا رویہ میرے ساتھ بدلنا شروع ہو گیا۔ پہلے ہم لوگ ہوم ورک ساتھ کرتے تھے پھر وہ اپنا ہوم ورک اپنے کمرے میں کرنے لگ گئی۔ پہلے میں نے اس سے پوچھا تب تو اس نے کچھ نہیں بتایا اور بات گھما دی مگر ایک دن جب ٹیچر نے اس کی بجائے میرے ہوم ورک کی تعریف کی تو گھر آ کر وہ مجھ پر برسنے لگی۔ کہنے لگی کہ میں نے ٹیچر کی نظروں میں مقام اس لیے بنا لیا ہے کیونکہ پہلے میں اس کے ساتھ ہوم ورک کیا کرتی تھی۔ اب میں عالیہ کے

www.novelsclubb.com

ساتھ رہ رہ کر اس کی پڑھائی کی اسٹریٹیجی دیکھ چکی ہوں اور اپنا ذہن لڑا کر اس سے بہتر کرنے لگ گئی ہوں اس لیے میں ٹیچر کی نظروں میں اچھی بن گئی ہوں اور اسے برا بنا دیا ہے۔اس نے پتہ نہیں اور کیا کیا باتیں کی۔اس کے لہجے میں پہلی دفعہ میرے لیے نفرت تھی۔میں اس قدر شاک میں آ گئی کہ اس کے الزامات کا جواب بھی نہیں دے پائی اور وہ پاگل سمجھ بیٹھی میری چوری پکڑی گئی ہے شاید اسی لیے میں چپ ہوں۔"

("تمہارے دماغ میں عزاہ کے لیے زہر بھرنا میرے لیے کوئی اتنا مشکل کام نہیں تھا۔ تمہیں بس میں ایک بات ہی کہتی تھی اور تم اس پر یقین کر بیٹھتی تھی۔میں نے تو بس اتنا ہی کہا تھا عزاہ اور تم ساتھ بیٹھ کر نہ پڑھا کرو ایسا نہ ہو وہ تمہارا کام کاپی کر کے ٹیچر کی نظروں میں اچھی بن جائے۔ تمہارے دل میں اسی

www.novelsclubb.com

وقت شک بیٹھ گیا اور قسمت دیکھو ٹیچر نے بھی کچھ دنوں بعد عزاہ کے ہوم ورک کو پوری کلاس میں بیسٹ کہہ کر تمہارے شک کو یقین میں بدل دیا۔")

"باتیں یہی پر نہیں رکی۔عالیہ کے دل میں یہ باتیں بھی جڑ پکڑنے لگ گئی تھی کہ اماں مجھ سے زیادہ پیار کرتی ہے۔بابا کا میں جب بھی کوئی کام کرتی ہوں تو وہ بس مجھے ہی شکریہ ادا کرتے ہیں۔اسے نہیں!

اسے لگنے لگ گیا تھا میں اس کا حق کھا رہی ہوں۔میں نے اس کے ماں باپ کو اس سے چھین لیا ہے۔مجھے شروع میں شک ہوا بھی تھا کہ کہیں یہ سب نمرہ تو نہیں اسے سکھا رہی ہے میں نے ایک دن اس کے کمرے میں جا کر یہ بات کی تو۔۔۔"

("وہ میرے کمرے میں مجھے وارن کرنے آئی تھی!"

سیاہ آنکھوں کے سامنے کھڑی سنہری آنکھوں والی لڑکی شاید کسی خواب کے زیر اثر تھی۔ وہ اچانک سے بولی تو سیاہ آنکھوں والی لڑکی کچھ وقت کے لیے خاموش ہوئی۔

"وہ میرے دل سے تمام بدگمانی نکالنے آئی تھی۔ وہ مجھے اپنی صفائی دے رہی تھی مگر میں نے اس کی نہیں سنی۔ باتوں باتوں میں اس نے مجھ سے یہ کہا تھا جب سے تم نمرہ کے ساتھ رہنے لگی ہو مجھے بھولتی جا رہی ہو۔ اس نے بس ایک بات ہی کی تھی مگر میرے جسم میں تو بجلی دوڑ اٹھی!")

"عالیہ نے بہت بد تمیزی سے کہا میں نمرہ اور عالیہ کی دوستی سے جلتی ہوں اس لیے میں ان دونوں کی دوستی تڑوا رہی ہوں۔ میں حاسد ہوں۔ میں نے کلاس میں کسی کو دوست نہیں بنایا ہے اس لیے میں نمرہ اور عالیہ کی دوستی کو برداشت نہیں کر پا رہی ہوں۔"

("مجھے اس وقت یہ سب نہیں کہنا چاہیے تھا۔ مجھے عزاہ کی بات سننی چاہیے تھی۔ وہ مجھے ایک ریمائینڈر دینے آئی تھی مگر میں نے! میں نے کچھ نہیں سنا۔ میں بحری ہو گئی تھی۔ میری بد گمانی نے میرے کانوں پر غلاف چڑھا دیا تھا۔" وہ دونوں کانوں کو تھامے بے یقینی سے کہہ رہی تھی۔ اس کے پاس اب بس پچھتاوا تھا۔)

"میرے پاس بھی عزت نفس تھی۔اس کی بار بار دھتکار میں نہیں سہہ سکتی تھی۔اگر عالیہ مجھ سے تنگ آگئی تھی تو اسے زبردستی محبت یا خون کے رشتے سے جوڑے رکھنا اپنے اور اس کے ساتھ زیادتی تھی۔اس کے بعد ہم دونوں کے درمیان سے محبت بالکل ختم ہو گئی۔میں اور وہ ایک دوسرے سے بس لڑتے ہی رہتے تھے۔پھر وقت کے ساتھ ساتھ ہماری لڑائیاں بھی کم ہونے لگ گئیں۔ہم دونوں اپنی بدگمانی دلوں میں پالنے لگ گئے۔ہم دونوں ایک دوسرے سے دور ہوتے چلے گئے۔ان سب کے بعد جو ہوا نتیجہ تمہارے سامنے ہے۔"

****

www.novelsclubb.com

کمرے کی دیواریں سرد ہو گئیں تھیں۔سیاہ آنکھوں میں استہزاء کے ساتھ نمی تھی جبکہ سنہری آنکھوں میں پچھتاوا تھا۔

"تم نے ہم دونوں کو جدا کر دیا۔ ہم دونوں ایک اچھا وقت ساتھ بتا سکتے تھے۔ تم نے ایسا کیوں کیا نمرہ؟"

عالیہ نے رندھی آواز میں اس سے پوچھا۔ اس کی سنہری آنکھیں جواب طلب تھیں۔

"میں نے۔۔ میں نے کچھ نہیں کیا جو کچھ کیا۔ جو کچھ کیا تم نے کیا۔ تم دونوں ہمیشہ مجھے احساس دلاتے آئے تھے کہ جتنی محبت تم دونوں میں ہے اتنی محبت میرے اور شایان کے درمیان کبھی نہیں ہو سکتی۔ تم دونوں کو بہت غرور تھا نا اپنی محبت پر، دیکھو جس پر تمہارا رشتہ بدگمانی کی نذر ہوا۔ میں نے تو بس چھوٹی چھوٹی

بدگمانیوں سے تم دونوں کے درمیان پھوٹ پڑوادی۔ کیا تمہارے دل میں اپنی بہن کے لیے ذرا سا بھی بھروسہ نہیں تھا؟ اگر ایک رشتہ کسی دوسرے کی ذرا سی بھی نفرت سے ٹوٹ سکتا ہے نا تو یہ اچھا ہی ہے کہ اسے توڑ دیا جائے۔"

سیاہ آنکھیں اپنے اوپر کوئی بھی الزام لینے سے بری الذمہ تھیں۔

"تم دونوں کے ساتھ جو ہوا بالکل صحیح ہوا۔ اگر زندگی میں پھر کبھی مجھے ایسا کرنے کا دوبارہ موقع ملا تو خوشی خوشی یہ سب دوبارہ کروں گی۔"

www.novelsclubb.com

عالیہ اور نمرہ ایک دوسرے کے بالکل سامنے کھڑے تھے۔ عالیہ کو نمرہ کی بات صحیح لگ رہی تھی۔ وہ صحیح کہہ رہی تھی نمرہ نے تو کچھ نہیں کیا تھا۔ جو

کچھ ہوا وہ عالیہ کے دل میں پنپتے اس چھوٹے سے شک نے کیا جو نمرہ کے آنے سے پہلے بھی شاید موجود تھا۔ نمرہ نے تو بس شک کو پانی دے دے کر تناور درخت کیا تھا۔

کچھ دیر یونہی بے مقصد کھڑے رہنے کے بعد نمرہ خاموشی سے مڑ کر جانے لگ گئی۔

"میرے بابا کیسے ہیں؟" نمرہ جس نے جانے کے لیے کمرے کا دروازہ کھول لیا تھا۔ اس کے ہاتھ ہوا میں معلق ہو گئے۔

www.novelsclubb.com

"زندہ ہے تمہارا باپ! حالانکہ جتنا ذلیل وہ ہوا ہے اسے زندہ تو رہنا نہیں چاہیے تھا۔" بغیر مڑے نم آواز میں کہتی نمرہ دروازہ سے کمرے سے غائب ہو گئی۔

اب پیچھے عالیہ رہ گئی تھی اور اس کا افسوس!

****

www.novelsclubb.com

ہاسٹل کی جانب بڑھو تو اس کے کمرے میں بہت خاموشی تھی۔ جائی یانہ اور عزاہ کچھ پل کے لیے خاموش ہو گئے تھے۔

تھوڑی دیر بعد جب عزاہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی تو جائی یانہ بھی اس کے ساتھ کھڑی ہو گئی۔

"یہاں آنے کا مقصد بس اتنا ہے کہ تم زید سے عالیہ کے شوہر کی تمام تفصیلات نکالو۔ جہاں تک مجھے پتہ چل پایا ہے وہ تو یہ ہے عالیہ کو انہوں نے کسی کچی بستی میں قید کیا ہوا ہے جو بہت پسماندہ ہے لیکن تم جانتی ہو ایسے علاقے بہت سارے ہیں اس لیے ہمیں زید سے معلومات نکلوانی ہو گی۔ ایک دفعہ عالیہ کو ہم نکال لیں پھر نمرہ کا پورا ڈرامہ میں شایان کے سامنے ایکس پوز کر دوں گی۔"

www.novelsclubb.com

عزاہ کے قدم اب باہر کی جانب بڑھ رہے تھے۔

"زید سے تو میں معلومات نکلوالوں گی مگر آپ مجھے بتائیں شایان بھائی نے آپ کو مارا ہے؟"

اس کے اس قدر سیدھے انداز میں بولنے پر عزاہ ایک پل کے لیے گڑبڑا گئی۔

"تمہیں اس سے مطلب نہیں ہونا چاہیے!" عزاہ نے اس بار قطع تعلقی سے کہا۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ اپنی جگہ پر رک گئی۔ عزاہ بھی اسے یوں کھڑا دیکھ کر رک گئی۔ وہ دونوں ہاسٹل کے صدر دروازے کے عین سامنے تھے۔

"آپ کیوں یہ ظلم برداشت کر رہی ہیں؟" جائی یانہ نے دکھ سے پوچھا۔

"دیکھو مجھے عالیہ کو نمرہ کے چنگل سے نکالنا ہے اور ویسے بھی اگر عالیہ کا معاملہ نہ بھی ہوتا تو بھی میں شایان کے مارنے پر ایسا ہی ری ایکشن دیتی میں شایان سے محبت کرتی ہوں۔ اس نے مجھے پہلی دفعہ ہی مارا ہے اور وہ بھی اس لیے کیونکہ وہ مجھ سے بدگمان تھا۔ کسی بھی مرد کو جب پتہ چلے گا اس کی بیوی اسے دھوکا دے رہی ہے تو وہ یہی ری ایکشن دیتا ہے بلکہ اس سے بھی شدید! شایان نے تو پھر میرے ساتھ زیادہ برا نہیں کیا ہے۔ میں اس سے تعلق کو جوڑے رکھنا چاہتی ہوں اس لیے اس کی طرف سے تھوڑی بہت زیادتی پر صبر تو میں کر ہی سکتی ہوں۔"

"بجو یہ صبر نہیں ہے۔یہ ظلم ہے جو آپ خود کے ساتھ کر رہی ہیں۔ اگر اس وقت آپ شایان بھائی کو نہیں چھوڑنا چاہتی ہیں تو بھی آپ کو تھوڑی سی ہمت دکھا کر ان سے بات کرنی پڑے گی ورنہ آپ تو اماں کا بھی برا ورژن بن جائیں گی۔"

"تم ان سب باتوں کو چھوڑ دو جائی یا نہ اور میں نے جو کام دیا ہے اسے کرو۔"

عزاہ اب دوبارہ چلنے لگ گئی۔جائی یا نہ نہ چاہتے ہوئے بھی خاموش ہو گئی اور اس کے ساتھ قدم ملانے لگ گئی۔

جب عزاہ ہاسٹل کے باہر کھڑے ہو کر رکشہ روکنے کے لیے کھڑی ہوئی تو جائی یانہ بولی۔

"میں بابا سے ملنے ہسپتال آنا چاہتی ہوں۔"

"میں نے تمہیں بتایا ہے ناں وہ ٹھیک ہیں۔" عزاہ نہیں چاہتی تھی جائی یانہ ہسپتال جائے۔

www.novelsclubb.com

"پھر بھی میں ایک نظر انہیں دیکھنا چاہتی ہوں۔" جائی یانہ بضد تھی۔

عزاہ نے مڑ کر جائی یانہ کو دیکھا اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا۔

"دیکھو جائی یانہ! میں تمہیں بابا سے ملنے پر منع نہیں کر رہی ہوں لیکن تم خود بتاؤ تم ہسپتال جب بابا سے ملنے آؤ گی تو سب یہی پوچھیں گے تمہیں کیسے پتہ چلا اور تم لاکھ چھپا لو کسی نا کسی کو مجھ پر شک ہو گا ہی اور ابھی نمرہ تمہیں بالکل بھلائے ہوئے ہے اگر تم دوبارہ منظر عام پر آ گئی تو ایک بار پھر وہ لوگ تمہارے خلاف سازشیں کرنا شروع کر دیں گے۔عالیہ کو میں نہیں نکال سکتی کیونکہ میں نمرہ کی نظروں کے بالکل سامنے رہتی ہوں مگر تم!"

وہ ایک پل کے لیے ٹھہری۔

www.novelsclubb.com

"تم اسے بآسانی نکال سکتی ہو۔ تمہارے اوپر ان کی اتنی نگرانی نہیں ہے۔"

جائی یانہ نے سمجھتے ہوئے سر ہلا دیا۔

اسی وقت رکشہ عزاہ کے سامنے رک گیا۔ عزاہ نے چہرے کا رخ موڑ کر رکشے والے کی جانب کر لیا اور اسے ہسپتال کا ایڈریس سمجھانے لگ گئی۔

www.novelsclubb.com

سورج اب پوری رفتار سے صبح کی انتہا تک پہنچ کر اب زوال کی جانب رواں دواں تھا۔

****

یہ منظر ایک اسکول کے گراؤنڈ کا ہے۔موسم سرما کی دوپہر میں سورج کی دھوپ انسانی جسم کے لیے راحت کا سامان لیے ہوئے تھی۔

اس گراؤنڈ کے بالکل اختتام اور اسکول کے گیٹ کے بالکل پاس ایک عورت گود میں بچی لیے کھڑی ہوئی تھی۔اس عورت نے کریم کلر کی پرنٹڈ لینن کی شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی۔اس نے اپنے کندھوں پر شال بھی ڈالی ہوئی تھی جو شدید سردی سے بچاؤ کا کام کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

گود میں موجود بچی نے بھی موسم کے حساب سے گرم کپڑے پہنے ہوئے تھے۔وہ بچی کبھی اپنی ماں کے چہرے پر ہاتھ مار رہی تھی تو کبھی اپنی ٹانگیں ہلا رہی تھی۔

ماں بچی کی حرکتوں سے بے نیاز گراؤنڈ کو دیکھ رہی تھی جس میں اس وقت اکادکا بچے ہی دکھائی دے رہے تھے۔عورت نے اپنے کلائی میں جکڑی گھڑی کو دیکھا جو ڈیڑھ بجا رہی تھی۔

عورت نے وقت دیکھنے کے بعد ایک گہری سانس خارج کی۔اسی وقت زوردار گھنٹی بجی جو سننے والے کے کانوں میں بری طرح خلل ڈال رہی تھی۔اس کے اگلے ہی پل بچوں کا شور اٹھا اور وہ گراؤنڈ جس میں بچے نہ ہونے کے برابر تھے اب ہر عمر کا بچہ وہاں پر دکھائی دے رہا تھا۔

عورت ان ہی بچوں میں سے ایک بچے کو تلاش کرنے لگ گئی۔ کچھ دیر بعد اس کی نظر ایک بچے پر پڑی۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

وہ بچہ دور سے ہاتھ ہلاتا ہوا اپنی ماں کی جانب بڑھ رہا تھا۔ جب بچہ ماں کے بالکل پاس آ گیا تو ماں گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھ گئی اور ایک ہاتھ سامنے پھیلا لیا۔ بچہ بھاگتا ہوا ماں کے سینے سے چمٹ گیا۔

"کیسا گیا آج کا دن شایان؟" زینب نے شایان کو الگ کرتے ہوئے پوچھا۔

"بہت اچھا!" شایان نے ہنستے ہوئے کہا۔ زینب نے ایک پل کے لیے اپنے بیٹے کے چہرے کو دیکھا۔ بچپن کی معصومیت سے بھرپور یہ چہرہ ہر ایک کو بہت پیارا لگتا تھا۔ اس کی سیاہ آنکھوں میں ایک الگ ہی جوش اور چمک دکھائی دے رہی تھی۔ زینب کھڑی ہو گئی اور شایان کے کندھے سے بیگ اتروا کر اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا۔

وہ تینوں اسکول سے باہر نکل آئے۔ شایان اپنے آج کے دن کا پورا احوال سنا رہا تھا جبکہ زینب خاموش مسکراہٹ کے ساتھ سب کچھ سنے جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اسکول سے بس کچھ ہی دور وہ تینوں سفید رنگ کی چھوٹی سی کار کے پاس آ گئے زینب نے کار کا لاک کھولا اور پیچھے کی سیٹ پر نمرہ کو بیلٹ پہنا کر انہوں

نے بٹھا دیا اور پھر وہ آگے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گئی۔ شایان کب کا فرنٹ سیٹ پر بیٹھ چکا تھا۔

زینب نے کار کا انجن اسٹارٹ کیا اور گاڑی آہستہ رفتار میں آگے بڑھا دی۔

وہ لوگ گھر کی جانب ہی جا رہے تھے جب زینب کے موبائل پر کال آئی۔ سڑک پر نظر جمائے زینب نے کال اٹینڈ کر لی اور ایک ہاتھ سے ڈرائیو کرتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے موبائل کو کان پر لے گئی۔

www.novelsclubb.com

"اسلام علیکم! زینب بات کر رہی ہوں۔" اب اس کا انداز بالکل پروفیشنل ہو گیا تھا۔

دوسری طرف کی بات سن کر اس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"آپ اپنے ایونٹس کی ڈیٹیلز مجھے سینڈ کر دیں۔ ڈیٹیلز دیکھنے کے بعد ہی میں اپنے چارجز آپ کو بتا پاؤں گی۔" شایان اپنی ماں کو بالکل خاموشی سے بات کرتا دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

زینب عمر کی موت کے بعد سے ایک پروفیشنل فوٹو گرافر بن گئی تھی۔ وہ شادی بیاہ اور اسی قسم کے فیملی فنکشن کور کرتی تھی۔

عمر کی موت کے بعد سے اس کا عمر اور اپنے دونوں کے خاندان سے تعلق ٹوٹ چکا تھا۔ سب لوگ اس کو خود سر کہہ کر برا بھلا کہتے تھے مگر زینب جانتی تھی یہ کوئی خود سری نہیں ہے۔ اس نے جو کچھ بھی کیا اپنے بچوں کے لیے کیا۔ عمر کے بھائی کی اصلیت اس نے عدت کے دوران ہی دیکھ لی تھی اور اپنے بھائی کے گھر پناہ لینا بچوں کی زندگی تباہ کرنے کے مترادف تھا۔

اس نے تھوڑی سی ہٹ دھرمی دکھا کر یہاں رکنے کا جو فیصلہ کیا تھا ان دو سالوں نے اسے بہت اچھا ثابت کیا تھا۔ شایان اور نمرہ ابھی بہت چھوٹے تھے اس لیے باپ کی کمی کو وہ اتنا محسوس نہیں کر پاتے تھے۔ بڑے ہونے کے بعد انہیں عادت ہو ہی جانی تھی۔

اس کی جاب سے اس کا گزر بسر بہت اچھا ہوتا تھا۔اس نے کچھ مہینے پہلے ہی ایک سیکنڈ ہینڈ پرانے ماڈل کی چھوٹی سی کار بھی خرید لی تھی۔زندگی کی ڈگر معمول کے مطابق آگئی تھی۔

اشفاق کے گھر کی اگر اسے کچھ خبر تھی تو وہ بس اتنی ہی تھی کہ کچھ عرصہ بے اولاد رہنے کے بعد اب اشفاق کی دو بیٹیاں ہو گئیں تھیں۔ایک نمرہ سے کچھ مہینے بڑی تھی تو دوسری نمرہ سے کچھ مہینے چھوٹی تھی۔اشفاق کی دونوں بیٹیوں کے درمیان بس ایک سال کا ہی فرق تھا اور بس!

www.novelsclubb.com

اس سے زیادہ وہ کچھ نہیں جانتی تھی اور نہ ہی جاننا چاہتی تھی۔اس کے لیے اس کے بچے ہی بہت تھے۔وہ ان کے ساتھ ہی ہنسی خوشی زندگی گزار رہی تھی۔

زینب کی زندگی میں ٹھہراؤ آ گیا تھا لیکن ٹھہراؤ زیادہ عرصے کے نہیں ہوتے ہیں۔ بہت جلد زندگی ایسے موڑ پر مڑتی ہے کہ ایک پل کو منزل لاپتہ ہو جاتی ہے۔

ایسا ہی ایک موڑ زینب کی زندگی میں آنا باقی تھا جو زینب کے ساتھ ساتھ اس کے بچوں کو بھی اندھیرے کنویں میں گرا دینے والا تھا۔ وہ دونوں بچے اپنی زندگی اسی چوٹ پر گزار دینے والے تھے جو وقت نے انہیں چھوٹی عمر میں دینی تھی۔

www.novelsclubb.com

****

"امی جان! امی جان!"

نمرہ گھر کی راہداریوں سے گزرتی ایک ایک کمرے میں جھانک رہی تھی۔اسے مسز جہانگیر کہیں دکھائی نہیں دے رہی تھیں۔ نمرہ جب اس گھر میں آئی تھی تو سیدھا عالیہ کے کمرے میں گھس گئی تھی۔وہ اب واپس جانے والی تھی مگر مسز جہانگیر سے ملے بغیر تو وہ نہیں جا سکتی تھی ناں!

www.novelsclubb.com

"امی جان!"

"ادھر ہوں!" اس بار نمرہ کی صداؤں کا جواب آیا تھا۔ نمرہ نے آواز کا تعاقب کیا تو وہ دوسری منزل کے بالکل کونے میں بنے کمرے کی طرف سے آئی تھی۔ نمرہ سیدھا کمرے میں داخل ہو گئی۔ وہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی اس نے ایک زوردار چیخ ماری۔

اس نے ادھر ادھر دیکھا تو وہ اس وقت ایک اسٹور روم میں تھی۔ ادھر جگہ جگہ سامان پڑا تھا مگر مسز جہانگیر اسے وہاں دکھائی نہیں دی۔

"امی جان!" اس بار نمرہ کی آواز کافی دھیمی اور محتاط سنائی دی تھی۔

"آجاؤ نمرہ!" آواز اسے بڑے بڑے ڈبوں کے پیچھے سے آئی تھی۔

نمرہ اپنے بیگ کے اسٹریپ پر دونوں ہاتھ جمائے قدم قدم آگے بڑھی تو اسے مسز جہانگیر ایک پرانی الماری کو بند کرتی دکھائی دیں۔

"آپ یہاں کیا کر رہی ہے امی جان؟" نمرہ نے ان سے پوچھا۔

"کچھ نہیں بس کچھ فالتو سامان یہاں رکھنا تھا۔" مسز جہانگیر نے الماری پر تالا لگاتے ہوئے لاپرواانداز میں کہا۔

www.novelsclubb.com

"تو یہ آپ ملازموں کو کہہ دیتیں! یہاں آنے کی کیا ضرورت تھی ویسے بھی آریان نے مجھے آپ کی طبیعت کا بتایا تھا! اب آپ ٹھیک ہیں؟"

آخری بات نمرہ نے کافی فکر مند لہجے سے پوچھی۔

"ہاں ٹھیک ہوں!" مسز جہانگیر نے نمرہ کی باتوں پر مختصر سا جواب دیا۔

"چلو باہر چلتے ہیں۔" مسز جہانگیر نے کہا اور آگے بڑھ گئیں۔ نمرہ بھی ان کے پیچھے ان کے قدموں کی تقلید کرنا چاہتی تھی لیکن تبھی اسے ایک ادھ کھلے صندوق میں سے ایک چیز چمکتی دکھائی دی۔

www.novelsclubb.com

اس کے قدم بے اختیار صندوق کی طرف بڑھیں۔اس نے صندوق سے ہاتھ مار کر وہ چیز نکالی تو وہ ایک فوٹو فریم تھا۔اس پر تصویر بھی لگی ہوئی تھی۔

فوٹو کو دیکھتے ہی اس نے مسز جہانگیر کو آواز دی۔

"امی جان!"

"ہاں!" مسز جہانگیر نے جب مڑ کر اسے دیکھا تو یکدم ان کے چہرے کے تاثرات تن گئے۔وہ جلدی سے نمرہ کے پاس آئی اور تصویر دیکھی۔تصویر دیکھ کر انہوں نے سکھ کا سانس بھرا۔

www.novelsclubb.com

"یہ آپ اور ماما ہیں نا؟" نمرہ کی نگاہیں ابھی تک تصویر پر تھی۔ وہ مسز جہانگیر کے چہرے کے اتار چڑھاؤ سے بالکل انجان تھی۔

تصویر میں اگر جھانکو تو دو لڑکیاں سفید وردی میں ملبوس گھاس کے میدان پر بیٹھی ہوئی تھیں۔ دونوں کی نگاہیں کیمرے کی جانب تھیں۔ پہلی لڑکی نے ساتھ بیٹھی سیاہ آنکھوں والی لڑکی کے کندھے پر ہاتھ رکھا ہوا تھا جبکہ سیاہ آنکھوں والی لڑکی نے اپنی دو انگلیوں سے وکٹری کا وی بنایا ہوا تھا۔

"ہاں! یہ ہم دونوں کی ہی ہے۔" مسز جہانگیر نے کھوئے ہوئے لہجے میں کہا۔ ان کی نگاہیں بھلے ہی تصویر پر تھی مگر ایسا لگتا تھا وہ ماضی دیکھ رہی تھیں۔

کچھ دیر بعد جب انہوں نے خود کو سنبھال لیا تو نرمی سے نمرہ کے ہاتھ سے تصویر کھینچی۔

"چلو باہر چلتے ہیں۔" انہوں نے فوٹو فریم صندوق کے اندر پھینکنے والے انداز میں ڈالا اور باہر چلی گئیں۔ نمرہ نے ایک نظر صندوق پر ڈالی اور پھر وہ بھی خاموشی سے باہر چلی گئی۔

****

www.novelsclubb.com

ہسپتال کی راہداریوں کو پار کرتے ہوئے آخر کار اسے اپنا مطلوبہ کمرہ مل ہی گیا۔ اس نے دروازہ کھولا تو اسے زینب صوفے پر لیٹی آرام کرتی دکھائی دی۔

زینب نے جب دروازہ کھلنے کی آواز سنی تو ہڑبڑاتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی لیکن جب عزاہ کو دیکھا تو ان کے کندھے ڈھیلے پڑ گئے۔ وہ آرام سے صوفے پر ٹیک لگا کر بیٹھ گئیں۔

"کب سے تمہارا انتظار کر رہی تھی، اتنی لیٹ کیسے ہو گئی؟" پھپھو نے بہت ہلکے پھلکے لہجے میں پوچھا لیکن پھر بھی عزاہ کے دل کی بیٹ مس کر گئی۔

"وہ گاڑی کا ٹائر پنکچر ہو گیا تھا۔ ٹیکسی منگوائی تو وہ بھی بیچ راستے میں خراب ہو گئی۔ پہلے تو ٹیکسی ڈرائیور خود ہی اپنی کاروائی ڈالتا رہا لیکن جب اسے پتہ چل گیا یہ اس کے بس کا کام نہیں ہے تو وہ مجھے وہی چھوڑ کر اپنی ٹیکسی لے کر چلا گیا۔ بڑی مشکل سے دوسری ٹیکسی ملی۔"

عزاہ نے بہت ہلکے پھلکے لہجے میں کہا۔وہ قدم قدم چلتی کمرے کے عین وسط میں رکھے بیڈ کے پاس آئی جس پر اشفاق لیٹے ہوئے تھے۔اس نے ان کے ماتھے پر ہاتھ رکھا۔

"ڈاکٹر ان کو دوائی دے کر گئے ہیں۔اسی لیے گہری نیند سو رہے ہیں۔ بھائی جس ذہنی تناؤ سے گزر رہے ہیں ڈاکٹر نے کہا ہے ابھی نیند ہی ان کے لیے بہتر ہے۔"

www.novelsclubb.com

زینب نے اس کے پوچھنے سے پہلے ہی ساری بات بتادی۔

اشفاق کو ہوش کل ہی آ گیا تھا مگر کاروبار ہاتھ سے جانے کا دکھ اور آفس سے اتنی بے عزتی سے نکالے جانے کا صدمہ انہیں بھول نہیں پا رہا تھا۔ وہ اگر ہوش میں ہوتے تو کسی کو بھی کمرے میں رکنے نہیں دے رہے تھے۔ انہیں لگ رہا تھا سب یہاں ان کی بے بسی کا تماشا دیکھنے آئے ہیں۔ وہ اس وقت جس ذہنی حالت سے گزر رہے تھے اسی کے پیش نظر سب ان سے بات کرنے میں کترا رہے تھے۔

"اماں کہاں ہے؟" عزاہ اب زینب کے ساتھ آ کر ہی بیٹھ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"گھر گئی ہے تمہارے بابا اور ہمارے لیے کھانا لینے۔"

"اچھا!" عزاہ اب بالکل خاموش ہو گئی تھی۔ بات کرنے کے لیے سب کچھ ختم ہو گیا تھا۔

****

"تم ٹھیک ہو، جائی یا نہ؟"

سنگل صوفے پر بیٹھی نائلہ بہت غور سے سامنے بیٹھی اپنی دوست کو دیکھ رہی تھی جو بظاہر دو بچوں کو پڑھاتی کھائی دے رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں مجھے کیا ہونا ہے؟" جائی یانہ نے مصروف لہجے میں کہا۔اس کی نظر اپنی گود میں رکھی کتاب پر تھی جب کہ اس کے ساتھ بیٹھے دونوں بچے پینسل سے نوٹ بک پر کچھ لکھ رہے تھے۔دونوں ہی لڑکے تھے۔ایک کی عمر دس سال جبکہ دوسرے کی عمر بارہ سال تھی۔ان دونوں بچوں کو نظر انداز کرتے ہوئے نائلہ نے دوبارہ جائی یانہ سے سوال کیا۔

"تمہیں کچھ تو ہوا ہے، آج تم خاصی پریشان دکھائی دے رہی ہو۔"

نائلہ خاصی باریک بینی سے جائی یانہ کا مطالعہ کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں پریشان تو میں ہوں۔" جائی یانہ نے اس کی بات کی تصدیق کر دی۔

"کیوں؟"

"وہ میں ابھی تمہیں نہیں بتا سکتی نائلہ۔آئی ہوپ تم مجھے سمجھو گی۔"

جائی یانہ نے اب کی بار نظریں اٹھا کر نائلہ کو دیکھا۔

"تم فکر نہ کرو۔ تمہیں جب سہولت ہو بتا دینا۔"

www.novelsclubb.com

"شکریہ!"

اس کے بعد نائلہ نے بات بدل دی۔

"تم اور زید آج یونیورسٹی کیوں نہیں آئے؟"

"زید کو تو اس کے دوکان کے مالک نے بلا لیا ہے۔اس کی چھٹیاں اب ختم ہو گئی ہے اور میں اس لیے نہیں آپائی کیونکہ عزاہ بجو ملنے آئی تھیں۔" بات بتاتے ہوئے وہ اپنی پوری توجہ کتاب پر لکھے الفاظ پر دینا چاہتی تھی۔

"اچھا! تمہاری بہن یونیورسٹی بھی آئی تھی کچھ دنوں پہلے، میں چاہتی تھی تمہیں بتادوں مگر انہوں نے منع کر دیا۔انہوں نے کہا پہلے وہ خود تم سے مل کر بات کرنا چاہتی ہیں۔جب وہ تم سے مل لیں گی اس کے بعد میں یہ بات تمہیں بتا سکتی ہوں۔"

"ہنہہ!" کے نائلہ کی اتنی لمبی وضاحت پر جائی یانہ نے ہنکارا بھرا۔

اس سے پہلے نائلہ کچھ اور کہہ پاتی، کمرے سے باہر ایک زنانہ آواز کمرے میں بیٹھے تمام نفوس کے کانوں سے ٹکرائی۔

"نائلہ!"

www.novelsclubb.com

"آتی ہوں، بھابھی!" کہہ کر نائلہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

پیچھے جائی یا نہ کتاب پر نظریں جمائے بظاہر اپنا دھیان کتاب پر ہی دکھا رہی تھی لیکن نہیں! کتاب کے ساتھ ساتھ اس کا دماغ ہزاروں باتوں میں الجھا ہوا تھا۔ پھر یکدم اس نے ایک فیصلہ لیا۔ اپنا موبائل بیگ میں سے نکال کر اس نے جلدی سے اس کی اسکرین پر انگلیاں چلانی شروع کر دی۔

اس کے بعد موبائل اپنے کانوں تک لے گئی۔ دو تین سیکنڈ بعد ایک مردانہ آواز اس کے کانوں میں گونجی۔

"خیریت، اس وقت کال کی؟"

"ہاں پوچھنا تھا دوکان کے بعد تم مصروف تو نہیں ہو نا؟"

"نہیں، میں بالکل فارغ ہوں۔ ویسے آپ کیوں پوچھ رہی ہیں؟"

"پرفیکٹ، رات کو تم مجھ سے مل سکتے ہو؟"

"جی، اگر زیادہ ضروری بات کرنی ہے تو ٹیوشن شینٹر کے بعد جب میں آپ کو لینے آ۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"زید تم دکان پر ہی رہنا۔ مجھے لینے مت آنا۔ تم بھلے مجھے یونیورسٹی چھوڑ دیا کرو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے مگر تم یوں بار بار کام کے دوران مجھے پک

اینڈ ڈراپ کیا کرو گے تو یقیناً تمہارے مالک کو اعتراض ہو گا۔ پلیز میری بات مان جاؤ۔"

"لیکن!"

"لیکن ویکن کچھ نہیں۔ باقی باتیں ہم ساڑھے آٹھ بجے کریں گے جب تم مجھے ہاسٹل سے لینے آؤ گے۔ خدا حافظ!"

www.novelsclubb.com

یہ کہہ کر جائی یانہ نے کال کاٹ دی اور موبائل بیگ میں رکھ دیا۔ ابھی وہ مزید کچھ کرتی اس سے پہلے ہی اسے کسی نے بلایا۔

"مس جائی یانہ!"

بڑے لڑکے نے جائی یانہ کو بلایا۔

"جی؟" جائی یانہ نے اس سے سنجیدگی سے پوچھا۔

"یہ اس سوال کا کیا حل ہے، ذرا آپ سمجھایے گا۔" اس نے نوٹ بک پر ایک پریشان نگاہ ڈالی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ادھر دکھاؤ۔" جائی یانہ نے ہاتھ بڑھا کر اس سے پینسل اور نوٹ بک مانگی۔ اس نے اسے نوٹ بک دے دی۔

اب وہ دونوں سوال کو حل کرنے میں لگے ہوئے تھے۔

****

سورج کا سفر کہاں تک پہنچا تھا دیواروں میں قید اس شخص کو کوئی اندازہ نہیں تھا۔ کمرے کی دیواریں اپنے قیدی کو زمین پر بے بسی سے بیٹھا دیکھ رہی تھیں۔ سنہری آنکھوں والی اس قیدی کے آنسو لکیر کی مانند بہے جا رہے تھے۔ کیا کچھ نہیں تھا ان آنسوؤں میں!

www.novelsclubb.com

دکھ، رنجش، دھوکا، ملال، پچھتاوا اور ہر وہ جذبہ جو بندے کو اداس کرنے کے لیے بنایا گیا ہو۔

اس نے ساری عمر ایک غیر کو اپنی سگی بہن پر فوقیت دی اور اس کو آخر میں کیا ملا؟ کچھ بھی تو نہیں!

اس کے دل میں ان چھوٹی چھوٹی بدگمانیوں سے نفرت کی ایسی دیوار بنا دی گئی تھی کہ اس کے لیے دوسری پار جھانکنا بھی مشکل تھا۔ شاید اتنا بھی مشکل نہ ہوتا اگر وہ جھانکنے کی کوشش کرتی!

www.novelsclubb.com

کسی رشتے سے بد ظن یا اس کے ٹوٹنے میں ہر دفعہ کوئی بڑی وجہ نہیں ہوتی ہے۔ بعض اوقات نفرت قطرہ قطرہ کسی کے انسان کے دل میں گھر کرتی ہے۔ایک چھوٹی سی بات جو بظاہر معمولی دکھائی دیتی ہے بعض اوقات وہی چھوٹی باتیں دو دلوں کو الگ کر دیتی ہے۔ کمال نبھانے والے کا ہوتا ہے۔ اگر کسی نے ساتھ نبھانا ہو تو ساری دنیا اگر کسی شخص کے خلاف ہو گی تو بھی نبھانے والا ساتھ دے گا اور کسی نے ہاتھ چھڑوانا ہو تو بندہ اس کے پیروں پر ہی کیوں نہ گر جائے، سوائے ذلت کے کچھ نہیں ملے گا۔

وہ بچپن تھا اس میں عالیہ نے اتنی بچکانہ باتوں پر یقین کر لیا تھا۔ وقت نے ان باتوں پر یقین کا غلاف مزید پختہ کر ڈالا تھا۔اس نے کبھی فرصت سے اپنے اور عزاہ کے تعلقات کے بارے میں سوچا ہی نہیں تھا۔اس نے سوچا ہی نہیں تھا نمرہ کا اصل چہرہ کبھی اتنا بھیانک ہو گا۔اس نے سوچا ہی نہیں تھا اس کی بہن اس

www.novelsclubb.com

قدر بے قصور ہو گی۔اس نے شاید خود تو کبھی سوچا ہی نہیں تھا بس ہر دفعہ نمرہ کی سوچوں پر ہی عمل کرتی آئی تھی۔اس نے کبھی اپنی سوچ کا استعمال کرنے کی ضرورت ہی محسوس نہیں کی تھی۔یہ انکشاف اس کے لیے بہت کڑا تھا۔

بظاہر بیوقوف دکھائی دیتی اس کی دوست کتنا کچھ کر چکی تھی اور کتنا کچھ کرنے والی تھی،وہ عالیہ جیسی بیوقوف لڑکی کی سوچ سے بالا تر تھا۔وہ آج مکمل طور پر ہار گئی تھی۔آج پہلی دفعہ اس کا اس قید میں دم نہیں گھٹ رہا تھا۔

تاریخ گواہ ہے جب جب کسی بہت اپنے نے بے وفائی کی ہے،انسان جیتی ہوئی جنگیں بھی میدان جنگ سے ہار کر آتا ہے۔

عالیہ نے اپنے پیر سمیٹ کر گھٹنے سینے سے لگائے۔ پھر ایک بار اس نے اپنا دل ٹٹولا۔ وہ حیران ہو گئی جو نفرت سالوں سے عزاہ کے لیے دل میں پنپ رہی تھی اب وہ کہیں بھی نہیں تھی۔ بد گمانی دور ہونے سے کیا نفرتیں پل بھر میں غائب ہو جاتی ہیں؟ لیکن!

اس کے دل میں بھلے نفرت نہیں تھی مگر پچھتاوا! وہ اس وقت پورے دل پر تسلط جمائے ہوئے تھے۔

آج اس نے سارا دن اپنی بہن سے جدائی کا غم منانا تھا۔

****

آئینے کے سامنے کھڑی وہ اپنے بالوں کو پونی میں باندھ رہی تھی جب دروازہ کھول کر جے ٹی کمرے میں داخل ہوئی۔

اس نے پہلے آئینے کے سامنے کھڑی جائی یانہ کو دیکھا پھر دیوار پر لگی گھڑی کو۔

آٹھ بج کر ایک منٹ ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم کہیں جا رہی ہو؟" جے ٹی ہلکے پھلکے لہجے میں بولتی ہوئی اپنے بیڈ پر دھرام سے گر گئی۔

"ہاں! زید کے ساتھ باہر جا رہی ہوں۔" جائی یانہ نے ہلکے پھلکے لہجے میں کہا جبکہ جے ٹی جو بیڈ پر لیٹ گئی تھی فوراً سے کھڑی ہوئی۔

"اس حلیے میں؟!" جے ٹی نے کافی تنقیدی نظروں سے اسے گھورا۔

"کیوں میرے حلیے میں کیا خرابی ہے، صحیح تو ہے!" جائی یانہ کے لہجے میں اعتماد تھا البتہ وہ خود کو دیکھ رہی تھی آیا کسی چیز میں کوئی خرابی تو نہیں ہے۔

www.novelsclubb.com

"تمہارا حلیہ عام روٹین کے لیے تو بالکل صحیح ہے مگر اپنے شوہر کے ساتھ باہر جانے کے لیے بالکل بھی فٹ نہیں ہے۔" وہ اب بیڈ پر سے اٹھ گئی تھی۔

"میں اپنے شوہر کے ساتھ گھومنے نہیں جا رہی ہوں میں تو بس یونہی۔۔"

"جا تو پھر بھی شوہر کے ساتھ ہی رہی ہو نا۔" جے ٹی نے جائی یانہ کی بات کاٹی۔

اس کے بعد وہ اٹھی اور الماری کے پاس جا کر اپنے کپڑے ادھر ادھر کرنے لگ گئی۔ پھر اس نے لال رنگ کی ایک فارمل سی قمیض نکالی اور جائی یانہ کے پاس آئی۔

"یہ لو یہ پہن کر جاؤ۔"اس نے جیسے ہی جائی یانہ کے پاس ہینگر میں لٹکا لباس بڑھایا جائی یانہ ہاتھ اٹھا کر منع کرنے لگ گئی۔

"نہیں نہیں جے ٹی پلیز میں تمہیں بتا رہی ہوں نا ہم دونوں یونہی بس پارک تک جا رہے ہیں۔اتنا ہیوی سوٹ میں نہیں پہن سکتی۔"

"بیوقوف مت بنو اور جو میں کہہ رہی ہوں وہ کرو۔تمہارے پاس کوئی بڑا اگر یہاں سمجھانے کے لیے نہیں ہے تو میں تھوڑی نا تمہیں یوں چھوڑ سکتی ہوں۔جاؤ اور یہ پہن کر جلدی سے باہر نکلو۔"

"مگر!"

www.novelsclubb.com

"مزید کچھ بھی نہیں سننا میں نے، اب اگر تم نے مزید کچھ کہا تو دیکھ لینا میں کسی طرح تمہارا جانا ہی کینسل کروادوں گی اور تم جانتی ہو میں ایسا کر سکتی ہوں۔"

جائی یانہ اب عجیب کشمکش کا شکار تھی۔ آج اسے زید سے ہر صورت ملنا تھا اور جے ٹی نے عجیب ضد باندھ لی تھی۔ تھوڑی دیر بعد جب اس نے دیکھ لیا جے ٹی کسی صورت نہیں مان رہی تو وہ خود ہی ہار مان کر باتھ روم میں چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

****

ہاسٹل کی باہر کی سڑک پر دیکھو تو وہ کچھ کچھ پر رونق تھی۔ہاسٹل کے سامنے موجود دو تین دوکانیں کھلی ہوئی تھیں اور سڑک پر لوگ بھی اپنی منزل کی جانب بڑھتے دکھائی دیتے تھے۔ایسے میں ہاسٹل کی دیوار کے بالکل ساتھ بائیک کھڑی کیے ہوئے بیٹھا ہوا تھا۔

وہ دوکان سے فارغ ہونے کے بعد اپنے ہاسٹل جا کر فریش ہو کر بھی آگیا تھا۔اس نے کالے رنگ کی شرٹ پہنی ہوئی تھی۔اس کے کالرز گردن کو تھوڑے بہت چبھتے تھے۔کالے رنگ کی ہی پینٹ پر اس نے کالے رنگ کے جوتے پہنے تھے۔پرفیوم کی خوشبو اس کے جسم کو معطر کیے ہوئی تھی۔وہ بالکل تیار تھا۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ نے اسے ساڑھے آٹھ کا کہا تھا مگر اب آٹھ پینتیس ہو گئے تھے۔اس نے جائی یانہ کو کال بھی کی تھی مگر اس نے اٹھائی نہیں تھی۔جب دو تین منٹ مزید گزر گئے تو اس نے ہاسٹل کے اندر جانے کا سوچا وہ اس سے پہلے بائیک پر سے اترتا اسے گیٹ سے لال رنگ کی قمیض پہنے ایک لڑکی نکلتی دکھائی دی۔اس لڑکی نے رک کر پہلے ادھر ادھر جھانکا پھر اسے دیکھ کر وہ اسی کی جانب بڑھ گئی۔

جبکہ زید ایک پل کے لیے سانس لینا بھول گیا۔لال رنگ کے لباس پہنے، بال کندھے تک آتے تھے، سانولی رنگت پر ہلکا سا میک اپ اور ڈوپٹہ ایک طرف اوڑھے وہ بالکل تیار اس کی جانب بڑھ رہی تھی۔قدم لیتے ہوئے اس کی کلائی میں پہنی سنہری چوڑیاں چھن چھن کر رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

زید کچھ بھی بولے بغیر اسے دیکھے جا رہا تھا۔ کیا وہ اس سے ملنے کے لیے اتنی تیار ہوئی تھی؟ اور اگر جواب ہاں میں تھا تو زید یہ بات سوچ کر ہی خوش ہو گیا تھا۔

وہ کچھ بھی بولے بغیر جائی یانہ کو مسلسل گھورتا رہا۔

"وہ۔۔۔ چلیں؟" بہت دیر بعد جائی یانہ نے خاموشی توڑی۔

"ہمم!" زید نے ہنکارا بھرا۔ نگاہیں ہنوز جائی یانہ پر ٹک ہوئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ اس کی نگاہوں سے نروس ہو رہی تھی۔اسے اپنا آپ اس وقت قربانی کے بکرے جیسا لگ رہا تھا جسے منڈی میں بیچنے سے پہلے سجایا جاتا ہے۔ اس نے لاکھ کوششیں کی جے ٹی کو باز رکھنے کی مگر وہ نہیں مانی۔جائی یانہ کے کپڑے چینج کروا کر اس نے اس کا میک اپ کیا، بال کھول دیے، ہاتھوں میں چوڑیاں پہنا دی اور پھر اسے روانہ کیا۔

زید جب مسلسل اسے دیکھتا رہا تو اس نے دوسری دفعہ اسے ہوش دلایا۔

www.novelsclubb.com

"چلنا نہیں ہے کیا؟"اس بار اس نے تھوڑے غصے سے کہا۔زید جانے کیا سوچ رہا ہو گا کہ وہ آج اتنا تیار کیوں ہوئی ہے۔

"ہاں!!"اس بار وہ گڑبڑا کر سیدھا ہوا۔وہ بائیک پر سے اتر کر صحیح سے بیٹھا۔جائی یانہ بھی اس کے پیچھے بیٹھ گئی۔

سڑک پر بائیک اب رواں دواں تھی۔

****

www.novelsclubb.com

کچھ لمحات بعد

یہ منظر ہے ایک پارک کا۔اندھیرے میں ڈوبے پارک کو جگہ جگہ لائٹ پولز روشن کیے ہوئے تھے۔ان ہی لائٹ پولز میں سے ایک کے پاس بینچ تھا۔اسی بینچ پر وہ دونوں بالکل کناروں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

ان دونوں کے ہاتھوں میں برگر تھے جس وہ دونوں دانتوں کی مدد سے کتر رہے تھے۔

"کیسا لگا آپ کو؟" گھنگرالے بالوں والے لڑکے نے برگر ہاتھ میں پکڑے ہوئے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا!" لڑکی نے برگر کھاتے ہوئے فقط اتنا کہا۔اس سے پہلے لڑکا کوئی اور موضوع چھیڑتا لڑکی نے پہلے ہی مدعے کی بات چھیڑ دی۔

"تمہاری تمہارے کزن آریان سے کوئی بات ہوئی ہے؟"

زید کو اس وقت آریان کا ذکر سن کر حیرت کا جھٹکا لگا۔اس میں کچھ کچھ ناگواری بھی شامل تھی۔

www.novelsclubb.com

"نہیں، میری اس سے کوئی بات نہیں ہوئی ہے۔ویسے اس کا اس وقت ذکر چھیڑنے کا کوئی خاص مقصد ہے؟"

زہد کی بھنویں سکڑی تھیں۔

"ہاں مقصد تو ہے۔" جائی یانہ نے دھیمی آواز میں کہا۔

"کیا؟" زید نے ناسمجھی سے جائی یانہ کو دیکھا۔ جانے کیوں جائی یانہ کے انداز اس کی دل کی دھڑکن کچھ تیز کر رہے تھا۔

"وہ دراصل مجھے آریان کے متعلق تمام معلومات چاہیے۔"

www.novelsclubb.com

"کیوں؟" زید نے فوراً پوچھا۔ ایک دم سے اسے کچھ ہونے لگا تھا۔

"میری بڑی بہن عالیہ نے تمہارے کزن آریان سے شادی کر لی ہے اور اب شاید اس نے میری بہن کو زبردستی اپنے پاس رکھا ہوا ہے۔"

زید کے دل میں مچنے والی بے چینی ایک پل میں تھم گئی۔

"آپ کو یہ سب کس نے بتایا؟"

"میری دوسری بڑی بہن عزاہ نے!"

www.novelsclubb.com

"آپ اپنے گھر والوں سے ملیں اور مجھے بتایا بھی نہیں؟" زید کے لہجے میں شکوہ بھر آیا۔

"وہ آج صبح ہی آئی تھیں۔اس لیے تو میں نے تمہیں آج ملنے کو کہا تھا تاکہ ملاقات کی تفصیل تمہیں بتاؤں۔" جائی یانہ نے جیسے صفائی پیش کی تھی۔

"اچھا اسی لیے آپ نے مجھے میسج کر کے مجھے یونورسٹی چھوڑنے آنے سے منع کیا تھا۔" زید اب کچھ کچھ سمجھ رہا تھا۔

"ہاں!" جائی یانہ اب اسے موضوع کی طرف دوبارہ کھینچنے لگی۔"اب تم یہ سب چھوڑو اور مجھے یہ پتہ کر کے دو آریان ان دنوں رہ کہاں رہا ہے۔میری بہن کو پورا یقین ہے اس نے ہماری بڑی بہن کو اسی گھر میں رکھا ہوا ہے جہاں وہ خود رہتا ہے اور وہ علاقہ خاصا پسماندہ ہے۔"

"ہمم!" زید گہری سوچ میں ڈوب گیا تھا۔ پھر وہ اسی طرح سوچ میں ڈوبا رہا۔

دونوں نے برگر کھانا چھوڑ دیا تھا۔ ان کے ہاتھوں میں پکڑے برگر بھی ٹھنڈے ہو گئے تھے۔

کچھ دیر بعد وہ اپنی سوچوں سے باہر نکلا۔ اس نے جائی یانہ کی طرف دیکھا جو اسی کی جانب مضطرب انداز میں دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ فکر نہ کریں۔ میں وعدہ تو نہیں کر سکتا ہوں مگر مجھ سے جتنا ہو سکے گا میں ضرور کروں گا لیکن آپ ایک دفعہ پھر سوچ لیں آریان بہت خطرناک انسان ہے۔ اگر آپ اور آپ کی بہن اس کے خلاف کھڑی ہو نگی تو وہ ضرور آپ کو نقصان پہنچائے گا۔"

"میں نے سوچ لیا ہے۔ سوچ سمجھ کر ہی میں تم سے یہ بات کر رہی ہوں۔" جائی یانہ نے اس کی بات کو ہوا میں اڑایا

"پھر بھی ایک۔۔" زید نے دوبارہ سمجھانا چاہا مگر جائی یانہ نے اس کی بات شروع ہی نہیں ہونے دی۔

"زید مجھے سب پتہ ہے، یہ الگ بات ہے شاید تم میری مدد نہیں کرنا چاہتے ہو!" جائی یانہ کی بات سن کر زید کو غصہ آیا مگر وہ اسے دبا گیا۔

"میں ایسا کچھ نہیں چاہتا ہوں۔ جتنا ہو سکا اتنا ضرور کروں گا۔" اس نے ضبط سے کہا۔

اس کے بعد وہ دونوں خاموشی سے اپنا کھانا مکمل کرنے لگ گئے۔ زید کو ابھی تک جائی یانہ کی بات پر غصہ تھا جبکہ جائی یانہ کو زید کے بہانے بازی پر!

www.novelsclubb.com

جائی یانہ کے نزدیک خطرناک لوگ بس فلموں ڈراموں تک ہی محدود تھے۔اسے بالکل بھی یقین نہیں تھا اصل زندگی میں کوئی انسان خطرناک ہو سکتا ہے اور اگر ہو گا بھی تو کسی اور کے لیے،اس کے لیے تو کوئی خطرہ نہیں ہو گا۔

جائی یانہ یہ نہیں جانتی تھی کہ آریان واقعی میں خطرناک انسان تھا اور وہ ایک دن اس کی زندگی خطرے میں ڈال دے گا۔

اس وقت وہ بس عزاہ کی باتوں میں ہی مگن تھی۔

www.novelsclubb.com

****

ہسپتال کی عمارت کے اندر آؤ تو اشفاق کو جس کمرے میں داخل کروایا ہوا تھا اس میں اس وقت نوال، زینب اور عزاہ ایک ساتھ بیٹھی رات کا کھانا کھا رہی تھیں۔

تینوں کھانا کھاتے ہوئے وقفے وقفے سے باتیں بھی کر رہی تھیں۔

"آج بھائی کے ساتھ آخری رات یہاں گزارنی ہے، کل دوپہر کو تو انہیں چھٹی مل جانی ہے۔ میں سوچ رہی ہوں آج کی رات بھی میں ادھر سو جاؤں۔" زینب نے نوالہ منہ میں ڈالتے ہوئے ہلکے پھلکے میں پوچھا۔

"نہیں، زینب تم دو راتوں سے یہی پر ہو۔ آج رات تم آرام کرنے چلی جانا۔" نوال نے زینب کی جانب متفکر نگاہوں سے دیکھا۔

"ارے کچھ نہیں ہوتا۔ میں نے کونسا راتوں کو جاگ کر ہل چلائے ہیں۔ بھائی تو آرام سے سو رہے تھے، میں نے بھی صوفے پر اپنی نیند پوری کر لی تھی۔"

زینب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

عزاہ ان دونوں کی بات پر بالکل خاموش تھی۔

"پھر بھی زینب دیکھ لو۔ کہیں پر کتنا ہی سو لو گھر والا آرام بس گھر میں ہی ملتا ہے۔ تم خواہ مخواہ پریشان ہو گی۔"

نوال کے لہجے میں فکر جھلکتی تھی۔

"آپ فکر نہ کریں بھابھی مجھے کچھ نہیں ہوتا۔" زینب نے نوال کے ہاتھ پر تسلی کے لیے ہاتھ رکھ دیا۔

www.novelsclubb.com

جب ان لوگوں نے کھانا ختم کر لیا تو اسی وقت شایان کمرے میں داخل ہوا۔ نیوی بلو کلر کی شرٹ پر گرے پینٹ پہنے وہ خاصا تھکا ہوا اور مصروف دکھائی دے رہا تھا۔

"جس جس نے گھر جانا ہے وہ میرے ساتھ آ جائے!" عجلت سے کہتے ہوئے وہ دوبارہ دروازے سے کمرے سے غائب ہو گیا۔

عزاہ کھڑی ہو گئی جبکہ نوال اور زینب بیٹھی رہیں۔

"صبح گھر سے کچھ لے کر آنا ہے؟" ہینڈ بیگ پکڑتے ہوئے اس نے پوچھا۔ یہ زینب کا بیگ تھا جسے اس وقت کبھی زینب تو کبھی عزاہ استعمال کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں میں سوچ رہی ہوں ناشتہ گھر سے ہی منگوا لیتے ہیں۔ سونے سے پہلے تم ملازمہ کو بتا دینا ہسپتال کے لیے ناشتہ گھر سے ہی جانا ہے تو وہ محترمہ تھوڑی جلدی جاگ کر کام شروع کر دے۔"

زینب نے اسے ہدایات دی جس پر اس نے سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے۔" وہ کہتے ہوئے آگے بڑھی۔ پھر ایک دم اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھایا اور اسے اپنا دماغ پل بھر کے لیے گھومتا محسوس ہوا۔ اس نے بروقت دیوار کو تھام لیا ورنہ وہ یقیناً گر جاتی۔

نوال اور زینب دونوں نے اس کی یہ حالت دیکھ لی تھی اس لیے وہ دونوں اس کی جانب بڑھی۔

"کیا ہوا عزاہ؟" زینب نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"کچھ نہیں! بس یونہی چکر آ گیا۔" اس نے اپنی کنپٹی مسلتے ہوئے کہا۔ عزاہ اس کیفیت سے باہر آ گئی تھی مگر اسے اپنا دماغ ابھی بھی سن محسوس ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ایسا تو ہونا ہی تھا۔" زینب نے ڈانٹتے ہوئے کہا۔ "کھانے پینے کا تم بالکل بھی دھیان نہیں رکھتی ہو۔ اوپر سے ان دنوں تمہاری نیند بھی مکمل نہیں ہو رہی ہے۔ گھر جا کر تم اب بس آرام کرنا۔ طبیعت ٹھیک ہو تو ہی ہسپتال آنا ورنہ

یہاں آنے کی تمہیں کوئی ضرورت نہیں ہے ہم دونوں بھائی کا دھیان رکھنے کے لیے موجود ہیں۔"

نوال زینب کے برعکس خاموشی اور باریک بینی سے عزاہ کے چہرے کو پڑھ رہی تھی۔ عزاہ کے چہرے کی رنگت بھی پیلی پڑی ہوئی تھی جس پر نوال نے اب غور کیا تھا۔

"جی اچھا!" نوال کی نظروں سے بے نیاز عزاہ نے زینب کو جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

اس کے بعد وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی کمرے سے باہر نکل گئی۔

"آج کل کے بچے اپنا بالکل بھی دھیان نہیں رکھتے ہیں!" زینب سر نفی میں ہلاتے ہوئے واپس صوفے کی جانب بڑھنے لگی جبکہ نوال ابھی تک کمرے کے دروازے کے سامنے کھڑی تھی۔ان کی نگاہیں بہت گہری معلوم ہوتی تھیں۔

کیا وہ جو سوچ رہی تھی وہ سچ تھا؟

****

پارک سے نکل کر وہ دونوں ایک ساتھ چل رہے تھے۔ تھوڑی سی تلخ کلامی نے ان دونوں کے موڈ کو بری طرح آف کر دیا تھا۔وہ دونوں یونہی بائیک کے پاس پہنچ گئے۔

www.novelsclubb.com

زید بائیک پر بیٹھ کر اسے اسٹارٹ کرنے لگ گیا جبکہ جائی یانہ ہاتھ باندھے دوسری جانب دیکھ رہی تھی۔

جیسے ہی بائیک کا انجن اسٹارٹ ہوا جائی یانہ خاموشی سے زید کے پیچھے بیٹھ گئی۔

وہ دونوں خاموشی سے سفر کر رہے تھے جب کچھ دور جانے کے بعد بائیک سڑک پر چلتے چلتے رک گئی۔وہ سڑک خاصی سنسنان تھی اور کچھ حد تک اندھیری بھی۔

"اب اس کو کیا مسئلہ ہے؟" زید نے دوبارہ سے بائیک اسٹارٹ کرنے کی کوشش کی مگر بے سود۔

اس نے بار بار کوشش کی لیکن کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ جائی یا نہ بائیک پر سے اتر گئی۔ زید نے تین چار بار مزید کوشش کی مگر بائیک نے آج نہ چلنے کی قسم کھائی ہوئی تھی۔

"آج کا تو دن ہی خراب ہے!" زید نے بائیک کی تاروں میں ہاتھ مارتے ہوئے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں میرے ساتھ جو نکلے ہو دن اچھا کیسے ہو سکتا ہے!" جائی یانہ نے طنزیہ انداز میں کہا۔

زید نے ہاتھ اٹھا کر اسے روکا۔

"دیکھیں پلیز میں پہلے ہی پریشان ہوں، آپ اپنے طنز کسی اور دن استعمال کیجیے گا۔ زندگی عذاب بنا دی ہے میری!"

www.novelsclubb.com

اس کی بات سن کر جائی سیخ پا ہو گئی۔

"ٹھیک ہے میں نے زندگی خراب کی ہے نا تمہاری تو جا رہی ہوں میں! جی لو تم ایک بار پھر اپنی زندگی۔" پیر پٹختی ہوئی وہ سڑک پر سیدھا چلنے لگی۔

"رکے، رک جائیں!" وہ اسے پیچھے سے آواز لگا رہا تھا مگر جائی یانہ پیچھے نہیں دیکھ رہی تھی۔اس کی آنکھوں آنسو بھر گئے تھے۔غصے سے لال چہرے کے ساتھ وہ سیدھا چل رہی تھی۔

اچانک ایک بائیک مخالف سمت سے آتی دکھائی دی۔وہ بغیر رکے چلتی رہی۔ بائیک والے نے عین سامنے بائیک کھڑی کر دی جس کی وجہ سے وہ ٹھٹھک کر رک گئی۔اس بائیک پر دو آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔وہ دونوں آدمی شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھ رہے تھے۔جائی یانہ کو اپنے ارد گرد خطرے کی گھنٹیاں بجتی ہوئی محسوس ہوئی۔

"کیا ہوا میڈم؟ اکیلی کہاں جا رہی ہیں؟" بائیک چلانے والے آدمی نے اس سے شوخ انداز میں پوچھا۔ جائی یانہ کے اندر اب اتنی ہمت بھی نہیں رہی تھی کہ وہ بھاگ کر آگے یا پیچھے ہو جاتی۔

"کہے تو ہم چھوڑ دیتے ہیں۔" پیچھے بیٹھا شخص بائیک پر سے اتر رہا تھا۔ جائی یانہ نے پیچھے ہونا چاہا مگر اسے ایسا لگا کہ اس کے پاؤں زمین نے جکڑ لیے تھے۔

"آئے ہم آپ کو۔۔۔" اس آدمی کا ہاتھ جائی یانہ کو پکڑنے کے بہت قریب پہنچ گیا تھا جائی یانہ نے آنکھیں میچ لی۔

وہ آنکھیں بند کیے رکھی۔آدمی نے اسے نہیں پکڑا تھا بلکہ کچھ دیر بعد اس کے کراہنے کی آواز اس کے کان میں گونجی۔

جائی یانہ نے جیسے ہی آنکھیں کھولی۔اسے زید بالکل اپنے سامنے دکھائی دیا۔اس آدمی اور جائی یانہ کے درمیان میں جتنا فاصلہ تھا وہ سب زید نے پر کر دیا تھا۔وہ جائی یانہ کو بالکل چھپا گیا تھا۔اب نہ سامنے والا جائی یانہ کو دیکھ سکتا تھا اور نہ جائی یانہ اپنے آگے کے منظر کو دیکھ سکتی تھی۔

اس نے تھوڑا سا جھانک کر دیکھا تو اسے زید دوسرے آدمی کا ہاتھ پکڑے دکھائی دیا۔اس نے دوسرے آدمی کا ہاتھ مڑوڑا ہوا تھا۔جائی یانہ کا حلق سکھ گیا۔زید ان دونوں سے لڑ رہا تھا۔کس کے لیے؟

"چھوڑ میرا ہاتھ، میں کہتا ہوں چھوڑ!" دوسرے آدمی نے مچلتے ہوئے زید سے چیخ کر کہا مگر زید کی گرفت ہلکی سی کمزور نہیں پڑی تھی بلکہ مزید زور لگا دیا تھا۔

"آئندہ کے بعد کسی بھی عورت کی طرف ہاتھ بڑھانے سے پہلے یہ ضرور سوچ لیا کرنا اگر اس ہاتھ کو پکڑنے والا کوئی آ گیا تو تمہارا کیا ہو گا۔" زید نے چبا چبا کر کہا۔ پھر اس نے ہاتھ کو اس قدر بری طرح سے مروڑا کہ اس کی انسان کی ہڈی چیخ گئی۔ تکلیف کے مارے اس آدمی کی چیخیں بلند ہو گئی۔ بائیک پر بیٹھا شخص اپنے ساتھی کو خاموشی سے پٹتا دیکھ رہا تھا۔

زید نے یہی پر بس نہیں کی اس نے ہاتھ مروڑنے کے بعد اسے چھوڑ تو دیا مگر اپنی لات آدمی کے پیٹ پر مار دی اور وہ جو ہاتھ پکڑے بیٹھا تھا پیٹ پر اس قدر شدید ضرب لگنے پر اس کے چودہ طبق روشن ہو گئے۔

وہ زید کے سامنے زمین پر گر گیا تھا۔ زید ایک آخری دفعہ لات اس کے چہرے پر مار کر واپس مڑ گیا۔ اس نے جائی یانہ کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لیا اور آگے بڑھ گیا۔ وہ تقریباً جائی یانہ کو گھسٹتے ہوئے ہی چل رہا تھا۔ زید اس کی جانب قطعاً نہیں دیکھ رہا تھا۔ اس کی آنکھیں آگے کی جانب تھیں جبکہ جائی یانہ اس کے سپاٹ چہرے کو دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

پیچھے سے انہیں بائیک اسٹارٹ ہونے کی آواز آئی لیکن دونوں نے مڑ کر نہیں دیکھا۔ جائی یانہ کو لگا وہ لوگ واپس جا رہے ہونگے لیکن بائیک کی آواز دور

جانے کی بجائے ان کے قریب آ رہی تھی اور پھر ایسا ہوا وہ بائیک جائی یانہ کے عین عقب پر پہنچ گئی۔ زید نے ایک دم سے جائی یانہ کو اپنے بازو سے اپنی طرف کرنا چاہا مگر اس وقت بائیک چلانے والے آدمی نے چاقو زید کے بازو میں گھونپ دیا۔ بس ایک منٹ! ایک منٹ لگا بائیک سوار اور اس دوسرے آدمی کو فرار ہونے میں۔

اس کے بعد سڑک ایک بار پھر سنسان ہو گئی۔ زید نے تکلیف سے بازو اپنے سامنے کر لیا اور چاقو ہٹانے لگا۔

"زید!" وہ خوف و ہراس میں بس یہی نام لے پائی۔ اس کے سامنے زید کے بازو سے خون گر کر زمین پر گر رہا تھا۔ چاقو باہر نکالنے کی کوشش میں خون بہنے کی رفتار تیز ہو گئی تھی۔

اس نے چاقو ہٹا لیا لیکن خون بہے جا رہا تھا۔ جائی یانہ نے اپنے ڈوپٹے کا پلو زخم پر رکھنا چاہا مگر زید نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔

"زید ہم ہسپتال چلتے ہیں۔ تمہیں بہت بری چوٹ لگی ہے۔" جائی یانہ نے اس کا دوسرا بازو (جس پر چوٹ نہیں لگی تھی) تھام کر کہا۔ زید کا خون اس کے ہاتھوں پر بھی لگ گیا تھا۔ اس بار زید نے اس کا ہاتھ نہیں جھٹکا تھا۔

"ہم کہیں نہیں جا رہے ہیں۔ آپ خاموشی سے ہاسٹل جائیں آپ کو ہاسٹل چھوڑ کر میں خود ہسپتال جاؤں گا۔ اب آپ کو میں کہیں لے کر نہیں جا رہا

ہوں۔"زید نے چبا چبا کر ہر الفاظ ادا کیے تھے۔اس کے لہجے میں دبا دبا غصہ تھا۔ صاف ظاہر تھا اس نے بہت سے غصہ اپنے اندر دبایا ہوا تھا۔

جائی یانہ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے۔

"نہیں نہیں! میں بھی تمہارے ساتھ چلوں گی۔میں تمہیں یوں نہیں چھوڑوں گی۔تمہارا بہت زیادہ خون۔۔"

www.novelsclubb.com

"میں نے کہا نا کہ۔۔۔۔"زید نے اس قدر زور سے بات کاٹ کر اپنی بات کہی تھی کہ جائی یانہ ایک دم ڈر کر اس سے ایک قدم پیچھے ہو گئی۔زید نے جب اسے سہم کر اسے پیچھے ہوتے دیکھا تو اس کی زبان رک گئی۔

جائی یانہ آنکھیں پھیلائے اسے دیکھتی رہی جبکہ وہ زمین پر دیکھتے ہوئے لمبے لمبے سانس بھرنے لگا۔

پھر وہ خاموشی سے قدم لیتا ہوا بائیک پر بیٹھ گیا۔ جائی یانہ بھی مرے مرے قدموں سے بڑھتے ہوئے بائیک پر اس کے پیچھے بیٹھ گئی۔ اس نے اب کی بار بائیک کے انجن کو اسٹارٹ کیا تو وہ ایسے چلا جیسے کبھی خراب ہی نہیں ہوا تھا۔

زید نے بائیک اسٹارٹ کر دی تھی مگر اپنے بازو پر زخم لگنے کی وجہ سے وہ بائیک زیادہ رفتار میں نہیں چلا رہا تھا۔ وہ بائیک یونہی سڑکوں پر دوڑاتا رہا۔ جائی یانہ غائب دماغی سے یونہی راستوں کو تکتی رہی۔

پھر ایک دم سے بائیک جھٹکے سے رکی۔ جائی یانہ کی حیرت کی انتہا نہیں رہی جب اس نے بائیک کو ہسپتال کے سامنے رکتا دیکھا۔

****

کمرے میں اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ کمرے کے باہر راہداری میں جلتے بلب نے کمرے کو روشن کیا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

ایسے میں اگر ہم بیڈ پر جھانکے تو بیڈ پر لیٹا ایک نفوس بار بار کروٹیں بدلتا دکھائی دے گا۔ اگر غور کرو تو اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھی اور کمرے میں

روشنی کی کمی کے باوجود اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔جب اسے کسی کروٹ چین نہیں ملا تو وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔اس نے ایک نظر گھڑی پر ڈالی جو رات کے بارہ بجا رہی تھی اور دوسری نظر بیڈ کی دوسری طرف لیٹے اپنے شوہر پر ڈالی جو ہر چیز سے لاپرواآرام سے سو رہا تھا۔

عزاہ کو شدید بے چینی ہو رہی تھی۔اس کو ایسا لگ رہا تھا ہسپتال میں کھایا رات کا کھانا اس کے سینے میں کہیں اٹک گیا ہے۔عجیب سی طرح سے اس کا دماغ سن ہوئے جا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ سر ہاتھوں میں گرا کر بیٹھ گئی۔اس کے ساتھ لیٹے شایان کی آنکھ ذرا سی کھلی تو اس نے عزاہ کو یوں بیٹھا دیکھ کر اکتائے ہوئے انداز میں پوچھا۔

"اب تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ کہیں تمہارا باپ تو۔۔"اس سے پہلے شایان کی بات پوری ہو پاتی عزاہ جھٹکے سے بیڈ پر سے کھڑی ہوئی اور بھاگتی ہوئی باتھ روم کی جانب بڑھی۔وہ جلدی سے بیسن پر جھک گئی۔سارا کھانا جو اس نے کھایا تھا وہ قے کی صورت میں نکل گیا تھا۔

کچھ دیر بعد جب عزاہ باتھ روم سے واپس کمرے میں آئی تو شایان اسے گھورتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم باپ بیٹی نے کیا راتوں میں بیماری کا ناٹک رچایا ہوا ہے۔سکون سے دو گھڑی سونا بھی عذاب کیا ہوا ہے تم لوگوں نے۔اب میں سو رہا ہوں اگر اب

تمہاری وجہ سے میری نیند ڈسٹرب ہوئی تو میں بتا رہا ہوں تمہیں دھکے دے کر کمرے سے نکالوں گا۔"

یہ کہتے ہوئے شایان واپس لیٹ کر سو گیا جبکہ عزاہ اپنا سر پکڑے بیڈ پر بیٹھ گئی۔اسے اپنا آپ بہت کمزور محسوس ہو رہا تھا۔ایسا لگتا تھا اس میں ذرا برابر بھی طاقت نہیں رہی تھی۔

****

www.novelsclubb.com

ہسپتال کی راہداری میں وہ بار بار چکر لگا رہی تھی۔ایمرجنسی وارڈ کے وہ بالکل باہر کھڑی تھی۔زید اندر اپنی مرہم پٹی کروا رہا تھا۔

چاقو کے وار کی وجہ سے ہسپتال کے عملے کو معاملہ سنجیدہ نوعیت کا لگ رہا تھا اور وہ اسی وجہ سے پولیس کو مطلع کرنا چاہتے تھے۔ان دونوں نے عملے سے ہزاروں جھوٹ اور بہانے بنا کر ان کو زید کے علاج کے لیے راضی کیا تھا۔جب وہ لوگ زید کو ٹریٹمنٹ دینے کے لیے راضی ہو گئے اور زید کو ایمرجنسی وارڈ میں لے گئے اس کے بعد جائی یانہ نے ہاسٹل انتظامیہ کو کال کر کے اپنی مجبوری بتادی۔انہوں نے کسی بھی قسم کی مزاحمت نہیں کی اور جائی یانہ کو ہسپتال رکنے کی اجازت دے دی۔

اب جائی یانہ وارڈ کے باہر ہی کھڑی تھی۔اسے انتظار تھا زید کب باہر آئے گا۔تقریباً آدھے گھنٹے بعد جائی یانہ چلتے چلتے تھک گئی اور ہسپتال کی کرسی پر بیٹھ گئی تب جا کر زید اسے وارڈ سے باہر نکلتا دکھائی دیا۔

شرٹ کی آستین چڑھی ہوئی تھی۔اس سے بازو میں سفید بندھی پٹی اچھے سے دکھائی دیتی تھی۔پٹی کے عین وسط پر مہرون رنگ کا داغ بھی تھا۔جائی یانہ نے اسے آتا دیکھا تو اس کے پاس ہی آ گئی اور اس کے بازو کو ہی دیکھتی رہی۔

اس احساس نے کب سے اس کے دل کو بھاری کیا ہوا تھا کہ زید کو چوٹ اس کی وجہ سے لگی تھی۔اب پٹی میں بندھے اس کے بازو کو دیکھ کر یہ بوجھ اس قدر شدید ہو گیا کہ اسے چھپانا جائی یانہ کے لیے نا ممکن ہو گیا۔

اس کی آنکھوں میں انسو بھر آئے جسے چھپانے کے لیے جائی یانہ نے جلدی سے اپنی آنکھوں کو رگڑا۔وہ خود کو سنبھالنا چاہتی تھی۔زید اس کو یوں روتا دیکھ چکا تھا۔اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔

"آپ رو کیوں رہی ہیں؟"

اور پھر بس! جائی یانہ جو چھپانے کی کوشش کر رہی تھی اس نے یہ کوشش بھی ترک کر دی اور آنسو زور و شور سے اس کے گالوں میں بہنے لگ گئی۔ زید نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھنا چاہا مگر وہ جھٹک کر ہسپتال سے باہر جانے کے لیے قدم بڑھانے لگ گئی۔ زید بھی اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگ گیا۔

ہسپتال سے نکل کر جب وہ دونوں بائیک کے پاس پہنچیں تو زید بائیک پر بیٹھنے کی بجائے جائی یانہ کے بالکل سامنے کھڑا ہو گیا۔ جائی یانہ نے اپنا رخ دوسری طرف کر لیا۔

زید نے اس کا کندھا پکڑ کر اس کا رخ اپنی جانب کیا اور اپنے ہاتھ کو اس کے کندھے پر ہی رکھ کر اس سے نرم لہجے میں پوچھنے لگا۔

"اس وقت میں نے آپ سے غلط طریقے سے بات کی تھی۔ آپ اسی وجہ سے ناراض ہے، ہے ناں؟"

جائی یانہ نے ترگالوں کے ساتھ نفی میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

"پھر کیوں رو رہی ہیں آپ؟" وہ قدرے جھک کر اس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔

"میرا دل کر رہا ہے۔" اس نے روتے ہوئے جب یہ کہا تو زید کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی جسے اس نے بروقت دبا دیا۔

"منع تو اب میں کروں گا نہیں کیونکہ سنیں گی تو آپ بس اپنے دل کی بھلے کوئی دوسرا مر ہی کیوں نہ رہا ہو۔"

زید کی بات سن کر جو وہ پہلے ہی وہ شرمندہ تھی کچھ اور شرمندہ ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

"میری وجہ سے تمہیں یہ چوٹ لگی ہے۔" وہ پوچھ رہی تھی یا بتا رہی تھی زید سمجھ نہ سکا۔

"ہاں لگی تو خیر آپ کی ہی وجہ سے ہے۔"

"مجھے اس وقت غصہ آ رہا تھا تم نے جس طرح مجھے بولا بس اسی کے ری ایکشن پر میں میں تمہاری مزید کوئی بات نہیں سننا چاہتی تھی مجھے نہیں پتہ تھا یہ سب کچھ ہو جائے گا۔" یہ کہہ کر وہ زید کا بازو پکڑ کر رونے لگ گئی اور کچھ دیر تک زار و قطار روتی رہی۔ زید نے اسے رونے دیا جب جائی یانہ کے رونے کی شدت میں کچھ کمی آئی تو زید نرمی سے بولا۔

www.novelsclubb.com

"محترمہ! آپ بھول رہی ہے آپ اسی بازو کو زور سے پکڑے ہوئے ہیں جس پر کچھ دیر پہلے دو گنڈے چاقو مار کر گئے ہیں۔ اگر رونے کے لیے بازو چاہیے تو ماشاءاللہ سے اللہ نے مجھے دوسرا بازو بھی عطا کیا ہے۔"

اس کے یہ کہنے کی دیر تھی جائی یا نہ ایک پل میں اس سے دور ہوئی۔ اس نے گیلے گالوں کو ڈوپٹے سے صاف کیا۔

"ویسے ایک بات بولوں غلطی میری بھی ہے۔ میں نے بھی غصے میں آپ کو بہت کچھ کہا ہے۔ مجھے واقعی میں آپ سے ایسے بات نہیں کرنی چاہیے تھی۔ مجھے معاف کر دیں۔"

جائی یانہ نے جواب میں کچھ نہیں کہا بس خاموشی سے کھڑی رہی۔زید نے اسے یوں خاموش دیکھا تو اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور نرم مسکراہٹ لیے بولا۔

"فرینڈز؟" جائی یانہ نے پہلے اس کے مسکراتے ہوئے چہرے کو دیکھا اور پھر اس کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو اس کے بعد اس کا ہاتھ تھام لیا۔

"فرینڈز!" ان دونوں نے ایک ساتھ ہاتھوں کو جھٹکا اور نرمی سے ایک دوسرے سے الگ کیا۔

www.novelsclubb.com

اس کے بعد زید بائیک پر بیٹھ گیا جبکہ جائی یانہ پیچھے ہو کر بیٹھ گئی۔زید نے بائیک اسٹارٹ کر دی۔

کچھ دیر بعد ان کی بائیک ہاسٹل کے باہر کھڑی ہوئی تھی۔ جائی یا نہ بائیک پر سے اتر گئی اور اس کے بالکل سامنے کھڑی ہو گئی۔

"میں نے بجو کو جواب دینا ہے اس لیے تم مجھے صاف صاف بتا دو تم ہماری مدد کر سکتے ہو یا نہیں؟ اگر تم نہیں بھی کرنا چاہتے ہو تو بھی کوئی بات نہیں ہے، ہم تم پر زور نہیں ڈالیں گے۔ منع کرنے کا تمہارا پورا حق ہے۔"

"آپ فکر نہ کریں۔ میں آپ کا کام کر دوں گا بس مجھے تھوڑا سا وقت چاہیے۔ مجھے یقین ہے کہ اب وقت آپ لوگ مجھے ضرور دیں گے۔" اس کے بعد زید بھی بائیک پر سے اترنے لگا۔

"تم کہاں جا رہے ہو؟" جائی یانہ نے اسے بائیک پر اترتے دیکھا تو پوچھا۔ زید بائیک پر لاک لگاتے ہوئے بولا۔

"اتنی رات ہو گئی ہے اب آپ یوں اکیلی جائیں گی تو ہاسٹل والوں کی نظروں میں آپ مشکوک ہو جائیں گی۔"

"میں نے بات کر لی تھی۔ کچھ نہیں ہوتا۔ تم جاؤ اور آرام کرو۔" جائی یانہ نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں پھر بھی، وہ ہم دونوں کو یوں دیکھیں گے تو سمجھ جائیں گے کہ واقعی میں ہمارا ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔ آپ جھوٹ نہیں بول رہی ہیں۔"

یہ کہہ کر زید ہاسٹل کے گیٹ کی طرف جانے لگا۔ جائی یانہ نے کندھے اچکائے اور اس کے پیچھے ہو لی۔

****

www.novelsclubb.com

رات کے بعد صبح کا سویرا ہر سو چھا گیا۔ اسلام آباد کے رہائشی معمول کے مطابق اپنا کام کرنے میں مصروف ہو گئے تھے لیکن کچھ ایسے بھی تھے جن کی زندگی بالکل ساکن تھی۔ ان کے پاس کوئی کام، کچھ بھی کرنے کو نہیں تھا۔

ایسے ہی لوگوں میں ایک سنہری آنکھوں والی لڑکی بھی تھی جو اس وقت کمرے میں قید اپنے بستر پر لیٹی ہوئی تھی۔ دن ہو یا رات اس کی زندگی کو اب کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ ایک جمود اس کی زندگی پر طاری ہو گیا تھا۔

دروازہ کھلنے کی آواز آئی مگر وہ نہیں اٹھی۔ وہ جانتی تھی کہ کون آیا ہے۔

"تم نے مجھے ایک دو دن پہلے بلایا تھا؟" آواز میں چڑانے والا تاثر تھا۔

"ہاں بلایا تھا۔" وہ چت لیٹی چھت کو گھورتے ہوئے بولی۔ اسے اس وقت یوں کوئی بھی دیکھتا تو اس کے تصور میں ایک لاش کا خاکہ ضرور بنتا۔ زندہ لاش کا!

"کیا بات کرنی تھی؟" مردانہ آواز گفتگو طویل کر رہی تھی۔ شاید اس کے پاس آج وقت ہی وقت تھا۔

"بات کرنی تھی، اب نہیں کرنی ہے۔" اسی انداز میں چبا چبا کر جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

"کیوں؟ اب کیوں نہیں؟"

"جو بات تم سے پوچھنی تھی وہ تمہاری بہن بتا گئی ہے۔ مطلب بات سے تھا، بات بتانے والے سے نہیں۔ تم اب چاہو تو جا سکتے ہو۔"

"تم مجھے نکال رہی ہو میرے ہی گھر کے کمرے سے؟" مردانہ آواز میں کچھ ناگواری چھا چکی تھی۔

سنہری آنکھوں میں نمی کے ساتھ تلخی بھر گئی۔ وہ استہزایہ مسکرائی۔

www.novelsclubb.com

"میں کون ہوتی ہوں کسی کو نکالنے والی۔ تم نے شاید لفظوں پر غور نہیں کیا۔ میں نے تم سے کہا ہے تم اب چاہو تو جا سکتے ہو۔ اس بات پر بھی تمہاری چاہت کو اوپر رکھا ہے میں نے آریان!"

ایک پل بھی ایسا نہیں تھا جس میں عالیہ نے آریان کی طرف دیکھا ہو۔ وہ سارا وقت چہرہ اوپر کیے ہوئے تھی۔

آریان اب الجھی ہوئی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"لگ رہا ہے اتنے دن ایک ہی کمرے میں پڑے پڑے تمہارا دماغ خراب ہو چکا ہے۔ اسی لیے اتنی بہکی بہکی باتیں کر رہی ہو"

"شاید!" اس نے نہ تردید کی نہ کھل کر تصدیق۔

آریان اسے یونہی دیکھتا رہا اور پھر کچھ لمحات بعد باہر چلا گیا۔

جیسے ہی آریان باہر گیا عالیہ نے چہرہ موڑ کر اس دروازے کو دیکھا جس سے وہ باہر گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس کی آنکھوں میں نمی بھرنے لگ گئیں۔ اسے بہت رونا آرہا تھا۔

بہت زیادہ!

****

ہاسٹل کے کمرے میں اگر جھانکیں تو جائی یا نہ اس وقت چہرہ لٹکائے شرمندہ نگاہوں سے جے ٹی کو دیکھ رہی تھی جو بس خاموشی سے اپنے سرخ رنگ کے دوپٹے کو دیکھ رہی تھی۔اس ڈوپٹے پر اگر غور کرو تو خون کے لال دھبے مبہم سے دکھائی دے رہے تھے۔

"آئی ایم سوری جے ٹی،اس وقت صورتحال ہی کچھ ایسی تھی کہ میں دھیان ہی نہیں دے پائی تمہارے ڈوپٹے پر یوں خون لگ سکتا ہے۔میں تو تمہیں منع بھی کر رہی تھی لیکن تم ہی نہیں مان رہی تھی۔"

جے ٹی خاموشی سے ڈوپٹے کو ہی تکتی رہی۔ جائی یانہ کی پریشانی میں اب کچھ اضافہ ہو چکا تھا۔ وہ جے ٹی کے پاس گئی اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

"دیکھو تم اگر کہو گی تو میں تمہیں اس سے بھی اچھا کوئی نیا برینڈڈ سا جوڑا لا دوں گی۔ پلیز مان جاؤ!"

"تم بہت لکی ہو جائی یانہ!" جے ٹی نے کھوئے کھوئے ہوئے سے لہجے میں کہا۔ جائی یانہ چونک گئی۔ جے ٹی اپنی رو میں کہنے لگی۔

"تمہیں بچانے کے لیے ایک شخص نے اپنی پروا نہیں کی۔ وہ چاقو تمہیں لگنے جا رہا تھا مگر اس نے بروقت تمہیں بچانا چاہا اس میں اس کا اپنا بازو زخمی ہو گیا۔ وہ چاہتا تو تمہیں اس صورتحال میں چھوڑ کر جا سکتا تھا لیکن نہیں، وہ نہیں گیا۔"

جے ٹی اب اپنے ڈوپٹے کو تہہ لگانے لگ گئی۔

"پتہ ہے ایک دفعہ میں بھی ایسی صورتحال میں پھنسی تھی۔ میں اور میرا بوائے فرینڈ ایک پارٹی سے واپس آ رہے تھے۔ راستے میں چوروں نے ہمارے اوپر حملہ کر لیا۔ ہمارے پیسے، موبائل اور میرے بوائے فرینڈ کی گاڑی لے لی۔ چور چاہتے تھے کہ گاڑی میں ان لوگوں کے ساتھ میں بھی جاؤں۔ ان کا یہ ارادہ جان کر میرے اوسان خطا ہو گئے تھے میں نے چیخ چیخ کر اپنے بوائے فرینڈ کو میری مدد

کرنے کو کہا مگر وہ کسی کی بھی بات سنیں بغیر وہاں سے بھاگ گیا۔ میری قسمت اچھی تھی کہ ایک پولیس موبائل وہاں سے گزر گئی اور میری جان بچ گئی ورنہ آج میں یہاں تو کم از کم نہیں ہوتی۔"

جے ٹی اپنی سناتے ہوئے پورا ڈوپٹہ سمیٹ چکی تھی۔ پھر اس نے ڈوپٹہ جائی یانہ کی طرف بڑھایا۔ جائی یانہ ناسمجھی سے ڈوپٹہ دیکھتی رہی۔ اس نے اسے پکڑا نہیں۔

"تمہارا شوہر تم سے سچی محبت کرتا ہے جائی یانہ! اس کا ثبوت ڈوپٹے پر لگا اس کا خون ہے۔ مرد جب کسی عورت کو چاہتا ہے تو ایک پل کے لیے بھی اس کا کسی دوسرے آدمی کے پاس ہونے کا خیال اس کی روح قبض کر ڈالتا ہے۔ وہ کسی انمول خزانے کی طرح اپنی عورت کو سمجھتا ہے اور اس کا محافظ بنے رہتا ہے۔ مرد

اپنی محبت کا اظہار تحافظ اور عزت سے کرتا ہے اور تمہارے منہ سے زید کی باتوں کو سن کر میں جان گئی ہوں زید تمہاری عزت اور حفاظت دونوں کرتا ہے۔ تم اس کی سچی محبت ہو!"

جائی یانہ بالکل خاموش رہی۔ اس کے پاس کہنے کو کچھ نہیں رہا تھا۔

جے ٹی نے ڈوپٹہ پکڑے ہاتھ کو تھوڑا اور جائی یانہ کے قریب کیا اور کہا۔

"یہ تم رکھ لو۔ جب جب تم اس ڈوپٹے کو دیکھو گی تمہارے دل میں اپنے شوہر کے لیے عزت ضرور بڑھے گی۔ میں اپنی اس لال قمیض کے اوپر کوئی دوسرا لال ڈوپٹہ لے آؤں گی۔ اب تم تیار ہو جاؤ تمہیں یقیناً یونیورسٹی سے دیر ہو رہی ہے۔" جائی یانہ نے ڈوپٹہ کچھ بھی کہے بغیر تھام لیا۔

اس کے بعد جے ٹی اپنی قمیض کو سمیٹنے لگی جبکہ جائی یانہ خالی نظروں سے اس ڈوپٹے کو دیکھنے لگی۔

****

عزاہ کی طبیعت صبح مزید خراب ہو گئی۔ عزاہ کو بیڈ پر سے اٹھنا بھی محال لگتا تھا۔ اس نے کال کر کے زینب کو اپنی طبیعت کا بتایا تو انہوں نے سختی سے اسے ہسپتال آنے سے منع کر دیا۔

www.novelsclubb.com

عزاہ کی حالت ایسی تھی اگر زینب اسے منع نہ بھی کرتی تو بھی وہ ہسپتال نہیں جاسکتی تھی۔ وہ اب ایک قدم بھی چل رہی تھی تو اسے چکر آرہے تھے۔

شایان تو اسے اس کے حال پر چھوڑ کر آفس کے لیے نکل گیا جبکہ نمرہ نے کمرے میں آنا ہی مناسب نہیں سمجھا۔ وہ بیماری کی حالت میں یونہی کمرے میں پڑی رہی۔

اسے اب پھپھو کا انتظار تھا۔ پھپھو ہی اسے ہسپتال ڈاکٹر کے پاس لے کر جاسکتی تھی یا شایان کو اس کے ساتھ بھیج سکتی تھی۔ باقی کسی کو بھی یہاں کہنا فضول تھا۔

****

صبح کا اجلا سورج اب شام کے ڈھلتے آفتاب میں بدل گیا ہے۔ایسے میں اگر ہم اشفاق کے گھر آئے تو گھر کے مالکان اپنے گھر واپس آ چکے تھے۔کمروں کا جائزہ لیں تو نوال اور اشفاق کے مشترکہ کمرے میں اشفاق صاحب بیڈ کے تاج سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔وہ گہری سوچ میں مگن تھے۔کمرے میں بیڈ کے عین اوپر لگے پنکھے کے چلنے کی آواز ہی گونج رہی تھی۔وہ نقصان اور بے عزتی کے شاک سے نکل آئے تھے۔وہ اب آگے کا لائحہ عمل طے کر رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

اشفاق صاحب کی سوچ میں مخل کمرے میں داخل ہوتی نوال نے دیا۔

نوال اشفاق صاحب کی سوچوں سے بے نیاز اپنے ہاتھ میں پکڑے سوپ کے

پیالے کو دیکھ رہی تھی۔ گرم مائع کے اندر تیرتے گاجر، مٹر اور دیگر اجزا کے ٹکڑے نوال پیالے میں موجود چمچ سے گھما رہی تھیں۔

"یہ لیں!" وہ اشفاق کے عین سامنے بیٹھ گئیں۔

اشفاق صاحب نے غور سے دیکھا۔ فربہ جسم اب کچھ کچھ کمزور دکھائی دینے لگ گیا تھا۔ آنکھوں اور چہرے کے ارد گرد جھریاں بھی نمایاں دکھائی دیتی تھی۔ بال ہمیشہ کی طرح ڈوپٹے سے اچھے سے چھپائے ہوئے تھے اور سنہری آنکھیں اداسی کی نشاندہی کرتی تھی۔

www.novelsclubb.com

کیا یہ سالوں پرانی وہی نوال تھی جس کے ساتھ انہوں نے اپنا بچپن اور جوانی گزار دیے تھے؟ جوانی کا تو پتہ نہیں ہاں مگر یہ نوال بچپن سے بالکل الگ تھی۔ یہ وہ نوال نہیں تھی جو ایک زمانے میں انہیں پسند تھی، جس سے شاید انہیں کبھی محبت بھی تھی۔ یہ تو وہ نوال تھی جو ایک بوجھ تھی اور جسے اس کے چچا نے اپنے احسانات کے عوض بوجھ ہی کی طرح اس کے سر پر لادا تھا۔ اس کا کردار اشفاق کی نظروں میں مشکوک تھا جس کی وجہ سے وہ بالکل بے وقعت بن گئی تھی۔

بعض اوقات صدیاں گزر جاتی ہے ایک انسان کو چاہتے چاہتے اور بعض اوقات پل بھر میں ایک انسان ہمارے لیے بے معنی ہو جاتا ہے۔

www.novelsclubb.com

نوال نے جب سوپ سے بھرا چمچ اشفاق کی جانب بڑھایا اسی وقت ان پر یہ ادراک ہوا اشفاق انہیں گہری نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں۔

نوال نے چمچ آگے بڑھاتے ہوئے ہی آرام سے پوچھا۔

"کیا دیکھ رہے ہیں؟"

اشفاق نے سر نفی میں ہلایا اور چمچ منہ میں لے لی۔

اس کے بعد نوال اشفاق کو سوپ پلانے میں مگن ہو گئی۔ جیسے ہی سوپ کا آخری چمچ اشفاق کے منہ میں گیا، نوال اپنی جگہ پر سے کھڑی ہونے لگ گئی۔

www.novelsclubb.com

"تم سے بات کرنی ہے!" نوال جو اٹھنے والی تھی، اٹھتے اٹھتے دوبارہ بیٹھ گئیں۔

"جی بولیں!" نوال کا انداز بے نیاز تھا۔

"میں پرانے گھر اور چچا کی دوکان کو بیچنے کا سوچ رہا ہوں۔"

اشفاق کی بات سن کر نوال نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اشفاق کو دیکھا۔ ان آنکھوں میں بے یقینی ہی بے یقینی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں اشفاق!؟"

"صحیح کہہ رہا ہوں میں، میری کمپنی کو بینک والوں نے ضبط کر لیا ہے۔ میرے پاس اتنے پیسے نہیں ہے کہ میں اس کمپنی کو دوبارہ حاصل کر پاؤں۔اب ایک یہی حل مجھے نظر آرہا ہے کہ پرانے محلے والی ہماری جائیداد کو بیچ کر کسی دوسری جگہ انویسٹ کر دوں۔"

"اگر آپ کو پیسے چاہیے تو یہ گھر بیچ دیں، وہ ہمارا پرانا گھر ہے۔میں نے وہاں اپنا بچپن گزارا ہے۔میں اس گھر کے بکنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی ہوں۔"نوال نے دوسرا حل پیش کیا۔وہ ہر صورت اشفاق کو اپنے ارادے سے باز کرنا چاہتی تھیں۔

"یہ گھر جائی یانہ کے نام ہے جب تک اس کے دستخط نہیں ہونگے میں اسے کیسے بیچوں گا اور ویسے بھی پرانا گھر ہمارے کسی کام کا بھی نہیں ہے۔ تم نے ادھر کوئی کامیابی کے جھنڈے نہیں گاڑے تھے جو اس گھر کو بیچنے سے تمہیں تکلیف مل رہی ہے۔"

اشفاق نے سخت لہجے میں نوال کو باور کروادیا۔ وہ کسی صورت اپنا ارادہ نہیں بدلیں گے۔ نوال سخت قسم کے دباؤ کا شکار ہو گئی تھیں۔

اشفاق اپنی رو میں بولتے رہے۔"وہ تو اچھا ہوا میں نے اچھے وقتوں میں ہی زینب اور ام ہانی کو ان کا حصہ دے دیا اور گھر اور دوکان اپنے نام کروالی۔ اگر ہمارے پاس یہ اثاثہ نہیں ہوتا تو ابھی تو ہم بالکل کنگال ہوتے۔"

نوال اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئیں اور آہستہ آہستہ کمرے کی دروازے کی جانب بڑھنے لگیں۔

پھر ایک دم وہ رکی اور مڑ کر اشفاق کو دیکھا جو کافی پر سکون دکھائی دیتے تھے۔

"آپ میری ایک بات مانیں گے؟"

www.novelsclubb.com

"بولیں؟"

"گھر بیچنے سے پہلے ایک بار میں اس گھر جانا چاہتی ہوں۔ کیا میں وہاں جا سکتی ہوں؟"

اشفاق کے چہرے پر ایک دم سے ناگواری چھا گئی لیکن جب وہ بولیں تو بس اتنا ہی۔

"چلی جایئے گا۔"

www.novelsclubb.com

نوال واپس مڑ گئیں اور کمرے سے باہر چلی گئیں۔

****

زینب نے بمشکل آنکھیں کھولیں۔ کھڑکی سے آتی گہرے نیلے رنگ کی روشنی کمرے کے اندھیرے میں کچھ روشنی ڈال رہی تھی۔ زینب نے اٹھ کر موبائل اٹھایا تو اس پر شام کے سات بج رہے تھے۔ زینب نے اپنی دوبارہ بند ہوتی آنکھوں کو قابو میں لیا اور بمشکل اٹھ کر بیٹھ گئیں۔

اشفاق اور نوال کو گھر چھوڑ دینے کے بعد زینب خود بھی اپنے گھر آ گئیں۔ وہ دو راتوں سے بے آرام رہی تھیں۔ تھکن سے وہ چور چور تھی۔ اس لیے جیسے ہی وہ اپنے کمرے میں آ کر بیڈ پر لیٹی نیند فوراً ان پر آشکار ہوئی۔ اب اتنے گھنٹوں بعد جب وہ گہری نیند سے اٹھیں تو انہیں اپنا دماغ بالکل خالی محسوس ہو رہا تھا۔ کچھ دیر یونہی بے مقصد بیڈ پر بیٹھے رہنے کے بعد زینب اٹھ کر منہ ہاتھ دھونے کی غرض سے باتھ روم کی جانب بڑھ گئیں۔

کچھ لمحات بعد زینب راہداری میں چلتی ہوئی دکھائی دی۔ دو دنوں بعد وہ اپنے گھر کا مکمل جائزہ لینے لگی تھیں کہ ان کی غیر موجودگی میں ملازموں نے اپنا کام صحیح سے کیا بھی تھا یا نہیں؟

چلتے چلتے جب وہ کچن میں آئی تو انہوں نے ایک ملازمہ کو کچن میں کھانا پکاتے ہوئے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"عزاہ کہاں پر ہے؟"

"بیگم صاحبہ، بی بی جی تو صبح سے کمرے میں ہیں۔ ابھی تک باہر ہی نہیں نکلی اپنے کمرے سے!"

ملازمہ کی بات سن کر زینب کا ہاتھ بے اختیار اپنے سر پر گیا۔ صبح عزاہ نے انہیں بتایا تھا کہ اس کی طبیعت خراب ہے مگر گھر واپسی پر اتنی تھکن کی وجہ سے وہ ہر بات بھول گئی تھیں۔

وہ کچن سے باہر نکل گئیں اور اب ان کے قدم شایان کے کمرے کی جانب تھے۔ زینب کمرے کے باہر کھڑی ہو گئیں اور دروازہ کھٹکھٹانے لگی۔ جب اندر سے کوئی رد عمل نہیں آیا تو زینب کی تشویش میں اضافہ ہو گیا۔ انہوں نے کمرے کا دروازہ کھولا اور اندر آ گئیں۔ کمرے میں ہر سو اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ زینب نے کمرے کی دیوار پر لگے سوئچ بورڈ پر ہاتھ مارا اور کمرے کی بتیاں جلائی۔

کمرا جب دیکھنے کے قابل ہوا تو انہیں بیڈ پر اوندھے منہ لیٹی عزاہ دکھائی دی۔زینب فوراً عزاہ کے پاس آئیں۔

"عزاہ! عزاہ بیٹا!"

کوئی بھی رد عمل دیے بغیر عزاہ خاموشی سے آنکھیں بند کیے لیٹی رہی۔

www.novelsclubb.com

زینب نے کندھا ہلا کر اسے اٹھانا چاہا مگر وہ تب بھی نہیں اٹھی۔زینب عزاہ سے دور ہوئی اور کچھ پل کے لیے اسے تکتی رہی۔پھر بھاگتے ہوئے وہ اپنے

کمرے کی جانب بڑھی۔ کمرے کے راستے کے دوران انہوں نے چیخ کر ڈرائیور کو گاڑی نکالنے کا کہا۔

اپنے کمرے میں پہنچ کر زینب نے موبائل اٹھایا اور نمبر ڈائل کر کے موبائل کان پر لگایا۔ جیسے ہی دوسری جانب سے کال اٹھائی گئی زینب نے اسے کوئی بات کرنے کا موقع نہیں دیا۔

"شایان جلدی سے ہسپتال پہنچو۔ عزاہ بے ہوش ہو گئی ہے۔ میں اسے ہسپتال لے کر جا رہی ہوں۔"

www.novelsclubb.com

زینب نے یہ کہہ کر کال کاٹ دی اور موبائل اپنے پرس پر رکھ کر وہ بھاگتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئیں۔ پیچھے ان کے کمرے کی دیواریں انہیں تب تک تکتی رہی جب تک وہ ان کی نگاہوں سے اوجھل نہ ہو گئی۔

****

شام کے سایے سڑک پر بھی پھیل گئے تھے۔ سڑک کے کناروں پر لگے اسٹریٹ پولز اندھیرا بڑھتے دیکھ کر اپنے بلب جلانے پر مجبور ہو گئے۔ ایسا ہی ایک سٹریٹ پول بس اسٹاپ کے پاس بھی تھا جس کے بینچ پر وہ بیٹھی ہوئی تھی۔

نگاہیں سڑک کے کناروں ہر جمائے وہ اپنی بس کے آنے کا انتظار کر رہی تھی۔ کچھ لمحات بعد لال رنگ کی بس اس کے سامنے رک گئی۔ وہ آرام سے بس کے سامنے گئی اور اس پر سوار ہو گئی۔

بس میں اپنا راستہ بناتے ہوئے وہ سیٹ کے لیے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی جب ایک مردانہ ہاتھ نے اس کی کلائی پکڑی اور ساتھ موجود اپنی سیٹ پر اسے بٹھایا۔ جائی یانہ اس سے پہلے تھپڑ اس شخص کے منہ پر مارتی، اس شخص نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ نے ٹھہر کر دیکھا تو یہ شخص کوئی اور نہیں بلکہ زید تھا۔ پینٹ شرٹ پر گھنگرالے بالوں کو لاپرواسا چھوڑے وہ دلفریب مسکراہٹ کے ساتھ جائی یانہ کو دیکھا جو ابھی تک حالات پر ہکا بکا تھی۔

"تم! تم یہاں کیا کر رہے ہو؟" جائی یانہ نے دھیمی آواز میں اس سے پوچھا۔

"پبلک ٹرانسپورٹ ہے، کوئی بھی کہیں بھی ہو سکتا ہے۔" اس نے آرام سے اسے بتایا۔

اس کے ہاتھ میں ابھی تک جائی یانہ کی کلائی تھی مگر اس کی گرفت ہلکی ہو چکی تھی جبکہ جائی یانہ کا دوسرا ہاتھ وہ کب کا چھوڑ چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں جانتی ہوں یہ پبلک ٹرانسپورٹ ہے مگر تمہارے پاس تو تمہاری اپنی بائیک ہے ناں؟"

"میرے بازو پر زور پڑ رہا تھا۔اس لیے ابھی میں اسے نہیں چلا رہا ہوں۔"

"اچھا!" جائی یانہ نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا پھر اچانک سے اسے کچھ یاد آیا۔ "لیکن یہ تو تمہارے ورکنگ ہاورز ہے ناں، تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ تمہیں تو اپنی دوکان پر ہونا چاہیے تھا ناں؟"

www.novelsclubb.com

"ہونا تو چاہیے تھا مگر جب میرے دوکان کے مالک کو پتہ چلا میرا بازو زخمی ہیں تو اس نے خود ہی مجھے دو دنوں کی چھٹی دے دی۔"

"دو دنوں میں تو تمہارا زخم نہیں بھرے گا!" جائی یانہ کی بات سن کر وہ مسکرایا۔

"اب وہ بیچارا انسانیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے دو دن آرام کے دے رہا ہے تو آپ کو کیا مسئلہ ہے؟"

www.novelsclubb.com

"مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ میں تو بس ایسے ہی بول رہی تھی۔" جائی یانہ نے اب کی بار بے نیاز انداز اپنایا۔

"اچھا جی!"

اس کے بعد کچھ دیر کے لیے وہ خاموش رہے۔ جائی یانہ اپنے گود میں رکھے ہاتھوں کو دیکھتی رہی جبکہ زید جائی یانہ کے چہرے کو۔

پھر کچھ دیر بعد جائی یانہ گفتگو برائے گفتگو کے لیے بولی۔

www.novelsclubb.com

"تم ویسے جا کہاں رہے ہو؟"

"میں کہیں سے آرہا ہوں۔" زید نے تصیح کی۔

"کہاں سے؟"

"یہ نہ پوچھیں!" زید شرمانے والے انداز میں سر گھما کر اپنی دوسری طرف موجود کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا۔

"کیوں نہ پوچھوں؟" جائی یانہ کے ابرو اوپر کو اٹھیں۔

www.novelsclubb.com

"آپ پوچھیں گی تو مجھے بتانا پڑے گا میں کہاں گیا تھا اور اب میں اپنی بیوی کو بتاتا اچھا تھوڑی لگوں گا کہ میں ایک پیاری سی خوبصورت سی لڑکی سے مل کر آیا ہوں جو بار بار میری تعریف بھی کر رہی تھی اور۔۔۔۔۔"

"اور جو یقیناً اندھی بھی ہو گی!" جائی یانہ نے جلے کٹے انداز میں اس کا جملہ مکمل کیا۔ زید ہنسنے لگ گیا۔

"ایسا تو نہیں کہے میں اتنا پیارا ہوں۔ اس لیے تو آپ کا مجھ پر دل آیا تھا۔"

"تصیح کرو زید، دل میرا تم پر نہیں بلکہ تمہارا میرے اوپر آیا تھا۔" جائی یانہ نے انگلی اٹھا کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں یہ تو ہے، اسی دل کے ہاتھوں مجھے مجبوراً اس غیر لڑکی کا دل توڑ کر آنا پڑا اور نہ اسے دیکھ کر لگ رہا تھا وہ مجھ سے سچا عشق کرتی ہے۔" زید کی باتیں سن کر جائی یانہ نے کوئی جواب نہیں دیا اور چہرہ دوسری طرف موڑ لیا۔

زید نے پیچھے کی طرف ہو کر بیٹھ گیا اور دل پر ہاتھ رکھے ڈرامائی انداز میں کہنے لگا۔

"میں سوچ رہا ہوں اگر اس لڑکی کا عشق واقعی میں میرے لیے سچا ہوا اور اگر اس نے مجھے بددعا دے دی تو کیا ہو گا۔" جائی یانہ نے اپنا چہرہ ہنوز دوسری جانب رکھا۔ "سوچیں اگر اس نے بددعا دے دی میری محبوبہ مر جائے اور وہ پوری بھی ہو گئی تو میں تو یقیناً سڑکوں کی خاک چھانتا مجنوں بن جاؤں گا۔"

"زید اپنا منہ بند کر لو ورنہ اس کی بد دعا مجھ پر اثر کرے یا نہ کرے تم ضرور میرے ہاتھوں بن موت مرو گے۔" جائی یانہ نے دھیمی آواز میں غراتے ہوئے کہا۔

زید نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا

"میں نے تو یہ کہا ہی نہیں کہ وہ آپ کو بد دعا دے گی میں نے تو محبوبہ کہا تھا تو آپ یہ مان رہی ہے آپ میری محبوبہ ہے۔"

جائی یانہ نے غصے سے زید کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"زید سچ میں تم سے اور جے ٹی سے بات کرنا سر دیوار پر مارنے کے مترادف ہے۔"

جائی یانہ نے چہرے کا رخ دوسری جانب موڑ لیا۔زید یونہی پیار بھرے انداز میں اسے دیکھتا رہتا اگر اس کا موبائل نہ بجتا۔اس نے موبائل نکالا تو اسے دو میسج موصول ہوئے ہوئے تھے۔

انہیں پڑھتے پڑھتے اس کے ماتھے پر شکنوں کا جال بچھنے لگا اور کچھ دیر پہلے والی شوخی بالکل زائل ہو گئی۔کچھ دیر بعد اس نے موبائل رکھ دیا اور پر سوچ انداز میں کچھ سوچنے لگا۔

اس کی کیفیت سے انجان جائی یا نہ ابھی بھی چہرہ دوسری جانب کیے ہوئے تھی۔

****

ہسپتال کی راہداری پر کھڑی زینب مضطرب سی چکر لگا رہی تھیں۔وہ بار بار متفکر نگاہوں سے اپنے سامنے موجود کمرے کے دروازے کی جانب دیکھ رہی تھی جس کے اندر ڈاکٹر، عزاہ کو چیک کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

ان کے سامنے کرسی پر بیٹھا شایان بڑے آرام سے موبائل پر لگا ہوا تھا۔اس کا حلیہ بتاتا تھا وہ آفس سے سیدھا یہاں آیا ہے۔اس کے چہرے پر ہلکی سی بھی پریشانی نہیں جھلک رہی تھی۔وہ بے فکر آرام سے اپنی دنیا میں مست تھا۔

کچھ دیر بعد گلابی یونیفارم پہنے نرس جیسے ہی باہر آئی زینب لپک کر اس کے پاس گئیں۔

"سسٹر! میری بہو تو ٹھیک ہے ناں!"

www.novelsclubb.com

نرس کے چہرے پر شائستہ سی مسکراہٹ پھیل گئی۔

"جی، آپ کی بہو بالکل ٹھیک ہے بلکہ آپ کے لیے تو گڈ نیوز ہے۔"

شایان جو بے توجہی سے نرس کی باتیں سن رہا تھا نرس کی بات سن کر اس کے کان کھڑے ہو گئے۔

"آپ دادی بننے جا رہی ہے!"

شایان شاک سے کھڑا ہو گیا جبکہ زینب بے یقینی سے سر نفی میں ہلانے لگ گئیں۔

www.novelsclubb.com

"آپ سچ کہہ رہی ہیں؟" زینب کے چہرے پر بے یقینی ہنوز تھی مگر اب ایک مسکراہٹ بھی لبوں پر پھیل گئی تھی۔

"جی! ڈاکٹر صاحبہ نے انہیں چیک کر لیا ہے۔ اب وہ دوائیاں لکھ رہی ہے۔ جب وہ باہر آ جائیں تو آپ لوگ اندر جا کر اپنی مریض سے مل لینا۔ وہ ابھی تک بے ہوش ہے آدھے ایک گھنٹے میں وہ جب ہوش میں آ جائیں گی تو آپ انہیں لے کر جا سکتے ہیں۔"

نرس تمام تفصیلات سنا دینے کے بعد چلی گئی جبکہ زینب خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھی۔ وہ شایان کے پاس آ گئی۔ وہ اس قدر خوش تھی کہ وہ شایان کے اترے ہوئے چہرے پر بالکل بھی دھیان نہیں دے رہی تھیں۔

"شایان! میں دادی بننے والی ہوں۔اوہ میرے اللہ! میں نے کتنے سالوں سے اس پل کا انتظار کیا تھا۔اللہ عزاہ کو ہمیشہ خوش رکھے۔اس نے میری اتنی بڑی خواہش جو پوری کی ہے۔" زینب اپنی رو میں بہت کچھ بولے جا رہی تھیں۔

جب کہ شایان تاریک چہرے کے ساتھ اب اس دروازے کو دیکھ رہا تھا جس کے پار عزاہ تھی۔

****

آسمان اب بلکل تاریک ہو گیا تھا۔اسلام آباد کے ایک مڈل کلاس فوڈ ریستوران میں اس وقت معمول کے مطابق ہی چہل پہل تھی۔ایسے میں زید اس ریستوران کی ایگزٹ سے نکلتا دکھائی دے گا۔وہ یہاں ایک شخص سے ملنے آیا تھا۔ زید کے چہرے کے تاثرات بتاتے تھے یہ ملاقات اتنی خوشگوار نہیں تھی لیکن ابھی اس شخص اور ملاقات کو چھوڑ کر ہم آگے بڑھتے ہیں تو زید اب ریستوران کے سامنے والی سڑک پر چلنے لگ گیا تھا۔

کچھ دور جانے پر اس نے یونہی عام سے انداز میں سڑک کے کنارے پر نظر ڈالی تو اسے ایک عورت چادر لپیٹے بیٹھی ہوئی دکھائی دی۔زید نے نظر ہٹالی مگر جیسے ہی اس عورت کے چہرے کو زید کے دماغ نے تلاشا تو اس کے پاؤں ایک دم رک گئے۔اس نے دوبارہ پیچھے مڑ کر کچھ دور بیٹھی اس عورت کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

زید بالکل مڑ گیا اور بھاگتے ہوئے اس عورت کے پاس پہنچ گیا۔ وہ گھٹنوں کے بل بیٹھا اور عورت کے ہاتھوں کو تھام لیا۔

"کیا ہوا ہے عائشہ؟ یہاں کیوں بیٹھی ہو؟" سڑک کے کنارے اپنی بہن کو یوں دیکھ کر زید کے دل میں ہزاروں قسم کے وسوسے سر اٹھانے لگ گئے۔

عائشہ نے نظریں اٹھا کر اپنے چھوٹے بھائی کو دیکھا۔ عائشہ کی آنکھیں زیادہ رونے کی وجہ سے سرخ اور سوج چکی تھیں۔ اس نے زید کی باتوں کا کوئی جواب نہیں دیا بس یونہی سسکیاں بھرتی رہی۔

www.novelsclubb.com

"عائشہ خدا کے لیے کچھ تو بتاؤ آخر ہوا کیا ہے؟" زید نے اسے ہنوز چپ دیکھا تو اس بار مزید بے چینی سے پوچھا۔

عائشہ نے گیلی سانس اندر بھری اور اپنے ہاتھ میں پکڑے موبائل کی اسکرین جلائی اور اس پر انگلیاں مار کر اسکرین زید کے سامنے کر دی۔ زید نے غور سے اسے دیکھا تو اسے اسکرین پر ایک تصویر دکھائی دے رہی تھی۔

تصویر کسی شادی کے فنکشن کی تھی اور دولہا دلہن صوفے پر ایک ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ دلہا، دلہن کے کان میں کچھ کہہ رہا تھا جسے سن کر وہ ہنس رہی تھی۔ زید نے ذرا غور سے دولہے کا چہرہ دیکھا تو اسے کچھ شناسا لگا۔ پھر اس نے مزید غور کیا تو اسے ایک دم یاد آیا یہ تو عیسیٰ تھا۔

عیسیٰ نے شادی کر لی ہے!

اسے بے اختیار عیسیٰ کے ساتھ بیٹھی اس لڑکی پر ترس آیا۔ پتہ نہیں وہ بے چاری جانتی بھی تھی کہ اس سے شادی سے پہلے عیسیٰ دو لڑکیوں کی زندگی برباد کر چکا تھا۔

زید نے عائشہ کے موبائل والا ہاتھ آرام سے نیچے کیا۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں کہاں ملی یہ تصاویر؟" زید نے دھیمے انداز میں پوچھا۔

"!Blessed with best"

عائشہ نے رندھی آواز میں کہا۔

زید کچھ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگا۔اس بات کا کیا مطلب؟عائشہ اس کی طرف دیکھے بغیر بولنے لگی۔

"میری زندگی میں آکر،اپنی محبت کے جال میں پھنسا کر، مجھ سے نکاح کر کے آج یہ شخص کسی اور لڑکی کو زندگی میں لا کر کیسے لکھ سکتا ہے ایسا کیپشن؟"

www.novelsclubb.com

وہ دھاڑے مار مار کر رونے لگ گئی۔ زید نے اسے چپ نہیں کروایا بلکہ بڑے آرام سے روتی ہوئی عائشہ کو اپنے کندھے سے لگا لیا۔ عائشہ اپنے دل میں موجود غبار آج نکال دینا چاہتی تھی۔

"مجھے کس کس نے نہیں روکا تھا مگر میں! میں اس وقت بہری ہو گئی تھی۔ ہر نصیحت مجھے بری لگنے لگ گئی۔ تم نے بھی مجھے کتنا روکا، مجھے کہا کہ ایسا نہ کروں مگر میں نے تو اس محبت کو ضد بنا لیا۔ میں پاگل ہو گئی تھی!"

عائشہ روتے ہوئے اعتراف کر رہی تھی۔ زید کی آنکھیں اسے یوں روتے دیکھ نم ہو گئیں۔

"عائشہ صرف تمہارا ہی قصور نہیں تھا۔ میں بھی قصوروار تھا۔ ضدا گر تم نے باندھی تھی تو میں بھی اسی ضد کا شکار تھا۔ تم جانتی ہو ہم مرد اپنی عورتوں سے بہت محبت کرتے ہیں، پھر چاہے اس عورت سے ہمارا کیسا ہی رشتہ ہو، ہمارے لیے وہ عورت بہت قیمتی ہوتی ہے۔ کوئی بھی شخص اپنی قیمتی شے کو کسی ناقدرے انسان کے پاس برداشت نہیں کر سکتا ہے۔ میں نہیں چاہتا تھا میری بہن کسی ایسے شخص سے ملے جو مجھے ناپسند ہو۔ عیسیٰ سے پہلی ملاقات میں ہی کچھ عجیب سی وائبز آنے لگی تھی۔ میں نہیں چاہتا تھا تم اس شخص کے ساتھ اپنی زندگی کا ایک اہم موڑ موڑوں مگر میں نے بجائے تمہیں پیار سے یہ سب سمجھانے کے غصے اور ڈانٹنے سے سمجھایا۔ مجھے لگ رہا تھا میرا غصہ اور ناراضگی دیکھ کر تم میری بات مان جاؤں گی۔ اگر ہم گھر کے مرد اپنی گھر کی عورتوں کو پیار سے سمجھائے تو مجھے یقین ہے وہ سمجھ جائیں گی۔"

www.novelsclubb.com

وہ ایک پل کے لیے ٹھہرا۔

"وقت شاید اس وقت ہم دونوں کا خراب تھا ورنہ شاید تم میرے غصے کی وجہ آرام سے جان لیتی اور مجھے اپنا دشمن نہیں سمجھتی!"

عائشہ نے اپنے گیلے گالوں کو ہاتھ کی مدد سے صاف کرنا چاہا۔

"بھائی جان کی خود غرضی اور بے رخی نے میرا اعتبار ہر چیز سے اٹھا دیا ہے۔اس وقت جب تم مجھے عیسیٰ سے شادی سے روک رہے تھے تو مجھے لگ رہا تھا شاید تم بھی بھائی جان جیسے ہو گئے ہو اور ان ہی کی طرح تمہیں بس اپنی عزت کی

www.novelsclubb.com

پرواہے۔میرے احساسات اور جذبات تمہارے لیے بے معنی ہو گئے ہیں۔ہم انسان ماضی سے ملنے والے سبق کو بعض اوقات غلط انسان پر لاگو کر بیٹھتے ہیں۔"

"خیر جو ہوا سو ہوا چلو اب میں تمہیں گھر چھوڑ دیتا ہوں۔"زید نے عائشہ کا کندھا تھام کر اسے کھڑا کیا۔عائشہ نے دونوں ہاتھوں سے اپنے گال صاف کیے اور ادھر ادھر دیکھا جبکہ زید نے اس کے کندھے پر لٹکتی چادر کو بڑے آرام سے اس کے سر پر کیا پھر اچھے سے شانوں میں لپیٹ دیا۔

پھر وہ دونوں چہل قدمی کرنے والے انداز میں چلنے لگ گئے۔

راستے میں ایک جگہ زید کے ذہن میں ایک سوال آیا تو اس نے فوراً پوچھا۔

"عائشہ تم نے عیسیٰ سے طلاق نہیں لی؟"

عائشہ نے سر نفی میں ہلایا۔

"نہیں مجھے لگتا تھا شاید وہ واپس آ کر مجھ سے معافی مانگیں گا۔ میں کب سے اسی انتظار میں تھی مگر تھینکس ٹو انسٹا گرام! دور بیٹھے انسان کی زندگی میں کیا ہو رہا ہے اور وہ کسی کو چھوڑ کر کتنا آگے بڑھ چکا ہے یہ سب بتا دیتا ہے سوشل میڈیا۔"

www.novelsclubb.com

زید اس سے اور بھی بہت کچھ پوچھنا چاہتا تھا مگر وہ یہ بات جانتا تھا عیسیٰ کا موضوع اس وقت اسے تکلیف دے رہا ہے اس لیے خاموش ہو گیا۔

****

لیمپ سے نکلتی پیلی روشنی بیڈ روم کو روشن کیے ہوئے تھے۔ کمرے کے وسط میں رکھے بیڈ روم پر وہ نیم دراز لیٹی ہوئی تھی۔ وہ کب سے سامنے کسی غیر مرئی نقطے کو گھور رہی تھی۔ پھپھو نے اس کی پریگننسی کی خبر اسے ہوش آتے ساتھ ہی دے دی تھی۔ پھپھو کافی پرجوش دکھائی دے رہی تھی مگر!

شایان کا رویہ پھپھو سے بالکل متضاد تھا۔ صاف پتہ چلتا تھا اسے یہ خبر جان کر کوئی خوشی نہیں ہوئی ہے۔ ہسپتال سے گھر آنے تک شایان اور وہ بالکل خاموش رہے تھے۔ اگر کوئی بولا تھا تو وہ پھپھو ہی تھیں جو اس بچے کو لے کر مستقبل کی منصوبہ بندی کر رہی تھی اور ساتھ ساتھ ان دونوں سے تبصرہ بھی مانگ رہی تھیں۔

وہ دونوں بس ان کی باتیں سن کر سر اثبات میں ہلا رہے تھے۔ اصل بات تو یہ تھی وہ دونوں ہی اتنی بڑی خبر کے لیے تیار نہ تھے۔ ان دونوں نے ابھی تک اس بارے میں تو بالکل بھی نہیں سوچا تھا۔

www.novelsclubb.com

عزاہ اور زینب کو گھر چھوڑ کر شایان زینب کی ہدایات کے مطابق برے دل کے ساتھ صدقہ و خیرات کرنے چلا گیا تھا۔اس کی واپسی ابھی تک نہیں ہوئی تھی۔

عزاہ کل ہی جائی یانہ سے مل کر آئی تھی۔ان دونوں نے کل ہی اپنی بڑی بہن کو بچانے کا عزم لیا تھا۔کیا ان حالات میں عزاہ اپنا یہ عزم پورا کر پائے گی؟

عزاہ آرام سے اٹھی اور وارڈروب کی جانب بڑھی۔اپنے کپڑوں کی الماری کھول کر اس نے اپنا ہاتھ کپڑوں کے انبار میں اندر گھسایا۔کافی دیر ہاتھ ادھر ادھر مار کر اس نے ایک چھوٹا سا موبائل باہر نکالا۔وہ ایک چھوٹا سا کی پیڈ موبائل تھا۔اورنج کلر کی چمکتی باڈی کے ساتھ وہ نیا لگتا تھا۔عزاہ نے موبائل کو آن کیا۔

آن ہونے کے بعد عزاہ ایس ایم ایس کے آپشن پر گئی اور ایک نمبر پر یہ میسج لکھ کر سینڈ کیا۔

"جائی یانہ! یہ میرا نمبر ہے۔ میں اسی سے تم سے رابطہ کیا کروں گی۔ جب بھی بات کرنی ہو گی میں ہی تمہیں کال کروں گی۔ تم نے کبھی بھی خود سے کال نہیں کرنی ہے۔ سمجھ گئی؟"

عزاہ نے میسج بھیج کر تھوڑی دیر انتظار کیا۔ کچھ دیر بعد اسے میسج موصول ہوا۔

"اوکے، سمجھ گئی!"

عزاہ نے ایک گہرا سانس باہر نکالا اور موبائل احتیاط کے ساتھ کپڑوں کے اندر دبا دیا۔

یہ موبائل اس نے کل جائی یانہ کے ہاسٹل سے ہسپتال آتے ہوئے راستے میں لیا تھا۔ اس میں اس نے اپنی پرانی سم ہی ڈال دی تھی۔ اب وہ جائی یانہ سے رابطہ آرام سے رکھ سکتی تھی لیکن اسے احتیاط بھی بہت کرنی تھی۔ اگر شایان کو پتہ چل گیا اس نے خفیہ موبائل اپنے پاس رکھا ہوا ہے تو یقیناً شایان اس کا غلط مطلب نکال سکتا تھا اور جو پھر ہونا تھا اس کا عزاہ تصور بھی نہیں کرنا چاہتی تھی۔

عزاہ آرام سے قدم اٹھاتی واپس کمرے میں آ گئی۔ وہ بیڈ کی طرف بڑھ رہی تھی جب دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔ اس نے مڑ کر دیکھا تو شایان کمرے میں آیا۔ اس کا چہرہ صاف صاف بتا رہا تھا شایان اس وقت بہت برے موڈ میں ہیں۔ عزاہ نے چہرہ موڑ لیا اور چپ چاپ بیڈ پر بیٹھ گئی۔ شایان نے بھی کچھ نہیں کہا اور سارے بلب بند کر کے وہ بیڈ پر دھرام سے گر گیا۔

اس نے عزاہ سے جان بوجھ کر نگاہیں نہیں ملائی تھیں۔ عزاہ شایان کے اس ری ایکشن کو سمجھنے سے بالکل قاصر تھی۔

www.novelsclubb.com

****

اسی اندھیری رات میں زینب کے گھر سے دور ایک اور گھر ایسا ہی تھا جہاں پر سنہری آنکھیں اپنی قید پر ماتم بھر رہی تھیں۔

اس کمرے کی چار دیواروں میں قید یہ آنکھیں کھلے آسمان کو دیکھنے کے لیے ترس گئی تھیں۔ دھوپ کی گرمی اس کے جسم سے بہت دور تھی۔ کھلی اور ٹھنڈی ہوا کے جھونکے کمرے کی دیواروں سے ٹکرا کر ہی واپس گزر جایا کرتے تھے۔

سنہری آنکھوں والی لڑکی اس وقت زمین پر کچھ اس طرح بیٹھی تھی کہ اس کا سر بیڈ کے گدے پر ٹکا ہوا تھا۔

وہ اداس سی کمرے کی دیواروں کو باری باری بے دھیانی میں تک رہی تھی۔ وہ کتنے دنوں سے اس جگہ بند تھی۔ اس نے حساب نہیں لگایا تھا۔ شاید ہفتہ ہو گیا، شاید مہینہ یا پھر سال ہی گزر گیا ہو۔

وقت کی لگام اب اس کے ہاتھوں میں نہ تھی۔ آزادی ہی اسے اس قید سے آزاد کروا کر دوبارہ وقت کی لگام میں پکڑا سکتی تھی مگر کیا اب اس کو یقین بھی رہا تھا کہ وہ آزاد ہو پائے گی؟

اس نے ڈاکیومنٹری میں جس طرح مسلمانوں کو آزادی کے لیے کوششیں کرتے دیکھا تھا وہ تو اس میں سے کچھ بھی نہیں کر رہی تھی۔ وہ تو بس ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھی ہوئی تھی۔ آزادی حاصل کر کے ویسے وہ کیا کر سکتی تھی؟

کچھ بھی تو نہیں!

اس کے گھر والے اب تک تو اس سے بری طرح بد ظن ہو چکے ہونگے بلکہ اپنی زندگی کی مصروفیات میں وہ تو اسے بھول بھی چکے ہونگے۔انہیں تو اب یاد بھی آتا ہو گا کہ ان کے درمیان عالیہ کبھی ہوا بھی کرتی تھی اور اگر بھولے سے تذکرہ چھڑ بھی جاتا ہو تو جو کچھ وہ ان کے ساتھ کر کے گئی تھی اس کے بعد اپنی یاد میں اچھے الفاظ کہاں ملتے ہونگے اسے؟

www.novelsclubb.com

وہ تو اپنی بہنوں اور ماں باپ کی زندگیاں مزید اجیرن کر کے آگئی تھی۔

شاید اب تو وہ سب ہی اسے بد دعائیں دیتے ہوں اور وہ تو ان بد دعاؤں کی ہی حقدار تھی!

شاید اب وہ کبھی بھی اس گھر سے نکل نہیں پائے گی۔ شاید یہ لوگ اسے مار کر ہی دم لیں گے۔

اپنی منفی سوچوں میں ڈوبی عالیہ اس بات سے انجان تھی کہ اس قید سے باہر اس کو یہاں سے نکالنے کی تحریک اس کی دونوں بہنوں نے گرم کر لی تھی۔

****

سڑک پر ٹریفک کے درمیان سے ڈرائیور مہارت گاڑی گزار رہا تھا۔ اس نے گاڑی سڑک پر موڑ کر ایک گلی میں کر دی۔ دکھنے سے ہی پتہ چلتا تھا اس محلے میں سفید پوش لوگوں کا راج تھا۔

گلی کی چوڑائی زیادہ تھی اس لیے گاڑی گلی میں چلانے میں ڈرائیور کو کوئی مشکل نہیں پیش آ رہی تھی۔ ڈرائیور نے گاڑی ایک مکان کے سامنے روک دی۔ ڈرائیور پھر گاڑی سے اترا اور پیچھے کی سیٹ کا دروازہ کھول دیا۔

ایک عورت گاڑی سے باہر نکلی اور ادھر ادھر سر گھما کر پورے محلے کا جائزہ لینے لگ گئی۔

"زینب کا میری طرف سے شکریہ ادا کر دینا۔اس نے تمہیں گاڑی ڈرائیو کرنے کے لیے میرے پاس بھیج کر مجھ پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔"

ڈرائیور نے سر تابع داری سے اثبات میں ہلایا مگر وہ عورت اس کی جانب نہیں دیکھ رہی تھی۔ایسا لگتا تھا اس علاقے میں آ کر وہ کسی سحر میں کھو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تم گھر چلے جاؤ۔ مجھے دیر لگ جائے گی۔ جب بلانا ہوا تمہیں کال کر دوں گی۔" کھوئے ہوئے لہجے میں کہہ کر نوال آگے بڑھ گئی۔ پیچھے کھڑا ڈرائیور اس عورت کو دیکھتا رہ گیا۔

نوال اس گھر کے پرانے اور بوسیدہ دروازے کے سامنے کھڑی ہو گئی جس پر زنگ آلود تالا لگا ہوا تھا۔

نوال نے اپنے پرس میں ہاتھ مارا اور چابی اس سے برآمد کی۔ چابی والے ہاتھ سے اس نے دروازے کا تالہ کھولنا چاہا تو نوال کو اپنا ہاتھ کانپتا ہوا محسوس ہوا۔

نوال نے تھوڑی سی جدوجہد کے بعد تالا کھولا اور اندر آ گئی۔ گھر کے اندر قدم رکھتے ہی نوال کو اپنا آپ ماضی میں جاتا محسوس ہوا۔

انہوں نے دوسرا قدم بڑھایا تو ایک دم انہیں دائیں طرف سے اپنی ماں کی آواز سنائی دی۔

"نوال! تم نے صحن کی صحیح سے جھاڑو بھی نہیں ماری۔ جانے تمہیں کب کام کرنا آئے گا۔"

www.novelsclubb.com

نوال نے مڑ کر آواز کی سمت میں دیکھنا چاہا مگر وہاں کوئی نہیں تھا۔

"صحیح سے تو لگائی ہے۔آپ تو یونہی میرے کاموں میں نقص نکالتی ہیں۔"نوال یہ آواز سن کر اداس سا مسکرادی۔یہ ان کی اپنی آواز تھی جو تیس سال پرانی معلوم ہوتی تھی۔

وہ صحن میں قدم قدم چلتے ہوئے کمروں تک آئی۔

"دیکھیں نا ابو! میں اتنے کام کرتی ہوں پھر بھی اماں کو سمجھ نہیں آتے ہیں۔کہتی ہیں مجھ سے کچھ نہیں ہوتا۔"

www.novelsclubb.com

"میری بڑی بیٹی میری جان ہے مریم بیگم! اس سے اتنے کام نہ کروایا کریں۔"

"ہانی! تم میری فراک اتار دو ورنہ تمہاری آج خیر نہیں!"

"میں نے آپ جیسی عورت سے نکاح مجبوراً کیا ہے ورنہ میں آپ جیسی عورتوں کو نکاح جیسی پاک چیز کے لائق بھی نہیں سمجھتا ہوں۔"

"ابو وہ بہت اچھا ہے۔ میرا یقین مانے روفی میں کوئی برائی۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"میں نے تم سے کبھی پیار نہیں کیا تھا نوال!"

نوال کو ایسے لگنے لگا صحن میں لاکھوں آوازیں گونج رہی تھی۔ مختلف وقت، مختلف صورتحال اور مختلف لوگوں کی کہیں ہوئی باتیں آج آواز کے شور میں گڈمڈ ہو رہی تھیں۔

نوال نے اسی آواز کے شور میں سرسراسا نچلی منزل کا جائزہ لیا جہاں پر ٹوٹے پھوٹے سامان اور دھول مٹی کے علاوہ اب کچھ نہیں پایا جا سکتا تھا۔ ایک وقت تھا جب یہ گھر کتنا آباد ہوا کرتا تھا!

پھر نوال نے اپنے قدم سیڑھیوں کے جانب کیے اور پھر وہ عین ان زینوں کے سامنے کھڑی ہو گئی تھی۔ نوال کی دل دھڑکنے اب گڈمڈ ہونے لگ گئی تھیں۔

وہ دل کو بمشکل قابو کیے اوپر جانے لگ گئیں۔ پہلا زینہ چڑھتے ہی انہیں روفی کا چہرہ یاد آیا۔ نوال نے اسی حالت میں دوسرا زینہ چڑھا تو انہیں روفی سے پہلی ملاقات یاد آئی۔ اسی حالت میں وہ سیڑھیاں چڑھ گئیں۔ چھت پر پہنچ کر وہ چھت کی دیوار کے پاس آئی۔

اسی دیوار کے پاس جہاں سے وہ ہمیشہ کود کر دوسرے کی چھتوں سے اس چھت پر آتا تھا۔

www.novelsclubb.com

نوال اس دیوار کو چھونے لگ گئی۔ ادھوری محبت کا روگ، پچھتاوا، اداسی کیا کچھ نہیں تھا ان کے دل میں!

دیوار چھوتے ہوئے انہیں روفی کو بھیجا اپنا پہلا خط آیا جب انہوں نے پہلی بار روفی کو اس چھت پر بلایا تھا۔ نوال کے ہونٹوں پر تلخ مسکراہٹ رینگ گئی۔ وہ اس وقت کتنی بیوقوف تھی۔ سمجھدار تو خیر وہ ابھی بھی خود کو نہیں مانتی تھیں!

نوال دیوار کے پاس سے ہٹی اور چھت پر بچھی چارپائی پر آکر بیٹھ گئیں۔ آج وہ تہیہ کر کے آئی تھی آج کا سارا دن، اپنی ادھوری محبت کی یاد میں منائیں گی۔ ان یادوں میں جو ان کی زندگی کی سب تلخ یادیں تھیں۔ ان یادوں میں جس نے ان کی زندگی خراب کی تھی۔

www.novelsclubb.com

آج کا دن محبت کے نام!

ادھوری محبت کے نام!

****

آسمان میں ہر سو اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ کراچی کے اس علاقے میں بھی خاموشی اور اندھیرے نے اپنا بسیرا کیا ہوا تھا جس میں موجود گھر ہماری کہانی کا حصہ بننے جا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس گھر میں قدم رکھو تو وہاں پر اس قدر خاموشی تھی کہ سوئی کے گرنے کی آواز بھی گونجنے کا خدشہ تھا۔

ایسے میں ایک عورت بڑے سے بیڈ پر اپنے دونوں کو بچوں کو لیے سو رہی تھی۔

وہ کچھ اس طرح سوئے ہوئے تھے کہ ماں درمیان میں تھی جبکہ اس کے ایک طرف چھ سات سالہ بچی اور اس اس کی دوسری طرف دس سالہ لڑکا!

گہری نیند میں وہ سب سو رہے تھے جب عورت کی نیند میں خلل ہلکی سی چرچراہٹ نے کی۔ وہ آواز دروازے کی چرچراہٹ کی تھی مگر یہ اس کمرے کے دروازے کی نہیں بلکہ ساتھ والے کمرے سے آتی محسوس ہوتی تھی۔ عورت اٹھ کر بیڈ پر بیٹھ گئی۔ بہت دیر تک اس نے کوئی حرکت نہیں کی تھی۔ وہ بس یونہی بیٹھی

رہی۔ پھر کچھ دیر بعد وہ اپنا وہم سمجھ کر دوبارہ لیٹنے لگی تو اسے قدموں کی چاپ سنائی دی۔

وہ عورت اب حقیقی معنوں میں گھبرا گئی تھی۔اس نے پہلے اپنے ارد گرد لیٹے اپنے دونوں بچوں کو دیکھا پھر بہت احتیاط سے بیڈ پر سے اٹھ گئی۔اس نے آہستہ آہستہ قدم بڑھائے اور دروازے تک جاتے ہوئے اس نے پاس پڑا گلدان بھی ساتھ میں اٹھالیا۔وہ محتاط انداز میں دروازے کے پاس کھڑی ہو گئی اور دونوں ہاتھوں سے پکڑا گلدان اپنے سر تک اٹھالیا۔

www.novelsclubb.com

باہر سے قدموں کی آہٹ قریب آتی جا رہی تھی۔آہستہ آہستہ!

پھر اس عورت کو کوئی دروازے کے عین دوسری جانب کھڑا محسوس ہوا اور پھر اچانک سے دروازہ کھل گیا۔

عورت نے فوراً سے گلدن سر پر مارنا چاہا مگر مقابل نے فوراً سے خطرہ بھانپ کر عورت کا وار ناکام بنا دیا۔

خوف گھبراہٹ کی وجہ اس عورت کی گلدان پر گرفت ہلکی ہی تھی۔ اس کا مقابل نے فائدہ اٹھاتے ہوئے گلدان اس عورت کے ہاتھوں سے لے لیا۔ عورت نے جب اپنے سامنے دیکھا تو اسے ایک ہیولا ہی دکھائی دیا لیکن شاید مقابل نے سامنے والی عورت میں کچھ دیکھ لیا تھا۔ دروازے کے ساتھ لگے سوئچ بورڈ پر اس آدمی نے ہاتھ مارا تو پورا کمرہ روشنی میں نہا گیا۔

روشنی کی وجہ سے عورت کی سیاہ آنکھیں چندھیا گئیں۔وہ کچھ پل کے لیے کچھ بھی دیکھنے کے لیے قاصر تھی جبکہ بیڈ پر لیٹے دونوں بچے اپنی آنکھیں رگڑتے ہوئے بیڈ پر اٹھ کر بیٹھ گئے تھے۔

جب عورت کی آنکھیں روشنی کی عادی ہوئی تو اپنے سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر اس کی ہارٹ بیٹ مس ہو گئی۔

جبکہ سامنے کھڑا شخص بھی حیرانی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

دونوں بچے ہونقوں کی طرح اپنی ماں اور سامنے کھڑے اس شخص کو دیکھ رہے تھے۔ چھوٹی بچی نے ڈر کے مارے اپنا ہاتھ اپنے بڑے بھائی کے کندھے پر رکھ دیا تھا جبکہ اس کا بھائی بس اپنی ماں کو ہی دیکھے جا رہا تھا۔

کچھ پل کے لیے وہ سب یونہی ساکن رہے اور پھر اس شخص کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ رینگ گئی۔ اس نے مسکراتے ہوئے اپنا پہلا قدم عورت کی جانب بڑھایا۔

"زینب!" اس نے بڑے پیار سے یہ نام ادا کیا جبکہ زینب کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہونے لگ گئے تھے۔

بوسیدہ قمیض کا کھلا گریبان، گردن پر لٹکی چاندی کی چین، اپنا وہی حلیہ لیے روفی اس کے سامنے کھڑا تھا۔

روفی نے اپنا دوسرا قدم زینب کی جانب بڑھایا۔ زینب بے اختیار پیچھے کو ہٹی۔

لیکن روفی نے ہاتھ بڑھا کر زینب کے کندھوں کو مضبوطی سے تھام لیا۔ اب زینب روفی کی گرفت میں قید تھی۔

www.novelsclubb.com

"بہت سالوں انتظار کروانے کے بعد آخر کار تم مجھے مل ہی گئی زینب!"

اس کے بچے غور سے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے۔

"اس گھر چوری کرنے گھسا تھا مجھے کیا پتہ تھا یہاں پر اتنا بڑا ہیر امل جائے گا۔"

اس کے چہرے کے تاثرات زینب کا خون نچوڑ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

ایک ٹریجڈی جو اس کے خاندان میں سات سال پہلے گزری تھی اب دوبارہ ایک نئی ٹریجڈی آن پہنچی تھی۔

یہ ٹریجڈی سالوں تک اس گھر کے تینوں مکینوں کے ساتھ رہنے والی تھی اور یہی سے شروع ہونے والا تھا ایک بہت بڑا بگاڑ!

****

(باقی آئندہ)

www.novelsclubb.com

Episode 12

چھت پر بچھی چارپائی پر نوال کچھ ایسے لیٹی تھیں کہ ان کے پاؤں چھت کی فرش کو چھو رہے تھے۔ان کی آنکھیں آسمان کی جانب تھیں جو آج خاصا ابر آلود دکھائی دیتا تھا۔

سنہری آنکھوں میں ایک دم سے جھماکا چھایا اور بادلوں سے بھرا آسمان یک لخت غائب ہوا۔

(آسمان پر اندھیرا ہر سو چھایا ہوا تھا۔اسی چھت کی منڈیر پر وہی سنہری آنکھیں تھیں، جن آنکھوں کی مالکن کی جوانی اور حسن دونوں جوبن پر تھا۔اس چھت کی منڈیر پر ایک لڑکا بیٹھا تھا جو دکھنے سے ہی ایک آوارہ انسان لگتا تھا۔وہ

www.novelsclubb.com

دونوں ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے۔اگر ہم غور کریں تو سنہری آنکھوں والی لڑکی کہہ رہی تھی۔

"اور پھر زینب خوشی خوشی نکاح کے لیے مان گئی!" وہ اپنا جھوٹ اس قدر پر سکون انداز میں کہہ رہی تھی کہ روفی کو اس پر یقین آ گیا تھا مگر نوال ہی یہ بات جانتی تھی کہ یہ سب کہتے ہوئے اس کا ضمیر اس پر کتنی ملامت کر رہا تھا۔

کچھ دیر یونہی خاموشی چھائی رہی پھر روفی نے اپنی کہنی شروع کی۔

www.novelsclubb.com

"میں نے اسے پہلی بار گلی میں گزرتے ہوئے دیکھا تھا اور میں پہلی دفعہ ہی اسے دیکھ کر اپنا سب کچھ ہار بیٹھا تھا۔اس میں اتنی کشش تھی کہ دل چاہتا تھا اسے سب سے چھپا کر اپنے پاس لے آؤں۔"

روفی یونہی اپنی داستان بتا رہا تھا۔نوال بظاہر اسے یہی دکھا رہی تھی کہ وہ غور سے روفی کی باتیں سن رہی ہے مگر در حقیقت اس کے حلق میں گرہیں بندھ رہی تھی۔اپنے محبوب سے اس کے محبوب کی تعریفیں سننا بڑا حوصلہ طلب کام ہوتا ہے اور نوال یہ کام بڑی خوش اسلوبی سے کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر بات کرنے کے بعد روفی اسے خدا حافظ کہہ کر چھت کی دیوار سے چڑھ کر اوجھل ہو گیا جبکہ نوال کچھ پل کے لیے اس جگہ کو دیکھتی رہی جہاں سے وہ گیا تھا۔

آہستہ آہستہ یہ معمول بندھ گیا۔وہ دونوں روز یونہی آکر باتیں کیا کرتے تھے)

منظر غائب ہو گیا۔نوال نے جب غور کیا تو انہیں پتہ چلا وہ تو مسکرا رہی تھی مگر کیوں؟

اس سوال نے ان کی مسکراہٹ سمیٹ دی کیونکہ آگے جو ہوا تھا ان سب میں اس مسکراہٹ کا کوئی کام نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

(وقت، جگہ، منظر وہی تھا اگر کچھ بدلا تھا تو وہ بس سنہری آنکھیں تھیں۔آج یہ آنکھیں اشک بہاتی دکھائی دے رہی تھیں جبکہ سامنے بیٹھا روفی اسے بہت فکر مندی سے دیکھ رہا تھا۔

"میرے ابو نے ہانی کی منگنی کر دی ہے اب وہ چاہتے ہیں میری اور ہانی کی شادی ایک ساتھ ہی ہو جائے۔میں کیا کروں روفی؟ مجھے اشفاق سے شادی نہیں کرنی ہے۔"

وہ روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔روفی نے نگاہیں نیچے کر لی۔

"میں سمجھ سکتا ہوں۔اشفاق جیسے انسان سے شادی کرنا کیسا عذاب ہے۔"روفی نے ہمدردی سے کہا تھا۔

نوال مسلسل آنسو بہاتی رہی پھر وہ ایک پل کے لیے رکی۔پھر اس نے جھجھکتے ہوئے پوچھا۔

"کیا تم مجھ سے سے شادی کرو گے روفی؟"

www.novelsclubb.com

روفی نے پہلے بے یقینی سے نوال کو دیکھا۔اسے لگا جیسے وہ مذاق کر رہی تھی مگر جب ایسا کوئی تاثر نہیں ابھرا کہ وہ بس مذاق کر رہی ہے تو روفی فوراً سے ہاتھ اٹھا کر کھڑا ہو گیا۔

"نہیں۔۔میں ایسے کیسے۔۔۔!"اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی نوال دوبارہ بول اٹھی۔

"نہیں روفی !تم مجھے یوں مت چھوڑو۔مجھے اشفاق پسند نہیں ہے۔ مجھے تم پسند ہو۔پلیز مجھے اشفاق جیسے انسان کے پاس مت چھوڑو۔میں مر جاؤں گی۔تم مجھے اپنے ساتھ کہیں دور لے جاؤ۔"

نوال اب پھوٹ پھوٹ کر رونے لگ گئی تھی جبکہ روفی ششدر رہ گیا تھا۔نوال اسے پسند کرتی ہے۔اس بات نے اسے بہت بڑا جھٹکا دیا تھا۔ایک دم سے

روفی کے ذہن میں کچھ آیا۔اس کی آنکھوں میں ایک چمک ابھری جس کی وجہ ابھی کسی کو سمجھ نہیں آسکتی تھی۔

"ٹھیک ہے!"روتی ہوئی نوال ایک دم سے چپ ہوئی۔اب کی بار اس نے بے یقینی سے روفی کو دیکھا جو اب پر سکون دکھائی دیتا تھا۔

"میں تم سے شادی کرنے کے لیے تیار ہوں۔"

www.novelsclubb.com

اس کی بات سن کر نوال مزید بے یقینی کا شکار ہو گئی۔

"تم سچ کہہ رہے ہو۔۔"اس سے پہلے وہ مزید کچھ کہہ پاتی نچلی منزل سے ایک نسوانی آواز گونجی۔

"نوال!"

نوال نے روفی کو ایسے دیکھا جیسے اس وقت جانے کا کہہ رہی ہو پھر بھاگتی ہوئی وہ نیچے چلی گئی۔)

منظر ختم ہو گیا تھا مگر نوال نے حال میں آنے کی بجائے ایک دوسرے منظر میں گھسنا زیادہ اچھا سمجھا۔

www.novelsclubb.com

("تم نے جو کل کہا تھا وہ سچ تھا ناں روفی؟" کل سے اٹکا اس کے دل میں سوال آج اس نے بیان کر دیا تھا۔

"تو تمہیں کیا لگتا ہے اتنی بڑی بات میں مذاق میں کروں گا؟" روفی نے اسی کے لہجے میں کہا۔ نوال گڑبڑا گئی۔

"نہیں مجھے لگا تم نہیں مانو گے۔"

www.novelsclubb.com

"کیوں؟" روفی کے ابرو اوپر کو اٹھے۔

"مجھے لگا تم زینب سے پیار کرتے ہو اسی لیے تم مجھ سے شادی نہیں کرو گے۔ تم مجھے منع کر دو گے۔" نوال کی بات سن کر روفی اس کے ایک قدم قریب آیا اور اس کا ہاتھ تھام لیے۔ نوال بس اسے تکتی رہی۔

"زینب میری زندگی سے جا چکی ہے۔ میں اس تلخ حقیقت کو قبول کر چکا ہوں۔ پھر میں اس کا روگ لے کر کیا کروں گا۔ شادی تو مجھے ایک نا ایک دن کرنی ہی ہے تو کیوں نا ایسی لڑکی سے کروں جو مجھے اچھے سے سمجھ سکتی ہو۔ تم بہت اچھی لڑکی ہو۔ شاید زینب کا تو بہانہ تھا میں تو یہاں پر تم سے ہی روز ملنے آتا تھا۔ تمہیں دیکھنے، تم سے ملنے۔"

www.novelsclubb.com

روفی کی یہ بات سن کر نوال کو ایسا لگا جیسے وہ کب سے جل رہی تھی اور روفی کے الفاظ ٹھنڈے پانی کی طرح اس پر کام آئے تھے۔

"تم.... تم!" نوال سے کوئی بھی بات بنائی ہی نہ جا سکی۔

"ہاں میں سچ کہہ رہا ہوں۔" روفی نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔ نوال کو یہ سب خواب لگ رہا تھا۔ وہ اس میں جینے لگی لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی خواب عارضی ہوتے ہیں۔ خوابوں کے آگے حقیقت ہوتی ہے اور خواب جتنا حسین ہوتا ہے حقیقت اتنی خوفناک محسوس ہوتی ہے)

ایک اور دفعہ دماغ نے حال میں جانے سے انکاری کیا۔ اب وہ سب سے اہم یاد میں جانے کے لیے تیار تھیں۔

www.novelsclubb.com

(یہ منظر چھت کا نہیں تھا۔یہ منظر تھا اندھیرے میں ڈوبی سنسنان سڑک کا۔اس سڑک کو دیکھ کر ایسا لگتا تھا شاید ہی کوئی اس پر آیا ہو مگر یہ خیال منظر میں شامل ہوتے ایک رکشے نے دور کر دیا۔وہ رکشہ اپنی لائٹس اندھیرے میں جلائے اس سڑک پر پہنچ گیا۔اس نے اپنا رکشہ ایک طرف کیا اور پھر رک گیا۔

رکشے میں سے پہلے ایک نفوس باہر آیا اور رکشے والے کے سامنے کھڑا ہو گیا جبکہ دوسرا نفوس چادر میں لپٹ کر بڑی احتیاط سے نیچے اترا۔

پہلے نفوس نے رکشے والے کو پیسے دیئے اور پھر دوسرے نفوس کا ہاتھ تھام کر اسے سڑک سے کچھ دور لے کر جانے لگ گیا۔چلتے چلتے اس سنسان جگہ کے عین وسط پر پہنچ گیا جہاں پر ایک کارخانے جیسی عمارت بنی ہوئی تھی۔پہلے نفوس نے دوسرے نفوس کا ہاتھ چھوڑا اور اس عمارت کا دروازہ کھٹکھٹایا۔

تھوڑی ہی دیر میں دروازہ کھل گیا۔پہلے نفوس نے اپنے پیچھے کھڑے شخص کو گردن ہلا کر اندر آنے کا اشارہ کیا اور خود بھی اندر چلا گیا۔وہ بھی پیچھے پیچھے پہنچ گیا۔

جیسے ہی اپنے جسم اور بالوں کو چادر ڈھانپے ہوئے وہ اندر پہنچی تو ایک دم سے اس کے پیچھے موجود دروازہ یکدم بند ہوا۔

اس نے ڈر کر پیچھے دیکھا تو اسے اپنے پیچھے روفی ہی دکھائی دیا مگر یہ اس روفی سے الگ تھا جو کچھ دیر پہلے اس کے ساتھ سفر میں تھا۔وہ اس روفی کو نہیں جانتی تھی۔)

نوال نے فوراً سے اپنا دوپٹہ صحیح سے شانوں میں پھیلایا۔ یہاں پر روفی نہیں تھا مگر جانے کیوں ہمیشہ اس اذیت ناک منظر کو سوچ کر وہ یونہی عدم تحفظ کا شکار ہو جایا کرتی تھیں۔

("نوال!" خاصے میٹھے لہجے میں اس نے یہ نام ادا کیا تھا۔ روفی شیطانی مسکراہٹ لیے اس کی جانب بڑھ رہا تھا جبکہ نوال اپنے قدم پیچھے لیے جا رہی تھی۔

"میری پیاری نوال! تم میرے ساتھ آخر آ ہی گئی۔" روفی نے ایک اور قدم اس کی جانب بڑھایا تھا۔ وہ مزید پیچھے ہونا چاہتی تھی مگر ان دونوں کے ارد گرد بہت سے لڑکے دائرہ بنائے کھڑے تھے۔ نوال کی چھٹی حس چیخ چیخ کر اسے

بتا رہی تھی کہ وہ یہاں کس نیت سے لائی گئی تھی مگر پھر بھی ایک موہوم سی امید اس کے دل میں جل رہی تھی۔

"روفی۔۔"اس نے ڈرتے ہوئے بات کرنا شروع کیا۔"روفی یہ تم کیا کر رہے ہو؟تم تو مجھے نکاح کے لیے لائے تھے ناں؟"

"کونسا نکاح نوال جان؟"روفی انجان ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"تم مذاق کر رہے ہو نا؟"نوال نے مسکرانے کی انتہائی بری کوشش کی۔

"نہیں! میں بہت سیریس ہوں۔ دیکھو!"

اب روفی اس کے بالکل قریب آ گیا تھا۔

"تم یہ سب کیوں کر رہے ہو؟" نوال کی آواز میں نمی گھل گئی۔

"تمہارے منگیتر نے بھی تو میرے ساتھ یہی کیا تھا ناں؟" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا بولا۔ اس کا لہجہ اور تاثرات دونوں ہی پتھریلے ہو گئے تھے۔ "اس نے بھی تو میرا پیار مجھ سے چھینا تھا۔ اب اگر وہی کام میں کر رہا ہوں تو تمہیں یہ زیادتی لگ رہی ہے۔"

www.novelsclubb.com

"تم اس کا بدلہ لینا چاہتے ہو مجھ سے؟" نوال کی گھبراہٹ اب عروج پر پہنچ گئی تھی۔

"بالکل! میں تم سے بدلہ لوں گا تاکہ اسے بتا سکوں اس نے مجھ سے کیا چھینا ہے۔ پہلے میں تمہاری وہ حالت کروں گا کہ تمہیں خود اپنے جسم سے گھن آئے گی اور پھر میں تمہیں تمہارے باپ کے گھر کے عین سامنے پھینک دوں گا۔ ہر آتا جاتا شخص تمہیں جس حالت میں دیکھے گا وہ اپنے آپ ہی آپ شرم سے پانی پانی ہو جائے گا اور تمہارا منگیتر جو ہمیشہ سے تم سے منسوب ہے اس کے لیے تو یہ ڈوب مرنے کا مقام ہو گا۔ لیکن بات یہی پر ختم نہیں ہو گی۔"

www.novelsclubb.com

"وہ کیمرہ دیکھ رہی ہو ناں!" روفی نے اس کی پشت کی جانب اشارہ کیا۔ "اس میں بھی تمہارے ساتھ ہوئے ہوئے ایک ایک پل کو محفوظ کروں گا اور اسے ہر جگہ پھیلا دوں گا۔"

نوال کی زبان حلق میں پھنس گئی تھی۔ وہ جانتی نہیں تھی روفی اس کے ساتھ ایسا کرے گا۔ اس کا دل چاہا بھاگ جائے مگر اتنے سارے مردوں میں وہ بھاگ کر جاتی بھی کہاں؟

"تم نے مجھ سے پیار کیا تھا!" نوال نے اس کی یاد دہانی کروائی۔ وہ جانتی تھی مقابل کا جواب کیا ہو گا۔

"میں نے تم سے کبھی پیار نہیں کیا تھا نوال!"

اور پھر بس، خوابوں کا محل زمین بوس ہو چکا تھا۔

"کیمرہ میرے تین گننے پر اسٹارٹ کرنا!" روفی نے پیچھے کھڑے شخص کو ہدایت کی۔

"ایک!" روفی اسے پکڑ چکا تھا۔ نوال نے مزاحمت کرنا چاہی مگر وہ اسی پل دم توڑ گئی۔

www.novelsclubb.com

"دو" اس نے اس کی چادر اتار دی تھی۔

"تین!"

دروازہ ایک دم زور سے کھلا۔کارخانے میں موجود سب لوگوں کی توجہ یک دم کھلے دروازے پر گئی۔دروازے پر اس وقت ایک ہیولا کھڑا دکھائی دے رہا تھا۔وہ تھوڑا سا آگے بڑھا تو نوال نے اس کا چہرہ دیکھ لیا۔

اس کو بچانے کے لیے مسیحا آ چکا تھا!

www.novelsclubb.com

روفی کی گرفت کمزور پڑ گئی تھی۔نوال نے اس کا ہاتھ جھٹکے سے اپنے بازو سے ہٹایا اور بھاگتی ہوئی اشفاق کے پاس گئی۔

اشفاق نے اس کا ہاتھ اس قدر مضبوطی سے تھاما کہ نوال کے جسم میں درد کی لہریں پیدا ہو گئیں۔اشفاق نے اسے اپنے پیچھا کر لیا۔ارد گرد پولیس کی موبائل کا ہارن بھی سنائی دینے لگ گیا تھا۔)

اگلی یاد میں جانے کے لیے بہت سے حوصلے کی ضرورت تھی۔نوال نے بہت ہمت جمع کی اور آخر کار اپنی زندگی کی اذیت ناک لمحات میں بھی کھو گئی۔

(صبح صادق کا وقت تھا۔حسن صاحب،ان کی بیگم اور ہانی،وہ تینوں شاک تاثرات کے ساتھ صحن کے ایک طرف کھڑے تھے جبکہ صحن کی دوسری طرف اشفاق کھڑے تھے۔ان کے چہرے پر نیل اور زخم کے نشانات تھے اور

آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا۔انہوں نے اپنی آنکھیں صحن کے عین بیچ میں پڑی نوال پر گاڑھی ہوئی تھی جو چپ چاپ روئے جا رہی تھی۔

اشفاق جیسے ہی اسے لے کر گھر میں داخل ہوئے انہوں نے نوال کو یونہی صحن میں دھکا دے کر پھینکا تھا اور اونچی آوازیں دے کر سب کو بلا لیا تھا۔وہ ساری کہانی ان سب کو سنا چکے تھے۔ صحن میں اب خاموشی چھائی تھی۔اتنا سناٹا تو اشفاق صاحب کے والدین کے انتقال پر بھی نہیں ہوا تھا۔شاید آج اس گھر میں انسانی جان سے بھی کوئی قیمتی شے لٹ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

حسن صاحب نے ماحول میں طاری اس جمود کو تقریباً پندرہ منٹ بعد توڑا۔ان کے چہرے پر بے یقینی ابھی تک واضح تھی۔وہ آہستہ آہستہ قدم لیتے ہوئے نوال کے پاس آئے اور اسے کندھوں سے پکڑ کر کھڑا کیا۔ان کی گرفت

اشفاق کی گرفت کی طرح سخت نہیں تھی لیکن اس گرفت میں اب شفقت، محبت بھی نہیں ملتی تھی۔

حسن صاحب کچھ دیر تک نوال کا چہرہ دیکھتے رہے پھر آہستہ آواز میں بولیں۔

"کیوں گئی تھی تم روفی کے ساتھ؟" لہجہ اور الفاظ سخت نہیں تھے مگر انداز ایسا تھا کہ بندے کا اسی وقت مر جانے کو دل چاہے۔

www.novelsclubb.com

"میں اس سے محبت کرتی ہوں، اسی لیے۔۔" نوال نے اپنی زبان دانتوں تلے دبائی۔ وہ اظہارِ محبت کر رہی تھی، اپنے باپ کے سامنے۔ اگر یہ حیا بھی

نہ ہوتی تو بھی جس بات نے اسے رکنے پر مجبور کیا تھا وہ اس کے اپنے الفاظ تھے۔ اس نے کہا وہ محبت کرتی ہے حالانکہ بولنا تو اسے یہ چاہیے تھا وہ محبت کرتی تھی۔اس نے ایک پل کے لیے دل جھانکا تو اس کو اپنا وجود زلزلوں کی زد میں لگا۔وہ ابھی تک روفی کی محبت میں گرفتار تھی۔اس سب کے بعد بھی! اس وقت تو وہ سوچ رہی تھی وہ ہمیشہ روفی سے نفرت کرے گی لیکن انسانوں کی سوچ نے کبھی دل پر قابو پایا ہے۔

دوسری طرف حسن صاحب اپنی بیٹی کے اس قدر بے باک اظہارِ محبت پر بھڑک اٹھے۔انہوں نے کچھ ساعت اس کا چہرہ دیکھا جو گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔حسن صاحب کو نوال کے چہرے پر کوئی شرمندگی دکھائی نہیں دے رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

حسن صاحب نے بھی دھکا دے کر اسے گرا دیا اور واپس مڑ گئے۔ وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ رہے تھے۔ جاتے جاتے انہوں نے ملامت بھری نظر اپنی بیگم پر ڈالی جو نظریں چرا گئیں۔

آسمان پر آہستہ آہستہ سفیدی چھا رہی تھی مگر نوال کی آنے والی زندگی میں اب کوئی سفیدی نہیں چھانے والی تھی۔)

نوال اٹھ کر بیٹھ گئیں۔ انہوں نے ساتھ والے گھر کی طرف دیکھا جس کی چھت یہاں سے بھی واضح دکھائی دے رہی تھی۔ وہاں ایک عورت کپڑے سکھا رہی تھی۔ نوال کی نظر کچھ دور پڑے ڈوپٹے پر گئی جو سرخ رنگ کا تھا۔ اس عورت نے اسے بھی دھو کر سکھایا تھا۔ نوال کے دماغ میں ایک دم سرخ کا راج ہوا۔

وہ اسی سرخ کا پیچھا کرتی ہوئی واپس ماضی میں چلی گئی۔

(نوال کے گھر کے بھاگنے کے یہ دو دن بعد کا ذکر ہے۔

سرخ رنگ کے گھنگھٹ میں اس کا چہرہ چھپا ہوا تھا۔ میک اپ کے نام پر اس نے صرف لال رنگ کی لپ اسٹک لگائی تھی۔ مریم نے اسے اپنی شادی کا لہنگا ہی پہنا دیا تھا۔ سب کچھ اتنی جلدی ہو رہا تھا کہ کسی کو بھی سمجھ نہیں آ رہی تھی کیا کرے؟ نکاح جتنا سادگی سے ہو سکتا تھا، اسے کروایا جا رہا تھا۔ چند ایک قریبی عزیز کو بلوانے کے علاوہ کوئی بھی یہاں بلوایا نہیں گیا تھا۔

نوال نے بہت کوشش کی اس شادی کو رکوانے کی لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ اشفاق خود بھی پہلے اس شادی کے لیے راضی نہیں تھا مگر جانے کیسے حسن صاحب نے اسے منایا تھا۔

کچھ دیر بعد حسن صاحب مولوی صاحب اور چند گواہان کو لے کر گھر میں داخل ہو گئے۔

مولوی صاحب کو عین اس کے سامنے بٹھایا گیا۔ گھنگھٹ نکلنے کی وجہ سے کوئی بھی نوال کے چہرے کو نہیں دیکھ سکتا تھا جس کا خون بری طرح نچڑ رہا تھا۔

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟" مولوی صاحب نے اس سے پوچھا۔

وہ کیا جواب دیتی؟ یہ نکاح اسے قبول ہوتا اگر نکاح نامے پر اشفاق کی بجائے روفی کا نام لکھا ہوتا لیکن ابھی!

"نوال!" حسن نے سخت تنبیہی انداز میں اس کا نام لیا۔

نوال نے ہمت جمع کی۔

www.novelsclubb.com

"قبول ہے!"

اور پھر بس جو بھی تھا اب ختم ہو گیا تھا۔اب زندگی نے اندھیروں میں ہی سفر کرنا تھا۔)

نوال نے ایک گہری آہ بھری۔ نکاح کے بعد سے لے کر اب تک اشفاق کے رویے میں کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی۔ان دونوں کے درمیان بس ایک ہی رشتہ بن سکا۔حاکم اور محکوم کا!

آج بہت برس بعد ان کے دل میں شکوہ جاگا۔

www.novelsclubb.com

"روفی !کاش تم مجھے یوں چھوڑ کر نہ جاتے۔"

****

کمرے کی حالت ابتر تھی۔بیڈ کی چادر زمین پر لگ رہی تھی۔بیڈ پر ایک ساکن جسم تھا۔اس کا خون نچڑا ہوا تھا جبکہ اس کے عین سامنے ایک شخص کھڑا تھا۔اس کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

"زینب! تمہارا حسن تو ان سالوں میں مزید نکھر گیا۔یقین ہی نہیں آیا تم دو بچوں کی ماں ہو۔"

www.novelsclubb.com

زینب کے چہرے پر کچھ بھی نہیں تھا۔اس کی حالت چیخ چیخ کر بتا رہی تھی اس کے ساتھ کیا ہوا ہے۔

روفی اب جانے کے لیے کھڑا ہو گیا تھا۔

"پھر ملیں گے زینب!" اس نے زینب کی لٹ پیچھے کی جو چہرے پر آ رہی تھی۔ زینب کے اندر اتنی بھی توانائی نہیں تھی کہ اسے روک پاتی۔

اس کے بعد روفی آہستہ آہستہ قدم لیتا ہوا کمرے کے کونے کی طرف گیا۔ اس طرف دونوں بچے بندھے ہوئے تھے۔ ان دونوں نے یہ سب اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھا تھا۔ اب روفی کو اپنے پاس آتا دیکھ کر نمرہ کی سیاہ آنکھیں خوف و ہراس سے پھیل گئی تھیں۔ شایان بہت مشکل سے خود کو گھسیٹ گھسیٹ کر اپنے آپ کو نمرہ کے سامنے کیا۔

روفی جھکا اور شایان کے بالوں پر ہاتھ پھیرا۔ شایان نے نفرت سے اپنا سر جھٹکا۔ اس کی آنکھوں میں طیش تھا۔ وہ روفی کو مار دینا چاہتا تھا۔

"او کے بچوں میں جا رہا ہوں!" روفی نے دوستانہ انداز میں کہا۔

پھر اس نے ایک نظر نمرہ کو دیکھا۔ نمرہ کی روح تک ان نظروں سے پھڑ پھڑا گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ویسے ایک بات ماننی پڑے گی تم بھی اپنی ماں سے کم نہیں ہو۔ اتنی سی عمر میں اتنی خوبصورتی!"

"میری بہن کو ہاتھ بھی مت لگانا ورنہ!!" شایان چیخ کر بولا۔ وہ فرط جذبات سے اپنی بات بھی مکمل نہیں کر پایا تھا۔

روفی نے تمسخرانہ انداز میں اس کی جانب دیکھا۔

"ورنہ کیا؟ جس طرح اپنی ماں کو میرے ساتھ دیکھ کر روئے اور چلائے تھے بالکل اسی طرح اپنی بہن کو دیکھ کر چلاؤ گے۔ ہاں؟"

www.novelsclubb.com

شایان کے کان کی لو تک سرخ ہو گئی۔

"میرے ہاتھ کھولو پھر میں بتاؤں گا میں کیا کیا کر سکتا ہوں۔"

"تم۔۔۔"

"روفی!"

اس سے پہلے کوئی کچھ کہتا زینب خاموشی سے کھڑی ہوئی اور روفی کے عین سامنے کھڑی ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

"روفی، جتنا تم کرنا چاہتے تھے کر لیا۔اب اور نہیں!" اس کی آواز مشینی اور کھوکھلی تھی۔

"اب اگر تم نے میرے بچوں کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھا ناں تو میں تمہاری آنکھیں نکال دوں گی۔" سیاہ آنکھوں میں اس قدر تپش تھی کہ وہ دنیا جلا سکتی تھیں۔

"اچھا تو کچھ دیر پہلے کیوں چپ رہی جب تمہارے ساتھ وہ سب ہو رہا تھا۔اب بول تو ایسے رہی ہو جیسے بہت کوئی بہادر ہو!" روفی کے لہجے میں استہزاء تھا۔

www.novelsclubb.com

زینب ایک قدم آگے بڑھی۔اس کی آنکھیں ابھی بھی روفی پر ٹکی ہوئی تھی۔

"کیونکہ روفی تم نے جس عورت کو اپنی ہوس کا نشانہ بنایا وہ بس ایک عورت تھی۔بس ایک عورت! لیکن اب تم جن بچوں پر گندی نظریں ڈالے ہوئے ہو میں ان کی ماں ہوں۔ایک عورت صدیاں ظلم سہتی رہے گی اور خاموش رہے گی لیکن ایک ماں اپنی اولاد کو نقصان پہنچانے والی حقیر سی شے کو بھی عبرت کا نشان بنا سکتی ہے۔"

سیاہ آنکھیں باور کراتی ایک قدم مزید آگے آئیں۔

www.novelsclubb.com

"اس لیے بہتر ہو گا تم اپنی راہ لے لو نہیں تو تم جانتے نہیں ہو اب میں کیا کروں گی۔"

ان آنکھوں میں کچھ ایسا تھا جس نے روفی کے ارادوں کو ڈگمگا دیا۔ وہ بے اختیار پیچھے ہوا۔

"یہ مت سوچنا میں تم سے ڈر کر جا رہا ہوں۔ مجھے بس ایک کام ہے۔ میں پھر کبھی چکر لگاؤں گا۔" یہ کہتے ہوئے وہ مڑ گیا۔

"بالکل میں بھی یہی چاہتی ہوں تم دوبارہ ادھر آؤ۔ آج تو تم بن بتائے آئے اس لیے تم واپس جا رہے ہو۔ آئندہ میں تمہاری واپسی کی اچھے سے تیاری رکھوں گی۔ جب تم آؤ گے تو تمہاری اتنی اچھی خاطر مدارت کروں گی کہ آئے تو تم دو پاؤں پر چل کر ہو نا مگر جاؤ گے تم چار کندھوں پر!"

زینب کا لہجہ برف کی حد تک سرد تھا۔ روفی کی ریڑھ کی ہڈی سنسنا گئی۔ وہ مڑا نہیں اور دوڑ کر باہر چلا گیا۔ کچھ دیر تک زینب، شایان اور نمرہ اپنی پوزیشن پر ہی رہے۔ جب انہیں یقین آ گیا کہ روفی اب گھر سے جا چکا ہے تو زینب بے اختیار فرش پر بیٹھ گئی۔ اسے دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا اس نے بہت بڑی جنگ ہار دی ہو۔ اس کی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگ گئے۔ شایان بس اپنی ماں کو دیکھتا ہی رہ گیا۔ شایان کے چہرے پر بے بسی کا تاثر گہرا ہوتا چلا جا رہا تھا۔

جب کہ نمرہ، وہ اپنی ماں کو یوں روتا دیکھ کر خود بھی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ اس کے ساتھ بیٹھے شایان نے اسے کوئی تسلی، کوئی دلاسہ نہیں دیا۔ وہ سب اب خود سے ایک الگ ہی جنگ لڑ رہے تھے۔

وہ تینوں جو دوسرے کے لیے مکمل تھے آج روفی انہیں اپنے خود کے لیے نامکمل کر گیا تھا۔ ظالم کو ظلم کرتے ہوئے ایک بار تو ضرور سوچنا چاہیے کہ اس کا ظلم کہیں کسی کی نسلیں تو تباہ نہیں کر سکتا ہے۔

کیا پتا یہ سوچ اس کو اس ظلم سے باز رکھے۔ شاید!

****

نوال جیسے ہی اپنے گھر واپس آئی فوراً سے اشفاق کے کمرے میں گئی۔ توقع کے عین مطابق انہیں دونوں لوگ اسی پوزیشن میں ملے جس میں وہ انہیں چھوڑ کر گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

اشفاق نے سونے کے لیے آنکھوں پر بازو ڈالا ہوا تھا جبکہ عزاہ خاموشی سے ایک طرف رکھے صوفے پر بیٹھی تھی۔اپنی ماں کو دیکھ کر وہ اٹھ گئی۔

نوال نے اسے باہر آنے کا اشارہ کیا اور خود بھی باہر چلی گئیں۔عزاہ نے سر اثبات میں ہلایا اور قدم آگے کو بڑھائے۔

کچھ لمحات بعد ہم لوگ اشفاق کے گھر کے لاؤنج میں آئے تو دونوں ماں بیٹی صوفے پر بیٹھی باتیں کرتی دکھائی دیں گی۔

www.novelsclubb.com

"اب تم نے اپنا بہت زیادہ خیال رکھنا ہے عزاہ، ہلکی سی بھی بے احتیاطی نہیں ہونے دینی۔ سمجھ رہی ہو نا؟" نوال کی فکر ماؤں والی تھی۔

عزاہ نے سر اثبات میں ہلایا۔

"ویسے اماں آپ اس پرانے گھر کرنے کیا گئی تھی؟"

عزاہ کا سوال سن کر وہ کچھ پل کے لیے ساکت ہوئیں۔

www.novelsclubb.com

"اس گھر میں میری یادیں تھی عزاہ، تمہارے ابو اسے بیچنا چاہتے ہیں لیکن میں ایسا نہیں چاہتی ہوں۔ ادھر میرا بچپن گزرا۔ جوانی گزری ہے اور۔۔۔"

"اور پرانی عاشقی کے قصے بھی وہی سے جڑے ہیں۔" مردانہ آواز سننے پر ان دونوں کی نگاہیں دروازے پر کھڑے اشفاق پر گئی۔ جن کی نگاہیں آج شعلہ بار تھیں۔ عزاہ نے حیرانی سے اپنے ماں کے فق چہرے کو دیکھا۔

اشفاق ایک قدم آگے بڑھے۔ان کی چال کمزور ہو گئی تھی۔

"تم بہنوں کو اکثر شکوہ رہا ہے ناں میری تمہاری ماں پے سختی پر۔ تو آج سنو میری یہ سختی تم لوگوں کی ہی بھلائی کے لیے تھی ورنہ تمہاری ماں تو جانے کب کی بھاگ جاتی اپنے عاشق کے ساتھ!"

www.novelsclubb.com

"اشفاق صاحب!" نوال تڑپ کر اٹھ کھڑی ہوئیں۔ عزاہ بھی ہونقوں کی طرح ان کے درمیان کھڑی تھی۔ ماضی کے قصے کھل اٹھے تھے۔

"کیا اشفاق صاحب؟ آواز اونچی کرنے سے تم حقیقت نہیں بدل سکتی ہو۔ بچپن کا تو صرف بہانہ تھا میں اچھے سے جانتا ہوں اس گھر میں تم اپنے اس پرانے محبوب کی آہیں بھرنے گئی تھی۔ اتنے سال۔۔۔۔۔۔ اتنے سال میں خاموش رہا ہوں نوال، اس لیے نہیں کیونکہ مجھے تم سے لگاؤ تھا یا تم سے ہمدردی تھی۔ میں نے تم سے یہ شادی کی ہے ناں تو بس تمہارے باپ کے مجھ پر احسانات کے قرض کی وجہ سے!"

www.novelsclubb.com

نوال آنکھیں پھاڑے اشفاق کو دیکھنے لگی۔

"تمہارے باپ نے ہم چچا بھتیجے کے رشتے کا ایک پل میں سودا کیا تھا نوال بیگم! جب میں تمہیں لے کر گھر واپس آیا تو انہوں نے بعد میں مجھے بٹھا کر وہ سب احسانات گنوائے جو انہوں نے مجھ پر اور میری بہن پر کیے تھے۔ وہ سب احسانات جو حق سمجھ کر میں لیتا رہا، اس دن مجھے بتایا گیا وہ سب تو بس ایک قرض تھا۔ بس ایک قرض! اور اس دن مجھ سے ادائیگی مانگی گئی۔ میں ہمیشہ سے خوددار تھا۔ کسی کا ایک روپیہ بھی اپنے پاس نہیں رکھتا تھا۔ اسی لیے میں نے تم سے شادی کی۔ سوچا تھا شروع میں ہی تمہیں یہ سب بتا دوں گا۔ تمہیں بتا دوں گا تمہارے باپ نے تمہارا بس سودا کیا تھا۔ تمہیں پل پل اذیت دوں گا لیکن پھر!"

www.novelsclubb.com

اشفاق صاحب لمحے بھر کو رکے۔

"پھر میرے دل میں رحم آ گیا۔ تمہارے ماں باپ نے بھی جب میں ان کا قرض دار تھا تب اچھا سلوک رکھا تھا تو اب کیا میں یہ قرض برے رویے سے لوٹا کر پورا قرض واقعی میں دے دوں گا؟ اسی سوچ نے میری زبان ہمیشہ بند کروائے رکھی۔ شادی کی پہلی رات اور عالیہ کے بھاگنے کی رات کے علاوہ میں نے کبھی بھی تمہارے بھاگنے کا تذکرہ نہیں چھیڑا ورنہ دل تو چاہتا تھا سر راہ اس قصے کو اچھالوں۔"

"جب اتنے سال خاموش رہ ہی لیے تھے تو پھر اب کیوں؟ اب کیوں میری اولاد کے سامنے آپ نے میرا پردہ اٹھایا؟" نوال نے شکوہ کیا۔

www.novelsclubb.com

"کیونکہ اس سے پہلے کبھی روفی ہماری ازدواجی رشتے میں یوں بیچ میں نہیں آیا تھا۔ کیا میں نہیں جانتا آپ آج کل کس طرح اس کی محبت کا دم بھر رہی ہیں۔ کیا میں نہیں جانتا آپ پرانے گھر جا کر سارا دن اس کا سوگ منا کر آئی ہے؟"

اشفاق سیدھا ان کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے۔ نوال نے بے اختیار نظریں چرائی۔

اشفاق کے چہرے پر ایک تلخ مسکراہٹ دوڑ گئی۔

www.novelsclubb.com

"نوال بیگم، ہم نے اپنا بچپن، اپنی جوانی اور اپنا بڑھاپا ساتھ گزارا ہے۔ آپ کے چہرے پر ابھرتے تاثرات پڑھ لیتا ہوں۔ جیسے ہی آپ گھر واپس آئی آپ

کو دیکھ کر جان گیا آپ وہاں سے ماتم کر کے آئی ہیں۔ میں آج آپ کی بیٹی کے سامنے یہ سب ہر گز نہیں بولتا اگر آپ کے چہرے کے تاثرات میں پڑھ نہ لیتا۔ پہلے آپ شرم، حیا یا جانے کس وجہ سے یہ تاثرات چھپا لیا کرتی تھیں لیکن آج تو آپ نے انہیں بھی چھپانے کی کوشش نہیں کی۔ اگر آپ اپنے جذبات چھپاتے چھپاتے تھک گئی ہے تو میں کیوں بوجھ دل میں رکھوں۔ عزاہ!"

عزاہ جو خاموشی اور حیرانی سے یہ سب کچھ سن رہی تھی اس کے درمیان میں اپنا نام سن کر چونک اٹھی۔

www.novelsclubb.com

"جی بابا!"

"تم جاننا چاہو گی تمہاری ماں نے اپنی جوانی میں کیا گل کھلائے ہیں؟ اس نے اپنے باپ کو کتنا رسوا کیا تھا؟"

اشفاق صاحب شعلہ بار لہجے میں پوچھ رہے تھے۔

عزاہ اپنے باپ کے کمزور چہرے کو دیکھتی رہی پھر بے اختیار اس کی گردن نفی میں گھمی۔

www.novelsclubb.com

"نہیں بابا!"

اشفاق صاحب کے چہرے پر استہزایہ مسکراہٹ پھیل گئی۔

"دیکھا تم سے زیادہ تمہاری بیٹی میں حیا ہے۔ کتنی گری ہوئی عورت ہو تم نوال! تم نے۔۔۔"

"میں نے اس لیے منع نہیں کیا کہ میں اپنی ماں کے ماضی سے حیا کر رہی ہوں۔" عزاہ نے ایک دم ان کی بات کاٹی۔ اشفاق جو بولے جا رہے تھے اپنی بیٹی کے منہ سے یہ بات سن کر ان کی زبان پر یکدم تالا پڑا۔

"میری ماں کے ماضی کو میں نہیں جانتی ہوں۔ میں نہیں جانتی ہوں کہ میری ماں نے گناہ کیا یا ان پر بہتان لگا۔ میں نہیں جانتی وہ کیا حالات تھے جب میرے نانا نے میری ماں کا نکاح آپ سے کروایا اور نہ ہی میں یہ سب جاننا چاہتی

ہوں۔میری ماں نے جو بھی کیا، جیسا بھی کیا، اگر گناہ کیا بھی تو اللہ نے اسے معاف کیا یا نہیں کیا مجھے اس سے سروکار نہیں ہے۔ہاں مگر میں اس پردے کو چاک نہیں ہونے دوں گی جو اللہ نے میری ماں اور میرے درمیان ڈال دیا ہے۔آپ سے بھی یہی کہوں گی کہ اس پردے کو چاک نہ کریں۔جو کچھ بھی ہوا اسے پردے میں رہنے دیں۔یوں پردہ چاک کرنے سے میری ماں میری نظروں میں نہیں گرے گی لیکن میرا باپ ضرور گر جائے گا جس نے یہ پردہ ہم دونوں کے درمیان سے ہٹایا۔"

یہ کہہ کر عزاہ نے اپنا موبائل ٹیبل پر سے اٹھایا۔

www.novelsclubb.com

"چلتی ہوں اماں۔اپنا خیال رکھیے گا۔" وہ مڑی اور اپنے باپ کو دیکھا۔

"خدا حافظ بابا!"

یہ کہہ کر وہ آہستہ اور محتاط قدم اٹھاتی باہر چلی گئی جبکہ کمرے میں موجود ایک دوسرے کا چہرہ دیکھتے رہ گئے۔ان کی بیٹی انہیں کیا کہہ کر چلی گئی تھی۔

****

شام کے اندھیرے ہر سو پھیل رہے تھے۔ایسے میں اگر ہم ایک بازار کے اندر جھانکیں تو یہاں پر بے حد رش تھا۔ایسا لگتا تھا لوگوں کا سیلاب اس بازار میں آگیا تھا۔

www.novelsclubb.com

ایسے میں ہم لوگوں کی ٹکروں اور دھکوں سے بچتے ہوئے ہم راستہ بناتے گزریں تو یہاں پر ہمیں جائی یانہ اور نائلہ شاپنگ کرتے ہوئے ملیں گی۔ان دونوں کے ہاتھوں میں کپڑوں اور جیولری کے تھیلے تھے۔

شاپنگ پر جانے کا پلان نائلہ کا تھا۔اس کے خاندان میں شادی تھی۔وہ اسی کی تیاری کے لیے جائی یانہ کو اپنے ساتھ بازار لے آئی تھی۔ٹیوشن سنٹر سے جلدی چھٹی لینے کے بعد دونوں مسلسل دو گھنٹے سے چلے جا رہے تھے۔

ابھی وہ دونوں چوڑیوں کے ٹھیلے کے سامنے کھڑے بحث کر رہے تھے۔

"بھائی اتنا زیادہ کیوں لگا رہے ہو کانچ کی تو چوڑی ہے۔" نائلہ نے تنک کر کہا۔

"باجی مہنگائی ہی اتنی ہو گئی ہے۔ بندہ کیا کرے؟" ٹھیلے والا اپنے آپ کو معصوم ثابت کرنا چاہتا تھا۔

"مانتی ہوں مہنگائی ہو گئی ہے لیکن اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کانچ کی چوڑی کی قیمت سونے کی چوڑی سے بھی زیادہ کر دو۔" نائلہ کے تیکھے لہجے پر دوکاندار بھی تلملا گیا۔

www.novelsclubb.com

"باجی ہم تو اتنے میں ہی بیچتے ہیں۔لینا ہے آپ نے تو لے لو ورنہ آپ کی اپنی مرضی ہے۔"

جائی یانہ کو بے اختیار شرمندگی ہوئی۔وہ مال سے شاپنگ کیا کرتی تھی۔دوکان داروں سے یوں بحث کرنا،ان کا یوں بدتمیزی سے بات کرنا اسے برا لگ رہا تھا۔وہ خفت سے اپنا چہرہ گھما گئی جبکہ نائلہ کوئی اثر لیے بغیر ابھی بھی بحث میں مگن تھی۔اسی میں اسے فیروزی رنگ کی چوڑیاں دکھائی دی جو اسٹال پر کچھ پیچھے پڑی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ کی آنکھوں کو چوڑیوں کا یہ رنگ خاصا بھلا محسوس ہو رہا تھا۔ اس نے ٹھیلے والے کے ساتھ کام کرتے لڑکے کو بلایا۔

"سنو! یہ اس کی بارہ چوڑیاں نکالنا۔" اس نے فیروزی رنگ کی چوڑیوں کی جانب اشارہ کیا۔

لڑکے نے سر اثبات میں ہلایا اور جس ڈنڈے میں چوڑیاں لٹکی ہوئی تھی اسے اٹھا کر بارہ چوڑیاں باہر نکالی۔

"یہ لیں باجی!" جائی یانہ چوڑیاں پکڑنے کے لیے ہاتھ بڑھاتی اسی وقت کسی اور ہاتھ نے ان چوڑیوں کو تھام لیا۔

www.novelsclubb.com

"کتنے کی ہے؟" مردانہ آواز نائلہ اور ٹھیلے کے مالک تک بھی پہنچی تھی۔ان دونوں نے بھی گردن موڑ کر اسے دیکھا۔نارمل تاثرات کے ساتھ وہ جائی یانہ کی دائیں طرف کھڑا تھا۔پینٹ شرٹ پہنے،اس نے اپنے گھنگرالے بالوں کو پی کیپ سے چھپانے کی ناکام کوشش کی تھی۔

لڑکے نے آرام سے پیسے بتائے۔زید نے سر ہلایا اور اپنی پینٹ میں سے پیسے نکال کر لڑکے کو دیے۔جائی یانہ اس قدر شاک میں تھی کہ زید کی اس حرکت کو محسوس ہی نہ کر پائی۔

www.novelsclubb.com

پیسے دے دینے کے بعد زید نے چوڑیاں پیک نہیں کروائی بلکہ جائی یانہ کا ہاتھ تھام کر چوڑیاں پہنانے لگا۔

"تم سچ سچ بتاؤ تم مجھے اسٹاک کر رہے ہو ناں!" اس کی توجہ زید کی چوڑیاں پہنانے کی طرف نہیں تھی۔ وہ ابھی بھی بے یقینی کا شکار تھی۔

زید صرف مسکرایا کہا اس نے کچھ نہیں! جائی یانہ کا شک مزید بڑھ گیا۔

"خاموش کیوں ہو؟ مجھے بتاؤ تمہیں کیسے پتہ چلا میں نائلہ کے ساتھ بازار آئی ہوں۔" جائی یانہ نے اپنا ہاتھ زید کے ہاتھوں سے کھینچنا چاہا۔ زید ابھی بھی چوڑیاں پہنا رہا تھا۔ اس کے اچانک ہاتھ کھینچنے سے ایک چوڑی ٹوٹ گئی۔ زید نے

بروقت جائی یانہ کے ہاتھ کو مضبوطی سے تھام لیا ورنہ مزید چوڑیاں ٹوٹنے کا اندیشہ تھا۔

"آرام سے! اگر یہ ٹوٹی ہوئی چوڑی آپ کی کلائی پر لگ جاتی تو؟" زید نے دھیمے انداز میں اسے ڈانٹا۔

زید نے نظر ابھی بھی جائی یانہ کی کلائی پر جمائی ہوئی تھی۔ اسے غور سے دیکھنے پر بھی ایک خراش دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ اسے کچھ سکون ملا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے کچھ نہیں پتہ مجھے بتاؤ تمہیں کیسے پتہ چلا میں یہاں ہوں۔ کل بھی تم نے مجھے بس میں ڈھونڈ لیا تھا اور آج بھی! یہ سب اتفاق نہیں ہے۔" جائی یانہ کا انداز ضدی بچے جیسا تھا۔

"جی بالکل! یہ اتفاق نہیں ہے۔ ہے نا نائلہ!" اس نے جائی یانہ کے ایک ہاتھ میں چوڑیاں پہنا دی تو اسے چھوڑ کر دوسرا ہاتھ پکڑ کر پہنانے لگا جبکہ نائلہ یوں اپنا ذکر سن کر ایک پل کے لیے گڑبڑائی۔

www.novelsclubb.com

"کیا؟"

زید نے توجہ نہیں دی اور اپنی رو میں بولے گیا۔

"نائلہ نے ہی مجھے بتایا کہ آپ لوگ شاپنگ پر گئے ہیں تو میں نے سوچا آپ کو تنہا کیوں چھوڑوں؟ میں بھی آ گیا۔" جائی یانہ نے گردن موڑ کر اپنی دوست کو دیکھا۔ نائلہ جس کے چہرے پر خود بے یقینی چھائی ہوئی تھی جائی یانہ کو یوں دیکھتا پا کر اس کا سر بے اختیار اثبات میں ہل گیا۔

جائی یانہ پر سکون ہو گئی۔

"اگر شاپنگ ہو گئی ہے آپ دونوں کی تو ہمیں شاید گھر چلنا چاہیے۔"

چوڑیاں پہنا دینے کے بعد زید نے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے حکم جاری کیا۔

"ابھی نہیں ابھی تو نائلہ کو جیولری بھی لینی۔۔" جائی یانہ اپنی بات مکمل کرتی اس سے پہلے ہی نائلہ نے بات کاٹ دی

"نہیں جائی یانہ میں بعد میں لے لوں گی۔ مجھے لگتا ہے واقعی میں ہمیں گھر جانا چاہیے۔" اس کی نظریں زید پر گئیں۔ زید نے بے اختیار چہرہ گھمایا۔

"چلیں!" یہ کہتے ہوئے وہ ان دونوں سے آگے چلنے لگا جبکہ جائی یانہ اور نائلہ اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگی۔ وہ لوگ ٹھیلے والے سے کچھ دور گئے تو ایک دم سے وہ رکا اور پیچھے مڑ کر جائی یانہ کے سامنے ہاتھ پھیلایا۔

"آپ موبائل دے سکتی ہے؟"

جائی یانہ نے سر اثبات میں ہلایا اور موبائل نکال کر زید کو دے دیا۔

اس نے پوچھنے کی زحمت بھی نہیں کی کہ زید کو موبائل چاہیے کیوں؟

اس کے بعد وہ لوگ دوبارہ چلنے لگ گئے۔

جب وہ لوگ بازار سے باہر سڑک پر نکل گئے تو انہوں نے رکشہ کروایا اور اس پر بیٹھ گئے۔پہلے انہوں نے جائی یانہ کے ہاسٹل کا ایڈریس دیا۔اس کے بعد رکشہ اس منزل کی جانب گامزن ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

وہ لوگ کچھ اس طرح بیٹھے تھے کہ جائی یانہ اور نائلہ ساتھ بیٹھی تھیں جبکہ زید جائی یانہ کے بالکل سامنے بیٹھا تھا۔

"تمہارا ہاتھ ٹھیک ہے؟" جائی یانہ نے گفتگو برائے گفتگو پوچھا۔

"جی!!"

"پھر کل تم دوکان چلے جاؤ گے ناں؟"

www.novelsclubb.com

"میں نے دوکان چھوڑ دی ہے۔" زید نے بڑے آرام سے اس کے سر پر دھماکہ پھوڑا۔

"کیا؟" جائی یانہ آگے کو ہوئی۔ "لیکن کیوں؟"

"دوکان میرا بہت سا وقت کھا جاتی تھی۔ ساتھ ساتھ یونیورسٹی میں بھی میں ریگولر نہیں جا پا رہا تھا۔ اس لیے میں نے فری لانسنگ کرنے کا سوچا ہے۔ میں نے کچھ کورسز بہت عرصے پہلے ہی کر لیے تھے مگر اس وقت میرے پاس لیپ ٹاپ نہیں تھا لیکن اب میں نے ادھار لے کر ایک سینڈ ہینڈ لیپ ٹاپ خرید لیا ہے۔ یوں میری مرضی ہو گی جس وقت چاہوں کام کر سکتا ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"امم ہمم!" جائی یانہ نے سمجھتے ہوئے ہنکارا بھرا۔

تھوڑی دیر کے لیے خاموشی چھائی پھر اچانک زید بولا۔

"میں نے آریان کے گھر کا ایڈریس نکال لیا ہے۔آپ لوگ صحیح کہہ رہے تھے جس جگہ اس نے اپنا محل تعمیر کیا ہوا ہے وہ علاقہ خاصا پسماندہ ہے۔"

جائی یانہ کی دلچسپی بڑھ گئی۔اس کی آنکھیں بے اختیار چمکیں۔

"واقعی میں! ایڈریس مجھے سینڈ کرو۔"

www.novelsclubb.com

"بالکل نہیں!" زید نے صاف انکار کر دیا۔"میں آپ جیسی جذباتی لڑکی کو ہر گز ایڈریس نہیں پکڑا سکتا ہوں جو جوش میں ہوش کھو بیٹھتی ہے۔کیا پتہ

اِدھر میں نے آپ کو ایڈریس پکڑایا اور اُدھر آپ مجھے آریان کے گھر کے دروازے پر کھڑی دروازہ کھٹکھٹاتی ہوئی ملیں گی اور جیسے ہی آریان دروازہ کھولے گا آپ اس کے منہ پر تھپڑ مار کر کہہ دیں گی میری بہن مجھے واپس کرو۔"

"میں ایسی بیوقوفی نہیں کروں گی۔" جائی یانہ کا چہرہ خفت سے لال ہو گیا۔

"جی جی آپ ایسی بیوقوفی تھوڑی کریں گی۔ آپ تو سوچ سمجھ کر اس سے بھی بڑی حماقت کریں گی۔ اس لیے جب تک آپ لوگ مجھ پلان میں نہیں گھسائیں گی میں آپ کو ایڈریس نہیں دوں گا۔"

"زید یہ بلیک میلنگ ہے!" جائی یانہ نے احتجاج کیا۔

"بالکل ہے!" زید نے آرام سے سر ہلا کر تصدیق کی۔

رکشہ رک گیا۔ جائی یانہ اپنی منزل پر پہنچ چکی تھی۔ زید نے جائی یانہ کا موبائل اپنی پینٹ کی جیب سے نکال کر اسے تھمایا اور بولا۔

"اپنی بہن سے بات کر لیجیے گا۔ مجھے امید ہے وہ آپ سے زیادہ سمجھدار ہو نگی اور میری بات سمجھیں گی۔"

www.novelsclubb.com

جائی یا نہ منہ پھلائے اس کی بات کا کوئی جواب دیے بغیر چلی گئی۔ زید اسے جاتا ہوا دیکھتا رہا۔

رکشہ کچھ آگے بڑھ گیا۔ منظر یہی پر ختم نہیں ہوا لیکن ہم اس حصے کو تھوڑا سا ملتوی کر کے آگے بڑھ جاتے ہیں۔

****

رات کی سیاہی آسمان پر چھا چکی تھی۔ چاند آج بادلوں کی اوٹ میں چھپا ہوا تھا۔ مصنوعی روشنیوں سے روشن اس شہر کا سفر کر کے ایک گھر میں داخل ہو تو اس میں ایک سنہری آنکھوں والی لڑکی الماری کے ساتھ لگی باتیں کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"جائی یانہ! تمہارا شوہر آخر چاہتا کیا ہے۔ ہمارے اچھے بھلے پلان میں وہ کیوں مداخلت کر رہا ہے؟"

عزاہ کے لہجے میں دبا دبا غصہ تھا۔ اس کی آواز بہت مدھم تھی۔

"بجو! مجھے بھی نہیں پتہ اس کا مسئلہ کیا ہے۔ وہ مجھے کہہ رہا ہے وہ مجھے اکیلے ان سب مسائل میں جانے نہیں دے گا۔ وہ میرے ساتھ ہی ادھر جائے گا۔"

www.novelsclubb.com

عزاہ نے اس کی بات سن کر تیوریاں چڑھائی۔

"تم دونوں کی کونسی رومیو جولیٹ کی کہانی چل رہی ہے۔اپنے شوہر سے کہو اپنا رومنس ایک جگہ چھوڑ دیں۔ہماری بڑی بہن اس وقت اکیلی ہے اور تم ہو کہ تم اپنے شوہر کے ساتھ ہی عیاشیوں میں لگی ہوئی ہو۔اگر وہ تمہیں ایڈریس نہیں دے رہا، تو کسی اور سے لے لو مگر زید کو اس سب میں نہ ملاؤں۔ہم نہیں جانتے وہ ہمارے ساتھ وفادار ہے یا آریان کے ساتھ!"

"وہ میرے ساتھ وفادار ہے!" جائی یانہ کو عزاہ کی باتیں ناگوار لگ رہی تھی۔وہ زید کے ساتھ آخر کونسی عیاشیاں کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں جیسے بہت پتہ ہے ناں! اپنے شوہر کو ایک سائیڈ پر کرو اور جلدی سے عالیہ کا پتہ نکلواؤ۔"

جائی یانہ اس سے پہلے کچھ کہہ پاتی، دوسری طرف سے کال کاٹ دی گئی۔ جائی یانہ کلس کر رہ گئی۔

جب کہ دوسری طرف عزاہ اپنے چھوٹے موبائل کو الماری میں چھپاتے ہوئے ناگواری سے اپنا سر جھٹک رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس نے ایک کام دیا تھا جائی یانہ کو، وہ بھی وہ صحیح سے نہیں کر رہی تھی۔

اسی وقت عزاہ کو دروازے سے کسی کے آنے کی آواز آئی۔اس کے چہرے پر چھائی ناگواری یکدم گھبراہٹ اور پریشانی میں بدل گئی۔موبائل صحیح سے چھپا لینے کے بعد اس نے ایک نظر پھر الماری کو دیکھا پھر اس کا پٹ بند کر کے کمرے میں چلی گئی۔

اسے اپنے سامنے شایان دکھائی دیا۔وہ بیڈ پر بیٹھا اپنے جوتوں کے تسمے کھول رہا تھا۔اسے ایک عام سی نظر دیکھ کر وہ دوبارہ اپنے کام میں مشغول ہو گیا۔ عزاہ اپنی جگہ کھڑی اسے یونہی دیکھتی رہی۔

www.novelsclubb.com

جب سے عزاہ کو یہ خوشخبری ملی تھی تب ہی سے شایان اور اس کے درمیان خاموشی کی دیوار حائل ہو گئی تھی اور عزاہ کو یہ خاموشی بری طرح چبھ رہی تھی۔اسے اس سے بہتر تو شایان کا غصہ لگتا تھا وہ بولتا تھا تو پتہ تو ہوتا تھا نا اس کے دل میں کیا ہے لیکن یہ خاموشی تو سب کچھ چھپائے ہوئے تھی۔

عزاہ کی سوچوں کا تسلسل باتھ روم کا دروازہ زور سے بند ہونے کی وجہ سے ٹوٹا تھا۔اس نے چونک کر دیکھا۔شایان باتھ روم جا چکا تھا اور اس کی نظروں کی سمت ابھی بھی بیڈ کی اس طرف تھی جہاں وہ کچھ دیر پہلے تھا۔

www.novelsclubb.com

اس نے سر تاسف سے نفی میں ہلایا اور کمرے کے باہر چلی گئی۔

****

اسلام آباد کی ایک مصروف سڑک پر ان کی گاڑی رواں دواں تھی۔ ڈرائیور آرام سے گاڑی چلا رہا تھا جبکہ زینب خاموشی سے اپنے ساتھ بیٹھے اپنے دونوں بچوں کو دیکھ رہی تھی جو بہت گم صم دکھائی دیتے تھے۔ وہ بچوں کی کیفیت کو سمجھ سکتی تھی۔ وہ سب ہی ایک مشکل وقت سے گزر رہے تھے۔

اس رات کے بعد زینب کے گھر سے سکون خارج ہو گیا تھا۔ زینب کو اس رات کے بعد ہر چیز سے خوف آنے لگ گیا تھا۔ وہ جب بھی سوتی اسے وہی منظر خواب میں دکھائی دیتے، وہ خوف و ہراس میں نیند سے جاگ کر چیختی چلاتی اور بہت دیر تک اپنے کمرے میں بند رہتی۔ کچھ ہوش میں آنے کے بعد جب وہ سوچتی

وہ کیا کرتی ہے تو اسے بے اختیار اپنے بچوں پر ترس آتا۔ پہلے وہ حادثہ کیا کم تھا جو اب اس کی یہ حالت مزید بچوں کو پریشان کرنے لگ گئی تھی۔

وہ کراچی جہاں اس نے اپنے بہت سے سال لگا دیے تھے یکدم سے اسے غیر محفوظ لگنے لگ گیا۔ تھا اسی ذہنی رو میں اس نے ایک فیصلہ کیا۔ اس نے کراچی سے اپنا سارا کام ختم کر کے واپس اسلام آباد جانے کا سوچ لیا۔ وہ جانتی تھی اشفاق کا دل کبھی اس کے لیے نہیں پگھلے گا مگر جب وہ انہیں یہ حادثہ سنائے گی تو اور کچھ نہیں تو وہ ان کا محافظ تو ضرور بنے گا۔

www.novelsclubb.com

اشفاق بے حس ضرور تھے لیکن بے غیرت نہیں! توقع کے عین مطابق جب زینب نے اپنی ساری کہانی انہیں سنائی اور واپس آنے کا بتایا تو اشفاق ان

کی مدد کے لیے تیار ہو گئے۔ ساتھ ساتھ انہوں نے ام ہانی اور اسے پرانے گھر میں جو ان دونوں کا حصہ نکلتا تھا وہ بھی دے دیا۔

وہ رقم اتنی تھی کہ زینب اپنی سیونگز کے ساتھ اسے ملا کر اپنا گھر تھوڑی سی کھینچا تانی سے خرید سکتی تھی۔ زینب نے اسلام اباد آنے سے پہلے ہی گھر خرید لیا اور یوں اسے کے پاس ایک ٹھکانہ بھی ہو گیا۔

اسلام آباد وہ عمر کی موت کے بعد بس ایک بار آئی تھی۔ اسے ایک ایوینٹ میں فوٹو گرافر بننے کے لیے اس کی ایجنسی والوں نے بھیجا تھا۔ اس میں بھی وہ اشفاق کے گھر نہیں گئی تھی۔ ان دنوں نوال کے ہاں تیسری بیٹی ہوئی تھی۔ اس لیے اشفاق اور نوال ہسپتال میں ہی تھے۔ پھپھو ہونے کے ناطے وہ بھی رسماً نوال کا حال پوچھنے بس ہسپتال سے ہی ہو آئی تھی۔

اشفاق کے حالات بھی بدل گئے تھے۔انہوں نے ایک بزنس اسٹارٹ کیا تھا جو انہیں بہت منافع دے رہا تھا۔انہوں نے پرانے محلے والا گھر چھوڑ دیا تھا اور ایک اچھے علاقے میں بنگلہ خرید لیا تھا۔زینب کے پاس اس وقت بس اتنی معلومات تھیں۔

وہ کچھ کچھ کراچی چھوڑ کے جانے پر اداس بھی تھی۔اتنے عرصے کراچی رہنے کے بعد اسلام آباد جانا نہ چاہتے ہوئے بھی برا لگ رہا تھا۔اس جگہ اس کے دونوں بچوں نے ایک ساتھ بچپن جیا تھا۔ان دونوں بچوں کی یہاں سے یادیں جڑی تھیں۔

زینب جانتی تھی بچے یہاں سے جانے کے فیصلے پر مزاحمت ضرور کریں گے۔ نمرہ نے تو تھوڑی بہت بحث کے بعد زینب کا فیصلہ مان لیا تھا مگر شایان نے باقاعدہ جھگڑا کیا تھا۔ یہ پہلی دفعہ تھا جب زینب اور شایان کے درمیان تلخ کلامی ہوئی تھی ورنہ تو شایان کبھی اونچی آواز میں بھی زینب سے بات نہیں کرتا تھا۔ اسے یوں اس فیصلے سے مخالفت کرتا دیکھ کر زینب کچھ دیر کے لیے شاک میں گئی پھر اس نے حتمی طور پر اپنا فیصلہ سنا دیا۔

شایان کو چار و ناچار ماں کا فیصلہ ماننا ہی پڑا۔

www.novelsclubb.com

اشفاق کے گھر پہنچ کر جب اس نے بہت سالوں بعد اپنے سامنے نوال کو دیکھا تو یکدم انہیں بہت کچھ یاد آیا۔ وہ دونوں ایک دوسرے کے گلے لگ گئیں۔

زینب عالیہ اور عزاہ دونوں سے بھی ملی۔ دونوں ہی بچیاں انہیں اچھی لگی تھیں جبکہ جائی یانہ ابھی نوال کی گود میں ہی تھی۔ وہ بمشکل ایک دو قدم چلنا ہی سیکھی تھی۔

ایک دن اشفاق کے گھر رکنے کے بعد وہ لوگ اس گھر چلے گئے جو گھر زینب نے خریدا تھا۔ تھوڑی بہت ناراضگی کے بعد شایان اور نمرہ کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا تھا۔ زینب نے یہاں پر بھی نوکری شروع کر دی تھی اور اپنے بچوں کا ایڈمیشن وہی کروا دیا جہاں اشفاق کی بچیاں پڑھا کرتی تھیں۔

www.novelsclubb.com

آہستہ آہستہ سب کچھ نارمل ہونے لگ گیا تھا۔بد قسمتی سے زینب کا رات کے وقت چیخنا چلانا بھی معمول بن گیا تھا۔اس کے بچوں کی پریشانی میں اب معمول بن گئی تھی۔

زندگی یونہی چل رہی تھی۔

****

رات کا کھانا سب نے ساتھ کھالیا تھا۔اب سب اپنے اپنے کمروں میں سو رہے تھے ایسے میں اگر ایک شخص کے پاس آؤ تو وہ نیند کی حالت میں بھی خوف

www.novelsclubb.com

زدہ دکھائی دیتا تھا۔ وہ بار بار اپنے ہاتھ پاؤں ہلا رہا تھا۔ وہ کوئی برا خواب دیکھ رہا تھا پھر شاید کچھ ہوا۔

وہ یکدم اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے تین لمبی لمبی سانسیں لی۔ اس کی سیاہ آنکھوں میں ابھی بھی خوف و ہراس پایا جا سکتا تھا۔ اس نے ایک نظر اپنے ساتھ لیٹی بیوی کو دیکھا جو اس سے بے نیاز خواب خرگوش میں مگن تھی۔ اس نے ایک آسودہ سانس نکالی اور دوبارہ لیٹ گیا۔

اس نے وہی رات دیکھی تھی جس میں اس کی ماں کو اس کے سامنے زیادتی کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ اسے اس دن کی بے بسی آج تک یاد تھی جب وہ اپنی ماں کے لیے جانا چاہتا تھا مگر اس کے ہاتھ پاؤں باندھ کر اسے مجبور کیا گیا کہ وہ یہ سب دیکھیں۔ کہنے کو شایان ایک مرد تھا مگر جب بھی وہ اس دن کے بارے میں سوچتا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اسے اپنا مرد ہونا ایک گالی لگتا۔ کیا فائدہ اس کی ماں کے پاس ایک بیٹا ہونے کا، جب ان کا بیٹا مشکل وقت میں انہیں بچا ہی نہ پایا ہو۔

اس دن کے بعد سے کچھ بھی ویسا نہ رہا تھا۔ اس ایک دن کے بعد سے اسے ہر ہر چیز پر غصہ آنے لگا۔ وہ اپنا غصہ نکالتا بھی بہت تھا۔ وہ شایان جو اپنے اسکول میں ہنس مکھ مشہور تھا۔ اب وہی شایان ایک جھگڑالو لڑکا بن گیا تھا۔ وہ کسی کے ساتھ بھی اچھے سے نہیں رہ پایا۔ ماں کو جب بھی وہ دیکھتا تو اس کے دل میں احساس جرم سر اٹھا لیتا اور بہن کو وہ اپنی جاگیر سمجھنے لگا۔ اسے کبھی بھی یاد نہیں پڑتا تھا اس نے کب نمرہ سے ہنس کر بات کی تھی۔ شاید اس حادثے سے پہلے ہی وہ دونوں کھل کر کھیلا کرتے تھے۔ اس کے بعد سے تو ان دونوں کا بانڈ ہی ختم ہو گیا۔ ایک عالیہ کے لیے جو دل نرم پڑ جاتا تھا اسے عالیہ کی بے وفائی نے بری طرح توڑ دیا تھا اور بیوی؟ بیوی اس کے لیے کوئی خاص اہمیت اب رکھتی ہی نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

دنیا کہتی ہے وہ بس ایک حادثہ تھا۔اگر کوئی یہ حادثہ سنتا تو یقیناً زینب کو ہی وکٹم مانتا مگر نہیں زینب اکیلی وکٹم نہیں تھی۔وہ بھی وکٹم تھا جس نے یہ سب دیکھا تھا۔وہ بھی ایک وکٹم تھا۔

اس نے اپنا ذہن اس بات سے ہٹا کر کسی اور طرف لانے کی کوشش کی۔تھوڑی دیر بعد وہ کامیاب ہو گیا اور نیند اس پر مہربان ہو گئی۔

****

اس کی ساری توجہ کلاس میں لیکچر دیتے پروفیسر کی جانب تھی۔ وہ اپنے ساتھ بیٹھے زید کو بالکل نظر انداز کیے ہوئے تھی۔ زید بڑی سی مسکراہٹ لیے اسے دیکھ رہا تھا۔ وہ جب بھی اس کے ساتھ ہوتی تھی کسی دوسری جانب اس کی کم ہی توجہ جاتی تھی۔ وہ بس خاموشی سے اپنے ساتھ بیٹھی اسے لڑکی کو دیکھے جانا چاہتا تھا۔ چاہے صدیاں ہی کیوں نہ گزر جائے۔ اسے یقین تھا وہ صدیوں بعد بھی اسی انہماک اور توجہ سے اس لڑکی کو دیکھ سکتا تھا۔

کلاس ختم ہونے کے بعد جب جائی یا نہ اپنا سامان سمیٹنے لگ گئی تو زید نے اسے پکارا۔

www.novelsclubb.com

"بیگم صاحبہ!"

جائی یانہ نے کچھ نہیں کہا۔ سپاٹ تاثرات کے ساتھ وہ یونہی اپنا سامان سمیٹتی رہی۔ سامان سمیٹنے کے بعد وہ کھڑی ہونے لگی جب زید نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا۔

"اچھا ناں بات تو کر لیں۔ ناراضگی آپ کی میرے ساتھ ہے۔ اپنی زبان کے ساتھ تھوڑی جو آپ اسے استعمال ہی نہیں کر رہی ہیں۔" زید نے اسے چڑانا چاہا۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ نے ایک سرد نظر اس پر ڈالی۔

"میری کوئی بات مانتے ہو جو میں تم سے بات کروں؟"

"میں آپ کی بات نہیں مانتا ہوں، میں زید رحیم آپ کی کوئی بات نہیں مانتا ہوں؟" زید نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھتے بولا۔ "میرے دوستوں نے میرا نام زن مرید رکھ دی ہے۔ سب کہتے ہیں آپ نے مجھ پر کالا جادو کر دیا ہے اس لیے میں آپ کے سحر میں پوری طرح جکڑ گیا ہوں۔ ان کے نزدیک میں آپ کے علاوہ کسی بارے میں بات ہی نہیں کرتا ہوں اور آپ کہتی ہے میں آپ کی بات نہیں مانتا ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"ہاں تو نہیں مانتے ہو۔" اس نے اپنا ہاتھ زید سے چھڑوایا اور چہرہ دوسری جانب کر لیا۔ وہ کچھ بولے بغیر بھی صاف صاف کہہ رہی تھی زید صاحب مجھے مناؤ۔

"کونسی بات نہیں مانی میں نے آپ کی؟"

"ایڈریس والی!"

"ہاں تو اس کے علاوہ تو سب کچھ مانتا ہوں نا!"

"ایڈریس والی تو نہیں مانتے ہو نا!" جائی یا نہ دو بدو اسے جواب دے رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

زید نے گہری سانس خارج کی۔

"دیکھیں جائی یانہ میں ایڈریس آپ کو اس لیے نہیں دے سکتا ہوں کیونکہ مجھے یقین ہے آپ خود کو کسی مسئلے میں الجھا دیں گی۔ آپ جب تک اپنے پلان میں مجھے شامل نہیں کریں گی میں ہرگز آپ کو ایڈریس نہیں بتاؤں گا۔"

"میری بہن نہیں مان رہی ہے۔" جائی یانہ نے اس موقع پر سچ بتانا ہی بہتر سمجھا۔

"پھر آپ انہیں کہہ دیں آپ بھی ان کی مدد نہیں کر رہی ہیں۔" زید نے آرام سے کہا۔ جائی یانہ یہ بات سن کر ہی کلس اٹھی۔

www.novelsclubb.com

"میری بڑی بہن اتنے بڑے مسئلے میں پھنسی ہوئی ہے اور تم کہہ رہے ہو میں اپنی بہن کی مدد ہی نہ کروں واہ!"

"کس نے کہا آپ اپنی بڑی بہن کی مدد نہ کریں۔" زید کی بات سن کر جائی یانہ نے اسے ایسے دیکھا جیسے اس کا دماغی توازن بگڑ گیا ہو۔

"آپ چاہیں تو میں آپ کے ساتھ آپ کی مدد کر سکتا ہوں۔ آپ اپنی اس درمیانی بہن کو ہمارے بیچ میں سے نکال دیں۔ سمپل!" زید نے وضاحت کی۔

www.novelsclubb.com

"وہ نہیں مانیں گی۔" جائی یانہ نے آفر فوراً مسترد کر دی۔

"ایک تو آپ بہنیں بڑی ڈھیٹ ہیں۔ سوئی ایک ہی جگہ اٹک جاتی ہے آپ لوگوں کی۔" زید کا اب اس بحث سے دماغ خراب ہونے لگ گیا تھا۔ پھر اس نے خود کو دوبارہ پر سکون کیا۔

"آپ ایک بار دوبارہ اپنی بہن سے بات کریں۔ مجھے یقیں ہے وہ مان جائیں گی۔"

"اچھا!" جائی یا نہ بس اتنا ہی بول پائی۔ وہ جانتی تھی کوئی فائدہ نہیں ہے۔

www.novelsclubb.com

اس کے بعد وہ اگلا لیکچر لینے کے لیے کلاس سے باہر چلی گئی جبکہ زید بینچ پر پیچھے ہو کر بیٹھ گیا اور اپنے پاؤں ڈیسک پر رکھ لیے۔

****

اب ہم کہانی کے اس کردار کے پاس جاتے ہیں جو اس وقت قید تھا۔ اس کی نظریں اب مایوس ہو چکی تھی۔ اپنے اغواکاروں سے رحمدلی کی امید بالکل ختم تھی۔ کوئی مسیحا اسے اس قید سے نکالنے نہیں آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ قید تھی۔ اسے قید ہی رہنا تھا۔ اسے اسی قید میں مرنا تھا۔

یہ تین فقرے اس کے ذہن میں ازبر ہو گئے تھے۔اسی ذہنی رو میں وہ اپنا کھانا بھی صحیح سے کھا نہیں پا رہی تھی۔اس کا چہرہ پرانی والی عالیہ کے چہرے سے خاصا بدل گیا تھا۔چہرے کی جلد کھردری ہو گئی تھی۔بال روکھے ہو گئے تھے۔وجہ صحیح سے توجہ نہ دینا تھا۔

اسے اپنی زندگی بالکل ساکن لگنے لگی تھی۔ایسے جیسے زندگی میں سب کچھ ختم ہو گیا ہو۔وہ لاشعوری طور پر اب موت کا انتظار کرنے لگ گئی تھی۔ایک موت ہی تھی جو اسے اس عذاب سے نکال سکتی تھی۔باقی سب کچھ تو ختم ہو گیا تھا۔سب کچھ!

www.novelsclubb.com

وہ یونہی بلاوجہ بیٹھے رہنے سے جب تھک گئی تو ٹی وی کے پاس گئی اور اسے چلالیا۔ ٹی وی پر وہی ڈاکیومنٹری آرہی تھی۔ کشمیریوں پر بنائی ہوئی ڈاکیومنٹری!

وہ چپ چاپ دیکھنے لگی۔ اس کے سامنے بہت سے لوگ آہ و زار کر رہے تھے۔ بچے اپنے خاندانوں کے اجڑنے پر ماتم کر رہے تھے۔

"کیا میرے گھر والے بھی مجھے یاد کرتے ہونگے؟" اس نے مایوسی سے سوچا۔ شاید بلکہ یقیناً نہیں۔

www.novelsclubb.com

وہ آگے بڑھتی رہی۔اس نے دیکھا ایک جگہ فائرنگ کا طوفان بھارتی فوج نے ڈال دیا ہے۔ایسے وقت میں بھی اس کی نگاہ ایک بچے پر گئی جو ایک ماں کی گود میں تھا ماں بچے کو بچانے کے لیے اپنے سینے سے چھپا لیا تھا۔

"کیا میری ماں مجھے اس طرح نہیں بچا سکتی تھی؟"اس نے ایک بار پھر مایوسی سے سوچا۔"میرے گھر والوں کو تو میری فکر ہی نہیں ہے۔میں جیوں یا مروں انہیں کوئی فرق نہیں پڑتا ہو گا۔"

"انہیں فرق نہیں پڑتا لیکن کیا تمہیں فرق پڑتا ہے؟"اسے اپنے عقب سے آواز آئی۔اس نے جھٹکا کھا کر پیچھے دیکھا۔اس نے جو دیکھا وہ یقین ہی نہیں کر پائی۔اس کے سامنے اس کا اپنا آپ کھڑا تھا۔عالیہ اشفاق!اس کے چہرے پر تیکھی مسکراہٹ تھی۔

وہ بالکل عین اس کے سامنے کھڑی تھی۔

"تم!!"اس سے پہلے وہ کچھ پاتی سامنے کھڑی عالیہ نے ہاتھ اوپر کو اٹھایا۔

"بس، پہلے میرے سوال کا جواب دو۔ کیا تمہیں اپنے خاندان کا خیال آیا، ان کی فکر ہوئی؟"

www.novelsclubb.com

عالیہ کے یہ پوچھنے کی دیر تھی۔اس کے منہ پر تالے لگ گئے۔وہ جانتی تھی یہ کچھ نہیں بس اس کی آنکھوں کا دھوکا تھا مگر یہ دھوکا حقیقت سے قریب تر سوالات کر رہا تھا۔

دوسری طرف سامنے کھڑی عالیہ کے چہرے کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

"نہیں ناں!" وہ پل بھر کے لیے رکی۔"تمہیں ان کی فکر نہیں ہوئی حالانکہ نمرہ، مسز جہانگیر اور آریان سب صاف صاف کہہ کر گئے تھے کہ ان کا مقصد پورے خاندان کو تباہ کرنا ہے۔تمہیں ان کی ایک بار بھی فکر ہوئی جب انہوں نے کہا وہ تمہاری بہنوں کو تباہ کر دیں گے۔کوئی تو بات ہوئی ہو گی ناجو

تمہارے باپ کو ہارٹ اٹیک ہوا ایسے بیٹھے بٹھائے تو کسی کا دل یوں ہاتھوں سے نہیں جاتا ہے۔ تمہیں اس وقت فکر ہوئی تھی؟"

"مجھے ہوئی تھی۔ مجھے میرے بابا کی فکر ہوئی تھی۔" بلآخر وہ بول اٹھی تھی۔

"نہیں!" عالیہ نے گردن اور انگلی دونوں نفی میں ہلائی۔ "تمہیں بالکل بھی فکر نہیں ہوئی تھی۔ تمہیں اگر فکر ہوئی تھی تو بس یہی کہ اگر تمہارا باپ مر گیا تو تمہیں معاف کون کرے گا۔ تمہیں یاد رہا تو بس اتنا ہی رہا۔ یہ یاد نہیں رہا تمہارے باپ کی بیماری پر تمہاری بہنوں نے کس طرح یہ سب سنبھالا ہو گا۔ تمہاری ماں تو ہلکی سی پریشانی پر گھبرا جاتی ہے وہ اتنے بڑے جھٹکے پر کیسے سنبھلی ہو گی۔ تمہیں تو کسی چیز کی فکر نہیں ہوئی ہو گی عالیہ!"

عالیہ کو ایسے لگا اس کے منہ پر کسی نے جوتا دے مارا ہو۔ اتنا تلخ سچ اپنے ہی عکس سے سننا اس پر گڑھوں پانی ڈال رہا تھا۔

"پہلے خود کسی کی فکر کرنا سیکھ جاؤ عالیہ لوگ تمہاری فکر تو کر ہی لیں گے۔"

یہ کہہ کر وہ عکس غائب ہو گیا تھا مگر کیا وہ واقعی غائب ہوا تھا۔ وہ ہق دق سی اسی جگہ کو دیکھی جا رہی تھی جہاں اس نے اپنا آپ دیکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

پیچھے ٹی وی ابھی بھی چلا ہوا تھا اور سبز ہلالی پرچم میں لپٹے لوگ باآواز بول رہے تھے۔

"اللہ اکبر!"

"اللہ اکبر!"

****

www.novelsclubb.com

نیا دن نئی شروعات کا پیام دے رہا تھا مگر ایک لڑکی ایسی بھی تھی جس کا موڈ بری طرح آف تھا۔اپنی یونیورسٹی کے گراؤنڈ میں بیٹھی وہ اپنی دوست کے ساتھ باتوں میں مگن تھی۔

"میرا دماغ خراب کر دیا ہے ان سب نے۔بجو کہتی ہے زید کو پلان سے دور رکھو اور زید مجھے ان سب میں اپنے بغیر گھسنے نہیں دے رہا ہے یار! تم بتاؤ میں کیا کروں؟"

جائی یانہ نے اتنی بے چارگی سے کہا کہ ایک پل کے لیے تو کالی چادر میں لپٹی لڑکی کو ہنسی بھی آگئی جسے اس نے بمشکل دبایا۔

جائی یانہ نے اس کی یہ کوشش دیکھ لی۔

"ہنس لو بیٹا ہنس لو۔ شادی تو تمہاری بھی ہونی ہے پھر میں تم سے پوچھوں گی جب سسرال والے ایک کام کرنے کو کہے اور میکے والے انکار کر رہے ہو تو بندہ کیسے پھنستا ہے!" جائی یانہ نے جل کر کہا۔

"وہ تمہارا شوہر ہے۔ تم نے تو اسے پورا سسرال ہی بنا دیا۔" نائلہ ہنس پڑی۔

www.novelsclubb.com

"تم اسے نہیں جانتی ہو اس لیے کہہ رہی ہو۔ وقت آنے پر وہ ساس، نند، بھاوج تمام قسم کے رشتے نبھا لیتا ہے۔" جائی یانہ کا انداز ابھی بھی جلا کٹا تھا۔

پھر وہ ان سب باتوں کو چھوڑ کر دوبارہ پرانے موضوع پر آئی۔

"اچھا اب تم مجھے کوئی حل تو بتاؤ!"

"جائی یانہ!" نائلہ کا لہجہ اب نرم ہو گیا تھا۔ "میں تمہیں یہی کہوں گی کہ زید جو کہہ رہا ہے اسے مان لو۔ میرا یقین مانو زید جو بھی کرے گا تمہارے بھلے کے لیے ہی کرے گا۔"

www.novelsclubb.com

"وہ تو کہہ رہا ہے عزاہ بجو کو ہی پلان سے نکال دو اب یہ بات میں اس کی کیسے مان لوں۔ اگر میں نے ایسا کیا تو بجو تو میری شکل دیکھنے کی روادار نہیں رہے گی۔"

"جائی یا نہ تم کوئی ایسا کام کرو جس سے تمہاری عزاہ بجو بھی ناراض نہ ہو اور تم زید کی بات بھی مان لو۔ مجھے یقین ہے تم اتنا کر لو گی۔"

"میں یہ بھی تو کر سکتی ہوں ناں کہ زید بھی ناراض نہ ہو اور بجو کی بات بھی مان لوں۔"

www.novelsclubb.com

"ہر گز نہیں!" نائلہ اس قدر قطعیت سے بولی کہ ایک پل کے لیے جائی یانہ چونک گئی۔اس نے غور سے نائلہ کو دیکھا۔نائلہ بھی سمجھ گئی اس نے کچھ زیادہ ہی اٹل لہجے میں اپنی بات کہہ دی تو وضاحت دینا اس نے ضروری سمجھا۔

"تم زید کی ہی بات مانو جائی یانہ، زید جو بھی کرنے جا رہا ہے تمہارے بھلے کے لیے ہی کرنے جا رہا ہے۔اس کی بات کو یوں نظر انداز مت کرو۔"

"اچھا!" جائی یانہ نے اس موضوع پر مزید بحث کرنا نامناسب سمجھا۔

www.novelsclubb.com

کچھ پل خاموشی کے گزرے اس کے بعد نائلہ شوخ انداز میں بولی۔

"ویسے مسز زید آپ کو یاد ہے کل کیا ہے؟"

"ہاں جانتی ہوں!" جائی یانہ نے بے نیاز انداز اپنائے رکھا۔ "کل میری برتھ ڈے ہے۔"

"ہمم ماشاءاللہ سے تو کل پھر خوب سیلبریشن ہو گی۔ ویسے میں تو آج ہی تمہیں ہیپی برتھ ڈے کہہ دوں گی۔ ایسا نہ ہو آپ کے شریک حیات کل کسی اور کو آپ کے پاس برداشت ہی نہ کر رہے ہو۔"

www.novelsclubb.com

"ایسا کچھ نہیں ہو گا۔ اسے تو پتہ بھی نہیں ہو گا۔"

جائی یانہ کی بات سن کر نائلہ نے اس کے کندھے پر معنی خیز ہاتھ مارا جس پر جائی یانہ نے جوابی ہاتھ اس کے کندھے پر مارا۔

"ویسے شادی شدہ لوگوں کی برتھ ڈے کیسے گزرتی ہے۔مجھے ہمیشہ سے یہی تجسس رہا ہے!" نائلہ ابھی بھی باز نہیں آئی تھی۔

"اگر اتنا ہی شوق ہے تو ایک عدد لڑکے کو پھانس کر کر لو شادی خود ہی پتہ چل جائے گا۔" جواب دینے والی بھی پھر جائی یانہ تھی۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں میری آزادی سے بہت مسئلہ ہے! کیا ہر شادی شدہ عورت کو کنواری لڑکی سے ایسے ہی مسائل ہوتے ہیں۔"

"نہیں دراصل کنواری لڑکیاں شادی شدہ لڑکیوں کو دیکھ کر کمپلیکس کا شکار ہو جاتی ہے۔اس لیے شادی شدہ لڑکی جو بھی کہے اسے برا ہی لگتا ہے۔"

اب ان دونوں کی بحث یہو نہی جاری رہنی تھی۔

****

www.novelsclubb.com

زینب کے گھر میں اگر داخل ہو تو سب معمول کے مطابق چل رہا تھا۔عزاہ اپنے کمرے میں تھی۔کرنے کو کچھ بھی نہیں تھا۔پھپھو اب اسے کسی کام پر ہاتھ

لگانے نہیں دے رہی تھیں۔عالیہ کا مسئلہ بھی ابھی تک وہی تھا۔اس میں کوئی پیش رفت نہیں ہوئی تھی۔

عزاہ کو رہ رہ کر جائی یانہ پر غصہ آرہا تھا۔اسے ایک چھوٹا سا کام اس نے دیا تھا۔اس پر بھی وہ اتنا وقت لگا رہی تھی۔شاید اسے وہ کام کرنا ہی نہیں تھا۔اسی لیے وہ بہانے بنانے میں لگی ہوئی تھی۔

عالیہ بیچاری کب سے آریان جیسے شخص کے ساتھ تھی۔جانے اس نے اس کا کیا حال کیا ہوگا۔وہ ان ہی سوچوں میں مگن تھی۔

اسی وقت ملازمہ کمرے کے اندر داخل ہوئی۔

"بی بی جی! بیگم صاحبہ نے آپ کو بلایا ہے۔"

"اچھا!" اس نے سر اثبات میں ہلایا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

ملازمہ کے ساتھ چلتے ہوئے وہ نمرہ کے کمرے میں پہنچ گئے۔ ادھر بیڈ کے پاس کھڑی زینب پریشان دکھائی دیتی تھیں۔ ان کے ہاتھ میں موبائل بھی دکھائی تھا جس پر وہ اپنی انگلیاں اضطراب سے چلا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"پھپھو بلایا؟" اس نے عام سے لہجے میں پوچھا۔

"ہمم!" زینب نے سر اثبات میں ہلایا۔ تاثرات ہنوز پریشان تھے۔ "تمہیں پتہ ہے نمرہ کہاں گئی ہے؟"

"نہیں نمرہ نے مجھے نہیں بتایا۔ ان فیکٹ وہ تو مجھے بتا کر ہی نہیں جاتی ہے۔" عزاہ نے وضاحت دی۔

"اف! اس لڑکی نے پریشان کر کے رکھا ہوا ہے۔ صبح سویرے سے باہر نکلی ہوئی ہے۔ میڈم کا موبائل بھی گھر پر پڑا ہوا ہے۔ اب بندہ اس سے بات کیسے کریں!"

www.novelsclubb.com

عزاہ جو آرام سے سن رہی تھی، موبائل کا گھر پر ہی موجود ہونے کی خبر سن کر چونکی۔

"نمرہ اپنا موبائل یہی بھول گئی ہے؟"

"ہاں بیٹا!"

"اچھا کہاں پر ہے؟" عزاہ نے تجسس سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

زینب نے بیڈ کی دراز کی طرف اشارہ کیا۔ عزاہ خاموشی سے دراز کے پاس چلی گئی اور فون اٹھالیا۔

اس نے موبائل کھولا تو اس سے پاسورڈ مانگا گیا۔

"موبائل تو لاک ہوا ہوا ہے۔" عزاہ نے مایوسی سے کہا۔

"مجھے پاسورڈ پتہ ہے۔"

"اچھا کیا ہے۔" چوچہرہ مایوس ہوا تھا فوراً کھل اٹھا۔

www.novelsclubb.com

"نائن ایٹ سیون سکس!" پھپھو نے مصروف انداز میں کہا۔ ان کی ساری توجہ اپنے موبائل پر ہی مرکوز تھی۔

عزاہ نے موبائل کا لاک کھول لیا اور سیدھا کنٹیکٹ لسٹ میں پہنچ گئی۔ وہاں پر سب سے پہلے وہ آریان کے نمبر پر گئی۔اس نے وہ نمبر کاپی کر کے اپنے موبائل نمبر پر ایس ایم ایس کے ذریعے سینڈ کر دیا۔اس کے بعد اس نے اپنا موبائل نمبر اور ایس ایم ایس دونوں ڈیلیٹ کر دیے۔

"کچھ ملا بیٹا!" پھپھو کی بات سن کر اسے جھٹکا ملا۔ایک پل تو اسے یہ سوچنے میں لگا تھا پھپھو کس بارے میں بات کر رہی ہے۔

www.novelsclubb.com

"نہیں پھپھو ڈھونڈ ہی رہی ہوں۔"

اس کے بعد عزاہ واٹس ایپ پر گھس گئی۔اس کے بعد وہ آریان کی چیٹ کھول کر بیٹھ گئی۔ نمرہ شاید بیوقوف تھی یا اپنے آپ کو ضرورت سے زیادہ ماسٹر مائنڈ سمجھتی تھی کیونکہ اس نے اپنی اور آریان کی چیٹ کو ڈیلیٹ نہیں کیا تھا۔

وہ پڑھنے لگ گئی۔اس میں ایسی کوئی بھی بات نہیں تھی جسے وہ پھپھو کو دکھا سکتی۔ان دونوں کی چیٹ ایسی تھی جیسے دو عام دوست چیٹنگ کرتے ہو۔

اوپر کرتے کرتے اسے آریان کی طرف سے سینڈ کیا ہوا ایک میسج ملا۔ وہ اسلام آباد کے علاقے کا ہی ایک ایڈریس تھا۔اس کے ساتھ آریان نے یہ بھی لکھا ہوا تھا۔وہ امی جان کے اسی گھر میں دوبارہ رہنے آگیا ہے۔

"کہیں یہ وہی گھر تو نہیں تھا۔"

اس نے ایک پل کے لیے سوچا۔اس نے اس ایڈریس کو حفظ کر لیا۔

"لگتا ہے نمرہ بی بی آ گئی!" ملازمہ کی بات سن کر عزاہ کے ہاتھ سے موبائل چھوٹتے چھوٹتے بچا۔

وہ جلدی سے واٹس ایپ سے باہر نکلی اور سب کچھ پہلے جیسا کر کے موبائل دراز کے اوپر رکھ دیا۔

www.novelsclubb.com

پھپھو اور ملازمہ کمرے سے باہر نکل گئی۔ عزاہ نے خود ایک پل کے لیے پر سکون کیا اور وہ بھی باہر چلی گئی۔

زینب کے گھر میں زینب کی ڈانٹتی آواز اب گونج رہی تھی۔

****

شام کے وقت ہر کوئی اپنے کام میں مگن تھا۔ جائی یا نہ بھی ان ہی کاموں میں مگن تھی۔ وہ ٹیوشن سینٹر سے پڑھا کر بس اسٹاپ کی جانب جا رہی تھی جب اسے دور سے زید پیدل چلتا ہوا دکھائی دیا۔

www.novelsclubb.com

وہ رک گئی۔ جیسے ہی زید قریب آیا وہ فوراً بولی۔

"تمہارے بازو کا زخم کیا ابھی تک نہیں بھرا ہے؟"

"نہیں کچھ کچھ ٹھیک ہو گیا ہے۔" زید نے اپنے دونوں ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈال لیے۔ وہ دونوں اب ساتھ چلنے لگ گئے تھے۔

"اگر تھوڑا سا صحیح ہو گیا ہے تو تم بائیک کا استعمال کیوں نہیں کرتے؟"

www.novelsclubb.com

جائی یانہ نے عام سے لہجے میں پوچھا تھا مگر زید کے چہرے پر یکدم ایک تاثر ابھرا تھا جو وہ بہت جلد چھپا گیا۔

"میں یونہی پیدل آنا چاہتا ہوں۔ پیدل چلنے سے صحت اچھی رہتی ہے۔" زید کی بات سن کر جائی یانہ نے گہری نگاہیں زید پر ڈالی۔

"ایک بات بولوں؟"

بس اسٹاپ دور سے دکھائی دینے لگ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"جی!" زید نے سر اثبات میں ہلایا۔

"تم بہت عجیب ہوتے جا رہے ہو۔ بہت زیادہ عجیب!" اس کی یہ بات سن کر زید کے چہرے پر سایہ گزرا۔

"امم ایسی تو کوئی بات نہیں ہے۔" بہت دیر بعد اس نے کہا تھا۔

"تم بتانا نہیں چاہتے ہو یہ الگ بات ہے مگر جب سے اس رات ہماری لڑائی ہوئی ہے تب سے تم عجیب طرح سے بی ہیو کرنے لگ گئے ہو۔"

www.novelsclubb.com

"عجیب سے رویے سے آپ کا کیا مطلب ہے؟ مجھے ذرا کھل کر بتائیں گی؟" وہ دونوں بس اسٹاپ پر آ کر رک گئے تھے۔

"تم۔۔۔تم!" جائی یانہ الفاظ اکھٹے کرنے لگ گئی۔کچھ دیر یونہی لفظ تلاش کرنے کے بعد اس نے ہار مان لی۔

"رہنے دو۔مجھے خود نہیں پتہ میں کیا محسوس کر رہی ہوں۔" وہ جان گئی تھی وہ زید کو صرف لفظوں سے یہ بات نہیں سمجھا سکتی تھی۔

زید نے جواباً کچھ نہیں بولا۔دونوں ہی خاموش رہے۔کچھ دیر بعد جب بس آئی تو وہ دونوں اس پر سوار ہو گئے۔

www.novelsclubb.com

دونوں جب بس میں ایک ساتھ بیٹھ گئے تو جائی یانہ کے ذہن میں فوراً ایک بات آئی۔

"زید!"

"ہمم!" وہ اپنے موبائل پر لگا ہوا تھا۔

"تمہیں پتہ ہے کل کیا دن ہے؟" اس نے بڑے محتاط انداز میں پوچھا تھا۔

www.novelsclubb.com

زید نے اوپر سر کر کے سوچنے کے انداز میں ہاتھ اپنی تھوڑی پر رکھا پھر کچھ دیر بعد بولا۔

"میرے خیال سے تو اتوار ہے۔"

جائی یانہ کا دل چاہا اپنا سر پیٹ لے۔

"ظاہر سی بات ہے کل اتوار ہے۔۔۔" اس سے پہلے وہ اپنی بات مکمل کر پاتی زید بول پڑا۔

"اگر اتنی ہی ظاہر بات تھی تو آپ نے مجھ سے کیوں پوچھا؟"

www.novelsclubb.com

"پاگل ہوں میں! دماغ ہی خراب ہے میرا!" جائی یانہ نے جلے کٹے انداز میں کہا۔

"اچھا!" زید دوبارہ موبائل میں مگن ہو گیا۔

جائی یانہ نے ایک تیز نظر زید پر ڈالی اور پھر بس میں موجود لوگوں کو دیکھا۔ کوئی بعید نہیں تھی اگر یہ بس خالی ہوتی تو وہ زید کا سر ہی توڑ ڈالتی۔

اس نے غصہ کم کرنے کے لیے کھڑکی سے دوسری طرف دیکھنا شروع کر دیا۔

www.novelsclubb.com

****

اگلے دن کی شروعات ہی جائی یانہ کے لیے بہت بری تھی کیونکہ وہ جیسے ہی سو کر اٹھی اسے پتہ چلا باہر بارش ہو رہی ہے۔اس کا منہ کھڑکی سے بوندوں کو گرتا دیکھ کر بن گیا۔

لوگوں کے لیے ہوتی ہو گی بارش رومینٹک لیکن جائی یانہ کو بارش سے سخت قسم کی چڑ تھی۔اسے ایک عجیب سی الجھن ہو جایا کرتی تھی۔سڑکوں، پارکوں اور جگہ جگہ بارش کے بعد اسے بس پانی پانی ہی کھڑا ہوا دکھائی دیتا تھا۔

آج چھٹی کا دن تھا اور اس کی سالگرہ بھی تھی۔اس نے سوچا تھا وہ اکیلے ہی پورا شہر گھومے گی اور آج کا سارا دن وہی کام کرے گی جو اسے اچھا لگتا ہے مگر بارش نے اس کا پلان خراب کر دیا تھا۔ناشتہ کر لینے کے بعد وہ منہ بنا کر بیڈ پر بیٹھ گئی اور گھور کر کھڑکی کو دیکھنے لگ گئی۔

"ایسا لگ رہا ہے بارش سے نہیں اپنے عاشق سے ناراض ہو!" اس کے ساتھ والے بیڈ پر جے ٹی پسارا مار کر لیٹی ہوئی تھی۔ بیڈ کے تاج سے کمر کی ٹیک لگا کر اس نے اپنے پاؤں بیڈ پر پھیلائے ہوئے تھے۔ اپنے اوپر اس نے لیپ ٹاپ رکھا ہوا تھا جس پر وہ رات سے ویب سیریز دیکھ رہی تھی۔ وہ سو کر نہیں اٹھی بلکہ اب وہ سونے والی تھی۔

"تمہیں کیا!" جائی یانہ نے نروٹھے انداز میں کہا۔ پھر کچھ دیر بعد اسے کچھ یاد آیا۔

www.novelsclubb.com

"تمہارے پاس کوئی نان فکشن بک ہو گی؟"

"سوری میرے پاس اگر ملیں گے تو ناول ملیں گے وہ بھی ڈائجیسٹ والے، پڑھو گی؟"

"نہیں مجھے نان فکشن بک ہی پڑھنی ہے!"

"کیوں ناول سے کیا مسئلہ ہے۔اچھے نہیں لگتے؟" جے ٹی کے سوال پر جائی یانہ بولی۔

www.novelsclubb.com

"ناول میں پڑھ لیتی ہوں۔مجھے تھوڑے بہت پسند بھی ہے مگر زیادہ پسند مجھے نان فکشن کتابیں ہے کیونکہ اس میں لکھاری اپنے قاری سے براہ راست

بات کر رہا ہوتا ہے۔ وہ اپنا علم وقت کی قید سے آزاد، کسی کہانی یا کردار کے سہارے کے بغیر لکھتا ہے۔ میری بہنیں سمجھتی ہے میں ناول پڑھتی ہوں۔ بہت سے لوگ سمجھتے ہے اگر آپ ریڈر ہے تو آپ کو فکشن بکس ہی پسند ہے۔ کچھ لوگوں کو نان فکشن بک بھی پسند ہوتی ہے۔ جو بالکل نارمل ہے۔"

"تمہاری اتنی بڑی تقریر کا شکریہ مگر بات یہی پر آتی ہے میرے پاس صرف ناول ہے۔ نان فکشن بک نہیں!"

جائی یانہ نے دوبارہ منہ بنالیا۔ کچھ دیر بعد دروازہ بجنے کی آواز آئی۔

"جے ٹی دروازہ بج رہا ہے!" جائی یانہ نے جے ٹی کو آواز لگائی۔

"سنائی دے رہا ہے۔" جے ٹی کی نظریں ہنوز لیپ ٹاپ کی اسکرین پر تھی۔

"اگر سنائی دے رہا ہے تو دروازہ کھولو ناں!" جائی یانہ نے تھوڑے چڑچڑے پن میں کہا۔

"میں ویب سیریز دیکھ رہی ہوں۔ جانا ہے تو خود جاؤ ورنہ مجھے نہیں پتہ!" جے ٹی نے ہاتھ اٹھالیا۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ زور دیتے انداز میں بیڈ پر سے کھڑی ہوئی۔

"اگر تمہاری کوئی دوست باہر ہوئی پھر دیکھنا!" جائی یانہ کا انداز تنبیہہ دینے والا تھا۔

جے ٹی نے ہاتھ جھلا دیا۔اس نے جائی یانہ کی دھمکی کو ہوا میں اڑایا تھا۔

جائی یانہ نے جب دروازہ کھولا تو اس کے سامنے ہاسٹل میں کام کرتی ملازمہ تھی۔

www.novelsclubb.com

"یہ آپ کو کوئی دے کر گیا ہے۔" ملازمہ کے ہاتھ میں ایک گلدستہ اور ایک تحفہ تھا جو اس نے جائی یانہ کی طرف بڑھایا۔

جائی یانہ نے الجھے ہوئے انداز میں اسے پکڑ لیا۔

"یہ کس نے دیے؟ دینے والا اپنا نام بتا کر گیا ہے؟"

"نہیں بی بی!" ملازمہ کا سر نفی میں ہلا۔

"اچھا تو تم حلیہ تو بتا ہی سکتی ہو ناں؟"

www.novelsclubb.com

"یہ سامان تو کوئی آپ کا نام لے کر چوکیدار کو دے کر گیا ہے۔"

"اچھا!" جائی یانہ نے غائب دماغی سے کہا اور دروازہ بند کر کے واپس اندر آ گئی۔

اس نے گلدستہ اور تحفے کا ڈبہ بیڈ پر رکھ دیا۔

"یہ کون دے کر گیا ہے؟" جے ٹی کی نظریں جیسے ہی اس سامان پر گئی فوراً بولی۔

"پتہ نہیں!" جائی یانہ نے تحفے کے ڈبے کو پکڑ لیا تھا۔ اس نے ڈبا ادھر ادھر کر کے گفٹ ریپر کی ٹیپ ڈھونڈی پھر نہایت سلیقے سے گفٹ ریپر کو پھاڑے بغیر اس نے اسے ڈبے سے اتارا۔ اس کے اندر سفید رنگ کا ایک ڈبہ تھا۔

www.novelsclubb.com

اس نے جیسے ہی ڈبے کو کھولا اس کر اندر سے ایک کتاب نکلی جس کا عنوان کچھ اس طرح کا تھا۔

The breif history of time by Stephen "Hawking"

جائی یانہ ایک لمحے کے لیے شاک ہو گئی تھی۔ یہ کتاب نان فکشن تھی اور تو اور جائی یانہ اپنی شادی سے پہلے یہی کتاب کب سے خریدنا چاہتی تھی مگر حالات کے اتار چڑھاؤ نے کتابیں اس کے ذہن سے بالکل نکال ہی دی تھیں۔

یہ کون تھا جسے اس کی پسند ناپسند کے بارے میں اتنا پتہ تھا۔

اس کے ذہن میں زید کا نام ابھرا۔ کیا وہ زید نے اسے یہ دیا تھا؟ دل بار بار نہ کہہ رہا تھا لیکن اگر زید نے اسے یہ کتاب نہیں دی تو پھر کون ہو سکتا ہے؟ کون ہو سکتا ہے؟

اسی پل اس کے موبائل پر ایک میسج آیا اس نے جیسے ہی موبائل اٹھا کر دیکھا تو وہ عزاہ کی جانب سے آیا ایک ایڈریس تھا۔

www.novelsclubb.com

ابھی وہ پورا ایڈریس پڑھ پاتی، اس سے پہلے ہی عزاہ کی کال آئی۔

"ہیلو جائی یانہ!"

اسپیکر میں سے آواز ابھری۔

"ہاں بولو بجو!"

"مجھے آریان کا ایڈریس مل گیا ہے۔مجھے لگتا ہے عالیہ یہاں ہے۔"

www.novelsclubb.com

عزاہ کی بات سن کر جائی یانہ موبائل ایک کان سے ہٹا کر دوسرے میں لگایا۔

"آپ سچ کہہ رہی ہے؟"

"ہاں"

"آپ کو کیسے ملا؟"

"کم از کم مل تو گیا۔ تمہاری طرح تو نہیں کیا کہ کام لے کر بہانے بنانے لگ گئی۔" عزاہ نے طنز کیا۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ کو شدید قسم کا غصہ آیا مگر وہ ضبط کر گئی۔

عزاہ بولتی رہی۔

"مجھے پورا یقین ہے آریان یہی پر ہو گا۔اب تمہیں بس یہ کرنا ہے وہاں جا کر پہلے گرد و نواح کا جائزہ لینا ہے اور پھر کوئی لائحہ عمل بنا کر اس گھر کے اندر بھی گھس جانا ہے جہاں تمہیں شک ہو عالیہ موجود ہے!"

"آپ کے پاس پورے گھر کا ایڈریس نہیں ہے۔ایسے میں میں کیسے پتہ لگاؤں گی عالیہ آپی کس گھر میں ہے؟"

www.novelsclubb.com

"ہو گئے بہانے شروع۔ تمہیں کام کرنا ہی نہیں ہے۔" عزاہ کے انداز میں ایک بار پھر طنز تھا۔

"یہ بہانے نہیں لاجک ہے جو میں بتا رہی ہوں۔آپ اس سب کو کوئی فلم سمجھ رہی ہے مگر اصل میں یہ سب حقیقت ہے۔میں اگر وہاں گرد و نواح کا جائزہ لینے گئی بھی تو وہ لوگ مجھے فوراً پہچان لیں گے اور نہ مجھے اس بات کا الہام ہو سکتا ہے عالیہ آپی کہاں ہے؟"

"تو تم کچھ اور سوچو۔کچھ بھی کرو بس عالیہ کو باہر نکالو۔"

"اچھا میں زید سے کوئی۔۔۔"عزاہ نے فوراً جائی یانہ کی بات کاٹی۔

www.novelsclubb.com

"خبردار جو تم نے زید کے سامنے کوئی ذکر بھی کیا۔وہ یہ چاہتا ہی نہیں ہے تم آریان کے گھر جاؤ۔"

"وہ ایسا کیوں چاہے گا؟" جائی یانہ کو جانے کیوں برا لگا تھا۔زید کے بارے میں عزاہ بجو بہت منفی سوچتی تھی۔

"وہ ایسا اس لیے چاہے گا کیونکہ اگر آریان کو پتہ چلا تم اس کے خلاف کچھ کرنے جا رہی ہو تو وہ تمہارے ساتھ ساتھ زید کو بھی نشانے میں لے سکتا ہے۔ وہ اپنی جان اس سب میں بچانا چاہتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

جائی یانہ خاموش رہی۔ عزاہ کی اس بات میں لاجک تھی مگر زید کے بارے میں وہ ایسا نہیں سوچ سکتی تھی۔

"وعدہ کرو تم زید کو اس بات کی بھنک بھی نہیں پڑنے دو گی!"

"لیکن۔۔۔" جائی یانہ بات مکمل نہ کر پائی۔

"لیکن ویکن کچھ نہیں تمہیں وعدہ کرنا ہو گا ورنہ میں یہی سمجھوں گی تم عالیہ کی مدد کرنا ہی نہیں چاہتی ہو۔"

www.novelsclubb.com

"میں آپی کو بچانا چاہتی ہوں۔" جائی یانہ نے لفظوں پر زور دیا۔

"اگر سچ کہہ رہی ہو تو وعدہ کرو ناں!" عزاہ کا لہجہ اکسانے والا تھا۔

"ٹھیک میں وعدہ کرتی ہوں۔اب خوش آپ۔ایک اچھا سا پلان خود بنا کر مجھے دے دینا۔میرے پاس اتنا دماغ نہیں ہے جو اس پر صرف کروں۔" یہ کہہ کر اس نے فوراً کال کاٹ دی۔

اس نے وعدہ کر تو لیا تھا مگر اب وہ زید سے یہ بات کیسے چھپائے گی۔وہ اسی سوچ میں مگن تھی۔

www.novelsclubb.com

پیچھے رکھا گلدستہ آہستہ آہستہ اپنی خوشبو پورے کمرے میں پھیلا رہا تھا۔

****

دوپہر تک بارش ختم ہو چکی تھی لیکن بادل ابھی بھی تھے۔ان ہی بادلوں کی اوٹ میں سورج چھپا ہوا تھا۔جیسے ہی بادل کا ایک ٹکڑا سورج کے آگے سے ہٹا۔نرم گرم دھوپ کی کرن آسمان کو چیرتی ہوئی زمین پر پہنچی۔اگر کوئی آسماں کی جانب دیکھتا تو یوں محسوس ہوتا جیسے آسمان اسے کوئی پیغام دینا چاہتا ہو۔

وہ بادل ناامیدی کے سایے معلوم ہوتے تھے اور سورج کی اجلی کرن، امید کا جلتا نیا دیا تھا۔ یہ کرن مسز جہانگیر کے گھر تک بھی پہنچ رہی تھی۔ بھلے یہ کرن اس گھر کے اندر رہنے والے قیدی تک نہیں پہنچ پا رہی تھی مگر اس قیدی کے دل میں اس کرن جیسی امید پیدا ہو گئی تھی۔

کمرے کی قیدی اپنے کمرے میں موجود ارد گرد کا جائزہ لے رہی تھی۔ وہ دیکھ رہی تھی کہ کیا باہر جانے کا کوئی راستہ، کوئی روشن دان یا کوئی چھوٹا سا سوراخ بھی ہے۔

www.novelsclubb.com

حالانکہ یہ کام وہ جب اس کمرے میں قید ہوئی تھی ان دنوں کر چکی تھی مگر اب اس کا دل پہلے جیسا ناامید نہیں رہا تھا۔ اس کے پاس ایک وجہ پیدا ہو گئی تھی۔ وہ باہر جانا چاہتی تھی۔ اس لیے نہیں کیونکہ وہ قید میں تھی بلکہ اس لیے

کیونکہ اسے بچانا تھا، اپنے گھر والوں کو۔ انہیں بتانی تھی وہ ساری حقیقت جو شاید ان کے درمیان اب تک کھل نہ پائی ہو۔

اس نے پورا کمرہ چھانا تھا۔ توقع کے عین مطابق کوئی راستہ نہیں نکلا تھا مگر اس کا حوصلہ پست ہونے کی بجائے مزید بڑھ گیا تھا۔

اس نے اب دروازے کو دیکھا۔ اس کے دماغ میں بہت سے تانے بانے جڑ رہے تھے۔ وہ ایک پل کے لیے کچھ سوچتی رہی۔ پھر وہ دروازے کے پاس گئی۔ اس نے دروازے سے کان لگایا دوسری طرف بالکل سناٹا تھا۔

اس نے گردن نفی میں ہلائی اور واپس بیڈ پر بیٹھ گئی۔ وہ بے چینی سے پاؤں جھلانے لگ گئی۔

کچھ تھا جو وہ اب سوچ چکی تھی۔

****

شام کی گہرائیاں بڑھ رہی تھی۔ آسمان بالکل صاف ہو گیا تھا۔ جائی یانہ کھلے آسمان کو اپنے کمرے کی کھڑکی سے دیکھ رہی تھی۔ یہ اس کی سب سے بورنگ ترین برتھڈے تھی۔ نہ ہی کسی نے اسے وش کیا اور نہ ہی کوئی کیک کٹا۔ بس ایک

www.novelsclubb.com

گفٹ ہی اسے صبح ملا تھا۔ دینے والے کا نام ابھی تک نہیں پتہ تھا مگر جائی یانہ نے اندازہ لگا لیا یہ گفٹ یقیناً زید نے دیا ہو گا۔

اسے زید پر غصہ بھی آ رہا تھا۔ کیا تھا اگر وہ گفٹ خود اسے دیتا۔ کتنا خوش ہوتی وہ؟ ایسے چھپ کر تحفہ دینے کا کیا مطلب تھا؟

وہ یونہی بیٹھی ہوئی تھی جب کمرے کا دروازہ بجا اور کوئی اسے بتا کر گیا کہ اس کا شوہر اس سے ملنا آیا ہے۔ یہ خبر سنتے ہی جائی یانہ کا غصہ فوراً سے غائب ہو گیا۔ شکوے ایسے بھاگے جیسے کبھی ان کا اس کے دل میں بسیرا ہی نہ ہوا ہو۔

وہ بھاگتی ہوئی نچلی منزل میں پہنچی۔وہ جیسے ہی ملاقاتی کمرے کے اندر داخل ہوئی اسے زید دکھائی دیا۔اس کے ہاتھ میں لال پھولوں کا گلدستہ تھا جبکہ دوسرے ہاتھ میں بیکری کا شاپر میں لپٹا ایک ڈبہ۔

گلدستے کو دیکھ کر اسے کچھ ہوا۔زید نے صبح بھی اسے گلدستہ بھیجا اور شام کو بھی۔یہ کیسے ہو سکتا ہے مگر پھر فوراً ہی سوچا کہ اسے پھول اور کون دے سکتا ہے۔اس لیے اس نے اپنے ذہن سے تمام الجھن جھٹک دی۔

جائی یانہ جیسے ہی اس کے قریب آئی۔اس نے فوراً گلدستہ اس کے آگے کیا۔

"ہیپی برتھ ڈے جائی یانہ!" اس نے پرجوش انداز میں اسے وش کیا۔

جائی یانہ نے سر کو خم دیا۔ پھر اس کے ہاتھ سے گلدستہ لے لیا۔

"صبح مل کر کیوں نہیں گئے؟" جائی یانہ نے پوچھا۔

"صبح کام ہی اتنا تھا۔" اس نے سر کھجاتے ہوئے اعتراف کیا۔ جائی یانہ کے دل میں گڑبڑ کا بیج اب مکمل نکل گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کاموں میں کیا میں تمہیں یاد نہیں رہی؟ ایک میسج کر کے ہی بندہ برتھڈے وش کر سکتا ہے۔" جائی یانہ نے شکوہ کیا۔

"کر تو دیتا مگر پھر آپ کے چہرے پر آئے یہ تاثرات یقیناً نہیں دیکھ پاتا۔" زید نے مسکراتے ہوئے اس کا دھیان اس کے تاثر پر دلایا۔

جائی یانہ کو فوراً محسوس ہوا۔ وہ کھل کر مسکرا رہی تھی۔ اس نے مسکراہٹ کو بمشکل سمیٹا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ میں تو بس۔۔۔۔" جائی یانہ نے بات ادھوری چھوڑ دی۔ اس کے پاس بات پورا کرنے کو الفاظ ہی نہیں تھے۔

"اچھا یہ کیک بھی لایا ہوں میں!"

"واقعی!" جائی یانہ خوشی سے اچھل پڑی۔

"ہاں! چلے کسی سے چھڑی منگوائے۔ ہم لوگ کھاتے ہیں۔" زید شاپر سے کیک کا ڈبہ نکالنے لگا۔ جائی یانہ نے ہاتھ اٹھا کر اسے فوراً منع کیا۔

"نہیں نہیں! یہاں نہیں کھاتے!"

www.novelsclubb.com

"کیوں؟" زید کے ابرو اوپر کو اٹھیں۔

"یہاں کھائیں گے تو یہ ندیدی عورتیں بھی آجائیں گی۔ایک بر تھڈے وش تو کیا نہیں اور کیک دیکھ کر منہ میں رال ٹپکاتی آجائیں گی۔"اس نے بات کے اختتام پر پیچھے دیکھا۔ایسے جیسے اسے شک تھا کوئی ابھی آئے گا اور کیک ان سے پکڑ کر لے جائے گا۔

"تو پھر کدھر کھانا ہے اسے؟"زید نے ڈبہ تھوڑا اوپر کیا۔

"باہر کہیں پارک میں کھاتے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"اچھا!"

زید اور وہ دونوں فوراً کمرے کے باہر چلے گئے۔

****

سورج ڈھل چکا تھا۔وہ دونوں درخت کی اوٹ میں ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھے تھے۔وہ دونوں جس طرف بیٹھے تھے وہاں سے بمشکل ہی کوئی انہیں دیکھ سکتا تھا۔ان دونوں کے ہاتھ میں پلاسٹک کی چمچ تھی۔وہ دونوں پائن ایپل کیک کو کھانے میں مگن تھے جواب ختم ہونے کے بالکل قریب تھا۔

www.novelsclubb.com

"بس!" جائی یانہ نے ہاتھ کھڑا کر دیا۔"میرا پیٹ تو بھر چکا ہے۔اب اور کچھ نہیں کھایا جائے گا۔ایسا کرو باقی کا تم کھالو۔"

وہ ہاتھ گراؤنڈ میں اُگی گھاس پر پھیرنے لگی جو خشک تھی۔

"جی تین چار نوالے چھوڑ کر بڑا احسان کیا آپ نے۔" زید نے خاصے جلے کٹے انداز میں کہا۔

"تو میں نے اکیلے کھایا ہے؟ تم بھی تو کھا رہے تھے۔" اس نے بھی تنک کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"میں نے تو بس ایک دو چمچ کھائے ہیں۔ باقی تو بس آپ کو ہی کھاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔"

"کیوں کھاتے ہوئے پیاری لگ رہی تھی۔" جائی یانہ نے ایک ادا سے ہاتھ جھلایا۔

"نہیں سو برسوں کی بھوکی لگ رہی تھیں۔ آپ کو اس طرح کھاتا دیکھ کر مجھے کچھ ہونے لگ گیا تھا۔ میرے حلق سے تو نوالے ہی نہیں اتر رہے تھے۔" زید نے کیک کی کریم سے بھری چمچ منہ میں ڈالی۔

"خود اس طرح کھا رہے تھے اور نام مجھ پر لگا رہے ہو۔" جائی یانہ نے منہ دوسری طرف کیا۔

www.novelsclubb.com

"آپ خود بھی جانتی ہے میں سچ کہہ رہا ہوں۔" زید نے کے انداز میں واضح چڑانے والا تاثر تھا۔

"زید تم خاموش ہو جاؤ ورنہ وہ صبح تم نے جو کتاب بھیجی تھی ناں وہی تمہارے منہ پر ماروں گی۔"

جائی یانہ نے غصے تلملا کر کہا جبکہ زید کے تاثرات یکدم بدل گئے۔

www.novelsclubb.com

"کونسی کتاب؟" زید کا سوال سن کر جائی یانہ سیدھی ہوئی اور اسے کے چہرے کو دیکھا۔ایک پل کے لیے لگا وہ مذاق کر رہا تھا۔

"زید تم مذاق کر رہے ہو ناں؟" گڑ بڑ کا جو بیج کچھ دیر پہلے نکلا تھا اب وہ دل میں تناور درخت بن گیا تھا۔

"میں آپ سے کچھ پوچھ رہا ہوں جائی یانہ آپ کونسی کتاب کی بات کر رہی ہیں؟" جائی یانہ کو محسوس ہوا زید کا لہجہ سخت ہو رہا ہے۔اس کے تاثر بتا رہے تھے یہ مذاق نہیں ہے۔

اوہ میرے خدایا یہ مذاق نہیں ہے۔

www.novelsclubb.com

"تو وہ کتاب اور گلدستہ صبح تم نے نہیں بھجوایا تھا۔بارش کے وقت!"

زید کے چہرے پر تیور چڑھتے دیکھ کر جائی یانہ کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید پونے لگ

گیا۔اسے ایک پل کے لیے زید میں اپنے باپ کی جھلک دکھائی دے رہی تھی۔وہ بھی تو اس کی ماں کو یونہی غصے سے دیکھتے تھے۔

"وہ کتاب اور گلدستہ مجھے چاہیے جائی یا نہ!"زید کھڑا ہو گیا۔

"زید بات کیا ہے تم۔۔۔"

"آپ خاموشی سے چل رہی ہے یا میں آپ کے ہاسٹل کے کمرے میں جا کر اس گند کو خود نکالوں۔"زید نے تیز لہجے میں اس کی بات کاٹی۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ فوراً سے اٹھ کھڑی ہوئی۔زید نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔زید کی گرفت ہلکی تھی مگر پھر بھی اسے خوف آرہا تھا۔زید کے تاثرات خوف کھائے جانے کے قابل تھے۔

کچھ لمحات بعد اگر دیکھو تو زید اسی ملاقاتی کمرے کے چکر کاٹ رہا تھا۔کچھ دیر بعد جائی یانہ کمرے میں آتی دکھائی دی۔

"یہ ہے!"اس نے جیسے ہی کتاب زید کے سامنے کی اس نے فوراً پکڑ لی۔جائی یانہ کو ایک پل کے لیے لگا جیسے زید اس کتاب کو پھاڑ ہی ڈالے گا۔

"وہ پھول کہاں ہے؟"زید نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"اوپر پڑے ہیں۔"

"انہیں بھی لے کر آئیں۔" زید نے حکم دیا۔ جائی یانہ اس زید سے پہلی دفعہ مل رہی تھی۔

جائی یانہ تھوڑی سی ہچکچائی۔

www.novelsclubb.com

اسے یوں کھڑا دیکھا تو وہ ضبط سے بولا۔

"جائی یانہ! پلیز وہ پھول لے آئے۔ میرا صبر مت آزمائے میں کچھ کر بیٹھوں گا۔"

جائی یانہ مڑی اور مرے مرے قدموں سے کمرے سے باہر نکل گئی جب وہ واپس کمرے میں آئی تو اس کے ہاتھ میں سفید پھولوں کا گلدستہ تھا۔ جائی یانہ نے گلدستہ اس کے سامنے کیا نظر بھی نہیں ملائی۔ زید نے وہ گلدستہ تھام لیا۔

اس نے دیکھا سفید پھولوں پر ایک کارڈ لگا ہوا تھا۔ اس نے اس چھوٹے سے کارڈ کو جیسے ہی کھولا اسے سمجھ آ گیا جائی یانہ کیوں جھجک رہی تھی۔

اس میں اظہارِ محبت لکھا ہوا تھا۔اس کی لائنز اس قدر بولڈ لگ تھی کہ زید نے مٹھی بھینچ لی۔زید نے ایک نظر جائی یانہ کو دیکھا جو اس سے نگاہیں نہیں ملا پا رہی تھی۔پھر وہ تیزی سے باہر نکل گیا۔

جائی یانہ نے چہرہ اٹھا کر اسے جاتے دیکھا۔وہ جا رہا تھا اور وہ اسے روک نہیں سکتی تھی۔وہ جانتی تھی اس وقت وہ غصہ تھا۔اس نے تو سب سے پہلے کتاب کا ہی نام لیا تھا۔گلدستے کا ذکر تو بہت دیر بعد آیا تھا۔وہ اسی لیے ان پھولوں کو لاتے ہوئے گھبرا رہی تھی۔وہ جانتی تھی اگر زید نے اس کارڈ پر نظر ڈالی تو اس کی غیرت یقیناً جوش مارے گی۔

www.novelsclubb.com

لیکن سوال یہ تھا کہ زید کیا یہ سامان بھیجنے والے کو جانتا تھا!اور اگر جواب ہاں تھا تو پھر کیسے ؟اور کون تھا جس نے اسے یہ سامان بھیجا تھا۔

لیکن وہ ابھی کچھ پوچھ نہیں سکتی تھی۔زید ابھی غصے میں تھا۔غصے میں وہ ابھی کچھ بھی کر سکتا تھا۔ایک بات جو تسلی بخش تھی وہ یہ تھی زید اگر غصے میں تھا بھی تو پھول بھیجنے والے پر تھا، جائی یانہ پر نہیں اور نہ ہی زید کے چہرے اور آنکھوں میں جائی یانہ کے لیے شک تھا۔

وہ اس بات پر کچھ حد تک مطمئن ہو گئی تھی مگر زید جیسے غصے میں باہر نکلا تھا اسے یقین تھا وہ کوئی بہت بڑا جھگڑا کرنے گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اسے یہی سوچ سوچ کر پریشانی ہو رہی تھی۔

****

عزاہ اپنے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی۔رات کا کھانا ان کے گھر میں کھا لیا گیا تھا۔شایان اب باہر اپنے کسی دوست کے ساتھ گیا تھا۔

عزاہ تنہا کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی۔یونہی بیٹھے بیٹھے اسے خیال آیا کیوں نا وہ جائی یانہ کو کال کر لے۔

www.novelsclubb.com

یہی سوچ کر وہ اٹھی اور پہلے اپنے کمرے کے دروازے کو اچھے سے بند کیا پھر الماری کے پاس جا کر اپنا فون نکالا۔

جائی یانہ کا نمبر ملا کر اس نے فون اٹھالیا۔ تین چار بیل چلی گئی لیکن دوسری طرف سے کال نہیں اٹھائی گئی۔ عزاہ اب کچھ پریشان ہو گئی۔ پانچویں مرتبہ جب اس نے کال ملائی تو اسے جائی یانہ نے کچھ دیر بعد اٹھالیا۔

"جی بجو!"

"کہاں تھی تم؟" عزاہ نے پوچھا۔ اس نے اپنی پریشانی چھپالی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کمرے میں ہی تھی۔" دوسری طرف سے بہت آرام سے جواب دیا گیا۔ یہ لہجہ عزاہ کو برا لگا۔

"اگر کمرے میں تھی تو کال کیوں نہیں اٹھا رہی تھی؟" اس بار عزاہ نے قدرے رعب سے پوچھا تھا۔

"بس میرا موبائل کی طرف دھیان نہیں تھا۔" جائی یانہ کی آواز تھکی ہوئی محسوس ہو رہی تھی لیکن عزاہ کو یہ سب بہانے بازی لگ رہی تھی۔

"بہانے بنانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے جائی یانہ! صاف صاف بولو تمہیں مجھ سے بات ہی نہیں کرنی تھی۔ تم۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"بجو! میں ابھی اچھی خاصی پریشان ہوں۔آپ سے تو کیا مجھے کسی سے بھی بات نہیں کرنی ہے اور اگر آپ نے عالیہ آپی کے سلسلے میں کوئی بات کرنی ہے تو میں پکا وعدہ کل تک کوئی حل نکال دوں گی۔اللہ حافظ!"

عزاہ کی کوئی بات سنیں بغیر ہی جائی یا نہ اپنی لائن کاٹ چکی تھی جبکہ عزاہ کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا تھا۔یہ کیا ہوا۔اس کی چھوٹی بہن نے اس کے منہ پر موبائل بند کیا۔

"بد تمیز!"عزاہ نے موبائل زور سے الماری میں پھینکا لیکن کپڑے موجود ہونے کی وجہ سے موبائل کی باڈی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

"مجھے بات ہی نہیں کرنی چاہیے تھی اس سے۔اگر عالیہ کو نکالنا نہ ہوتا تو اس سے بات تو کیا اس کی شکل بھی نہ دیکھتی!"

تنفر سے کہتے ہوئے عزاہ نے الماری کے پٹ زور سے بند کر دیے اور باہر چلی گئی۔

****

www.novelsclubb.com

زید رکشے میں بیٹھا ہوا تھا۔وہ اپنے ہاتھوں کو ایک دوسرے سے رگڑ رہا تھا۔اس کے ساتھ والی سیٹ پر گلدستہ اور کتاب رکھی ہوئی تھی۔اس کی آنکھیں خلا

میں سفر کر رہی تھیں۔اگر ہم بھی ان میں جھانکیں تو کچھ منظر بن رہے تھے۔کیا آپ وہ دیکھنا چاہے گے ؟

(کیا تمہیں یاد ہے عائشہ اور زید کی ملاقات سے پہلے زید ایک ریستوران سے باہر نکلا تھا۔ہم اس وقت میں چلتے ہیں جب زید اس ریستوران کے اندر داخل ہوا تھا۔اس ریستوران میں کافی بھیڑ تھی۔لوگ اپنی فیملی اور دوستوں کے ساتھ انجوائے کرنے آئے ہوئے تھے۔ایسے میں زید جیسے ہی داخلی دروازے سے اندر داخل ہوا وہ گردن گھما کر اپنے میزبان کو ڈھونڈنے لگا۔تھوڑی دیر بعد وہ اسے دور میز پر بیٹھا دکھائی دیا۔زید بھی میانہ رفتار اپنائے اس کے پاس پہنچ گیا۔

www.novelsclubb.com

"کیوں بلایا ہے مجھے ؟"

زید کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔ لہجہ خاصا احسان کرنے والا تھا۔

سامنے بیٹھا شخص خاموشی سے اسے دیکھتا رہا جیسے وہ اسے پڑھ رہا ہو۔

زید کچھ چڑ گیا۔

"اگر تمہیں کوئی ضروری بات کرنی ہے تو جلدی کرو۔ مجھے اور بھی کام ہے۔
تمہاری طرح باپ کا چھوڑا ہوا حرام کا مال نہیں ہے۔"

www.novelsclubb.com

دوسری طرف خاموشی کے ایک دو پل بڑھائے گئے۔ پھر خاموشی ٹوٹی۔

"میں تم سے جو بات کروں گا مجھے یقین ہے وہ تمہیں بہت پسند آئے گی کیونکہ اس میں تمہارا فائدہ ہی فائدہ ہے۔"

آخر کار سامنے والے نے کچھ کہہ دیا تھا۔ زید الجھن سے اسے دیکھنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"تم کس فائدے کی بات کر رہے ہو؟" زید کا انداز اب محتاط اور سنجیدہ ہو گیا تھا۔

سامنے والے کے چہرے پر مسکراہٹ سج گئی۔

"میں اس شے کی بات کر رہا ہوں جو تمہاری سوچ سے بھی زیادہ میرے لیے انمول ہے۔" سامنے والا کچھ زیادہ ہی بات کو گھما رہا تھا۔

"تم کس چیز کے بارے میں بات کر رہے ہو؟ کھل کر بتاؤ۔"

www.novelsclubb.com

"میں جائی یانہ کی بات کر رہا ہوں۔"

سامنے والے کے منہ سے یہ نام سنتے ہی زید کا پارہ ہائی ہو گیا۔

"اپنی بکواس بند رکھو۔ میری بیوی کا نام بھی کیسے لیا تم نے!" زید نے بھڑک کر کہا مگر سامنے والے نے کوئی اثر نہیں لیا تھا۔

"وہ تمہاری بیوی ہے یا نہیں مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ مجھے فرق صرف ایک بات سے پڑتا ہے زید اور جانتے ہو وہ کیا ہے؟"

وہ آدمی میز کی جانب جھکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے فرق اس بات سے پڑتا ہے کہ وہ مجھے پسند آگئی ہے۔شروع دن سے ہی پسند ہے۔تم جانتے ہو یہ شادی جو ہوئی ہے۔یہ ساری ہماری بچھائی ایک چال تھی۔"

زید کے چہرہ پہلے پیلا پڑا پھر اس کے چہرے پر سرخی دوڑنے لگی۔اس سے ضبط نہیں ہو پا رہا تھا۔

"تم چاہے غصہ کرو یا ناراض ہو تمہاری بیوی کو آنا تو میرے پاس ہی ہے۔میں نے اس کی شادی مصلحتاً تمہارے ساتھ کروائی تھی۔یہ شادی اس لیے نہیں ہوئی کہ تم اسے اپنی ملکیت سمجھ بیٹھو۔جائی یا نہ اشفاق صرف اور صرف میری ہے۔"

زید فوراً سے کھڑا ہوا اور اس کے پاس آ کر اس گریبان پکڑ لیا۔

"خبردار جو میری بیوی نام بھی لیا تم نے! میں تمہیں بتا رہا ہوں میں تمہارے ساتھ برا سلوک کروں گا۔"

اس کے تاثرات میں ہنوز پر سکون تھے۔

www.novelsclubb.com

"میری ڈیل تو سن لو؟" آرام سے آفر کی گئی ہے۔

"لعنت بھیجتا ہوں تمہاری ڈیل پر!"

یہ کہہ کر اس نے گریبان چھوڑا اور باہر کی جانب بڑھ گیا۔ پیچھے بیٹھا شخص دور تک اسے جاتا دیکھتا رہا۔)

رکشے کا ٹائر سڑک پر ایک گڈھے سے ٹکرایا جس کی وجہ سے ایک زور دار جھٹکا رکشے کو لگا۔ اسی جھٹکے نے زید کو حال میں پہنچایا۔ اس نے اپنا دھیان ماضی میں بھٹکنے سے باز رکھا۔

رکشے کی رفتار زید کو بہت کم لگ رہی تھی۔ وہ چاہتا تھا وہ جلد از جلد اپنی منزل پر پہنچ جائے لیکن فاصلہ تھا کہ سمٹنے کی بجائے مزید بڑھتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

بہت دیر بعد وہ عمارت اسے دکھائی دی جس کو وہ کب سے ناچاہتے ہوئے بھی دیکھنا چاہتا تھا۔ وہ اس پتے پر پہنچ ہی گیا جہاں اسے پہنچنا تھا۔ وہ ایک فارماکیوٹیکل کمپنی کے سامنے کھڑا تھا۔ اس نے رکشے والے کو پیسے دیے اور قدم اندر کو بڑھائے۔

آفس کے باہر سے بھی محسوس ہوتا تھا کہ اندر نیم اندھیرا چھایا ہوا ہے۔ چھٹی کا دن ہونے کی وجہ سے اس وقت وہاں کوئی نہیں تھا مگر اس کے ٹیکسٹ میسج میں صبح اسے یہی ملنے کو کہا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ آرام سے چوکیدار کے پاس سے گزرا۔چوکیدار نے اسے اندر جاتے دیکھ لیا تھا مگر وہ ویسے ہی کھڑا رہا۔اس نے زید کے اندر جانے کو نظر انداز کیا تھا۔ شاید اسے یہی آرڈر ملے تھے۔

وہ نچلی منزل میں داخل ہو گیا اور پھر نظریں ادھر ادھر دوڑائی۔اس کی نظر لفٹ پر گئی۔اس نے اسی طرف اپنا رخ موڑا۔

لفٹ کے دروازے کے سامنے کھڑے ہو کر اس نے بٹن دبایا تو لفٹ کا دروازہ کھل گیا۔ زید لفٹ کے اندر داخل ہو گیا اور کچھ بٹن دبا کر پیچھے کھڑا ہو گیا۔دروازہ بند ہو گیا اور لفٹ اوپر کی جانب سفر کرنے لگ گئی۔

ایک ایک گزرتا پل زید کے اعصاب ہر حاوی گزر رہا تھا۔اس وقت اس کے دل میں ایک بچکانہ خواہش جاگی کہ کاش وہ پلک جھپکتا اور اس کے سامنے اس کا مطلوبہ شخص ہوتا۔

لفٹ جیسے ہی مطلوبہ منزل پر پہنچی تو اس نے اپنے دروازے کھول دیے۔وہ لفٹ سے باہر نکلا اور آرام سے راہداری میں گزرنے لگ گیا۔چلتے چلتے اس نے اپنا پورا وجود موڑا اور ایک دروازے کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

دو تین منٹ اس کے سامنے کھڑا رہنے کے بعد وہ اندر داخل ہو گیا۔

****

اس کمرے کو اگر غور سے دیکھو تو اندھیرا ہی اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ بس کمرے کے درمیان میں ایک بلب لٹکا ہوا تھا جس کے عین نیچے میز اور راکنگ چیئر رکھی ہوئی تھی۔ راکنگ چیئر کی زید کی جانب پشت تھی مگر زید جانتا تھا وہ وہی پر بیٹھا ہوا تھا۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بیوی کو یہ سامان بھجوانے کی؟" زید نے چیخ کر پوچھا۔

کرسی پر حرکت ہوئی مگر وہ مڑی نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

زید قدم قدم چلتا عین میز کے پاس چلا گیا اور ہاتھ میں موجود گلدستہ اور کتاب اس نے پٹک کر میز پر ماری۔

"میری بات کا جواب دینا پسند کرو گے۔ تم نے میری بیوی کو یہ پھول دینے کا سوچا بھی کیسے؟"

"تمہاری بات کا میں کیا جواب دوں زید؟ اس دن ریستوران میں شاید ہم نے بات کر لی تھی۔" کرسی کی دوسری طرف سے جواب دیا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

زید نے اپنی مٹھی سختی سے بھینچی۔

"میں تمہیں بتا رہا ہوں، میری بیوی کے پاس اب تمہارا سایہ بھی نہیں پڑنا چاہیے ورنہ میں۔۔۔"

زید اسے وارن کر رہا تھا جب اس آدمی نے اس کی بات کاٹ دی۔

"ورنہ کیا؟" وہ آدمی مڑا۔ اس کا آدھا چہرہ ابھی بھی تاریکی میں تھا۔

زید نے دونوں ہاتھ میز پر رکھے اور اس آدمی کے بہت قریب آ گیا۔ اتنا قریب کے بس اب اسے اس کی آنکھیں ہی دکھائی دے پا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ورنہ میں تمہاری لاش کا وہ حشر کروں گا کہ دنیا والے اس سے عبرت لیں گے۔ بات سمجھ آئی تمہیں؟"

آدمی کے تاثر پہلے تو بے تاثر ہی رہے مگر پھر وہ ہنس پڑا۔

"تمہاری یہی غلط فہمی تو نہیں جاتی ہے۔ تم اسے اپنا سمجھ بیٹھے ہو حالانکہ میں نے تمہیں وہ بس کچھ دن کی نگرانی کے لیے دی تھی۔ وہ نکاح جو اس دن ہوا تھا وہ میرے پلان میں شامل تھا یار! تم کیوں خود کو ان سب میں پھنسا رہے ہو۔ میں تمہیں اس سب سے نکالنے کو تیار ہوں۔ میری بات کو ٹھنڈے دماغ سے سوچو!"

اس کی بات سن کر زید خاموشی سے اسے گھورتا رہا۔آریان کو لگا وہ زید کو راضی کرنے میں کامیاب ہو رہا ہے۔

"جائی یانہ بس ایک عورت ہے۔ایسی تو ہزاروں تمہیں مل جائیں گی لیکن پیسہ !اگر تم میری بات نہیں مانو گے تو جانے وہ تمہیں کب ملیں اور ملتا بھی ہے یا نہیں ؟ابھی جائی یانہ تمہارے ساتھ رہتی نہیں ہے مگر دیکھو تمہارے خرچے کس قدر بڑھ گئے ہیں۔کیا مجھے نہیں پتہ اس کے لیے چیزیں خریدتے ہوئے تم اپنی ضروریات کو کس قدر نظر انداز کرتے ہو۔تم نے تو اپنی بائیک تک بیچ ڈالی ہے۔" تھوڑی دیر کے لیے رک کر دوبارہ بولا۔"اگر تم میری بات پر غور کرو گے تو تم عیش میں رہو گے۔ویسے بھی عورت کی سب سے بڑی کمزوری آسائش ہوتی ہے۔ جائی یانہ ایک اچھے کھاتے پیتے گھرانے کی بیٹی ہے۔وہ تم جیسے غریب انسان کے ساتھ مجبوراً رہ رہی ہے۔کبھی سوچا ہے اگر اس کے پاس تم سے کوئی بہتر آپشن آیا تو

www.novelsclubb.com

وہ کیا کریں گی؟ مجھے یقین ہے وہ سمجھدار لڑکی تمہیں چھوڑ کر اپنی زندگی بنائے گی۔"

زید ابھی تک میز پر جھکا ہوا تھا۔اس نے سر نیچے کر کے گہری سانس خارج کی۔ پھر اس نے اس آدمی کی جانب دوبارہ دیکھا۔

"تم کتنے پیسے دو گے مجھے؟"اس کی آواز میں اب سکون تھا۔

"جتنے تم چاہو۔"اس کے چہرے پر مسکراہٹ سج گئی تھی جیسے بزنس ڈیل فائنل ہوتے ہوئے ہر بزنس مین کے چہرے پر سجتی ہے۔

www.novelsclubb.com

"تم مجھے بتاؤ تم مجھے کتنا دے سکتے ہو؟"

زید کا سوال سن کر وہ سوچ میں پڑ گیا۔

"دس کروڑ۔۔۔میں تمہیں دس کڑور دے سکتا ہوں بلکہ اگر تم چاہو تو میں تمہیں بیس کروڑ دینے تک کو تیار ہوں۔بس جائی یانہ کو طلاق دو اور اپنا کردار اس کہانی میں مکمل کر کے چلے جاؤ۔"

www.novelsclubb.com

ایک پل کے لیے کمرے میں گہری خاموشی چھائی۔

"چچ چچ!" زید نے تاسف سے کہا۔ آریان نے اچھنبے سے اسے دیکھا۔

"بس تم اتنی ہی قیمت لگا سکے یار۔ مجھے یہ امید نہیں تھی۔ تم اس عورت کی میرے سامنے بیس کروڑ قیمت لگا رہے ہو جس کی ہر ہر چیز مجھے انمول لگتی ہے۔"

زید نے میز پر سے ہاتھ اٹھائے اور آہستہ آہستہ چلنے لگا۔

"اس کی مسکراہٹ انمول ہے، اس کی زبان سے ادا ہوتا ایک ایک لفظ حفظ کرنے کو دل چاہتا ہے، اس کی ہر ادا قیامت ڈھاتی ہے، اس کے قہقہے پر دنیا رکتی ہے، اس کی آنکھوں میں دنیا بستی ہے، اس کے چہرے کا ہر تاثر ایک فلم جیسا لگتا ہے، اس کے آنسو دل ڈوبا دیتے ہیں۔ اس کے پاس اتنا سب کچھ ہے کہ یہاں میں اگر گنتی کرنے بیٹھوں تو میرے پاس گنتی ختم ہو جائے گی۔" زید یہ سب بتاتے

ہوئے اپنی انگلی کے پوروں پر یہ سب گن بھی رہا تھا۔ وہ آہستہ آہستہ نامحسوس انداز میں کرسی کی پچھلی جانب بھی جا رہا تھا۔

"تم نے کہا کہ تمہاری ڈیل فائدے کی ہے مگر مجھے تو یہ گھاٹے کی ڈیل بھی نہیں لگتی ہے۔ تمہارے بیس کروڑ تو اس کی ایک مسکراہٹ کے برابر نہیں آ پا رہے ہیں۔ اگر میں تمہاری جگہ ہوتا آریان اور میں دنیا جہاں کا خزانہ بھی اس کے لیے لٹا دیتا تو بھی یہ اچھے سے جانتا ہوتا یہ سب تو اس کی دھول کے برابر بھی نہیں ہے۔"

www.novelsclubb.com

زید اب کرسی کے پیچھے پہنچ گیا تھا۔ اس نے کرسی گھمائی اور اس کو اپنی جانب کیا۔ وہ قدرے جھکا اور ایک بار پھر اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

"آئندہ کے بعد سودا بازی کرنے سے پہلے جان لینا تمہارے پاس پڑے ہوئے یہ دو تین ارب میری جائی یانہ کے آگے حقیر تر ہے خدا حافظ !"

زید نے کرسی کو جھٹکا دیا اور اس کو وہی چھوڑ کر جانے لگا۔ وہ کمرے سے نکل پاتا اس سے پہلے ہی آریان کی آواز نے اسے روکا۔

"وہ اگر میرے پاس نہیں رہی تو تمہارے پاس بھی نہیں رہے گی۔ عورت ہمیشہ آسائش کے لیے خود کو بیچ ڈالتی ہے" لہجے میں بلا کا غرور تھا۔

"میری جائی یا نہ ایسا کبھی نہیں کرے گی۔" لہجے میں بلا کا اعتماد تھا۔

اس کے بعد زید کمرے سے باہر نکل گیا۔

کرسی پر بیٹھا شخص کچھ دیر تک بند دروازے کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے اپنی پینٹ کی جیب سے موبائل نکالا جس کی اسکرین پر دیکھو تو اس میں کال جاری تھی۔ اس نمبر کو امی جان کے نام سے محفوظ کیا ہوا تھا۔

"امی جان! دیکھ لیا آپ نے زید اپنی بیوی سے کس قدر محبت کرتا ہے۔ میں تو پہلے ہی کہہ رہا تھا یہ سب کرنے کا کوئی فائدہ نہیں نکلے گا۔"

دوسری طرف سے آواز ابھری۔

"تم بہت جلد بازی کر رہے ہو۔ زید بھلے ہی جائی یانہ سے بہت محبت کرتا ہے مگر تم یہ کیوں بھول رہے ہو ایک عاشق ہونے سے پہلے وہ ایک مرد ہے اور مرد کے دل میں ہلکا سا شک ہی اس کی ازدواجی زندگی کو تباہ کر ڈالتا ہے۔"

"زید کے دل میں جائی یانہ کے لیے شک ڈالنا بالکل ایسا ہی ہے جیسے چٹان میں پھول کھلنے کی امید کرنا!" اس کے چہرے میں صاف برہمی تھی۔

"میں تم سے زیادہ مردوں کی نفسیات کو سمجھتی ہوں۔ مجھے پورا یقین ہے جو کچھ ہم لوگ کر رہے ہے وہ یقیناً زید اور جائی یانہ کو ایک دوسرے سے الگ کروادے گے۔"

www.novelsclubb.com

کمرے میں سازش کی بو پھیل چکی تھی۔

****

وقت کو ایک بار پھر پیچھے گھماؤ تو تمہیں چلتے رکشے میں کالی چادر والی لڑکی گھنگرالے بالوں والے لڑکے پر برستی ہوئی دکھائی دے گی۔

www.novelsclubb.com

"تم نے جائی یانہ سے جھوٹ کیوں بولا۔ میں نے تو تمہیں نہیں بتایا تھا ہم دونوں بازار گئے ہیں؟"

"اس وقت یہ بولنا ضروری تھا۔" زید نے آرام سے کہا۔ کچھ ایسا تھا جو نائلہ کو بری طرح کھٹکا تھا۔

"زید تم بہت مشکوک ہوتے جا رہے ہو۔ مجھے تو اب جائی یانہ کی فکر رہنے لگ گئی ہے۔ کہیں تم کسی الٹے سیدھے دھندے میں تو ملوث نہیں ہو؟"

نائلہ کے لہجے میں بلا کی فکر تھی۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں جائی یانہ کے لیے فکر رہنی بھی چاہیے نائلہ!" وہ بہت آرام سے اپنی انگلی کی ناخن کی طرف نکلی ہوئی کھال کو کھینچتے ہوئے بولا۔ "تمہاری دوست واقعی میں بہت بری اسچویشن میں پھنس چکی ہے۔"

"تم کیا کہہ رہے ہو زید؟ کھل کر بتاؤ۔" نائلہ اب واقعی میں پریشان ہو گئی تھی۔

زید نے ایک لمبی سانس اندر کو کھینچی۔

"جائی یا نہ خطرے میں ہے۔" نائلہ کی آنکھوں میں الجھن چمکی مگر زید کی بات مکمل نہیں ہوئی تھی۔ "لیکن ان کا خطرہ میں نہیں آریان ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"آریان، آریان کون؟"

اس نے پوچھا۔

"آریان جہانگیر!"

****

(جاری ہے)

www.novelsclubb.com